

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔



منجانب۔

سیل سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

Presented by: Rana Jabir Abbas



۷۸۶
۹۲-۱۱۰
یا صاحب الزماں اور کئی

DVD
Version

لبیک یا حسینؑ

نذر عباس
خصوصی تعاون: رضوان رضوی

اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری -

SABIL-E-SAKINA

Unit#8,

Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.

www.sabeelesakina.page.tl

sabeelesakina@gmail.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

<http://fb.com/ranajabirabbas>

NOT FOR COMMERCIAL

www.ziaraat.com

ہفتم

۷

حصہ

قسم خدا کی بڑا نیک کام کرتے ہیں غم حسین کا بواہتم سام کرتے ہیں

پیشا خن تیسکین زہرا

مرکزی تنظیم عزا (حیدر) کراچی کی
انجمنوں کے منتخب نوجوان کا مجموعہ

مرتبہ
محمد وصی خان

ریحان اعظمی

گلدرستہ

رحمت اللہ بک ایجنسی

بالمقابل بڑا امام باڑہ، کھارادر، کراچی ۷۴۰۰۰

حیثیت زندہ باد
قسم خدا کا بڑا ایک کام کرتے ہیں
غم حسین کا جو اہتمام کرتے ہیں
گلدستہ ریحان اعلیٰ

اس کتاب کی فکر اس احسان و بخشش سے
نہی ہوئی ہے جو بلاشبہ عورتوں کو
مسکراہٹ دینا ہے

بیاض تسکین ہیرا

حقہ منظم

شیعہ مائمنی انجمنوں کی فیڈریشن
(مرکزی تنظیم عزاد و حسرت کی انجمنوں کے نمایاں منتخب نوجوانوں کا مجموعہ)

مؤتبیہ
محمد مصطفیٰ خاں

رحمت اللہ بک ایجنسی
بالقابل بڑا امام باڑہ، کھارادر، کراچی ۷۴۰۰۰
فون ۲۴۳۱۵۷۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عرض مؤلف — اجر رسالت

ہر کام کی کوئی نہ کوئی غرض غایت ہوتی ہے۔ زیر نظر مجموعہ نوجوہات موسوم بہ تسکین زہرا رحمہ اللہ اور اس کتاب سے پہلے ساٹھ عدد سے زیادہ کتابوں کی تصنیف تالیف محض اور محض خوشنودی خاتون جنت بی بی عصمت مقام حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا ہے کیونکہ اس سوگوار محترمہ و موصومہ بی بی سلام اللہ علیہا کی خوشنودی ہی خوشنودی چھین پاک علیہم السلام اور کل ائمہ اہل بیت علیہم السلام اور ثنائی زہرا سلام اللہ علیہا جناب نبیب کبریٰ بنت نبیب فاطمہ بنت محمد علیہا السلام ہے۔

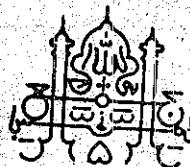
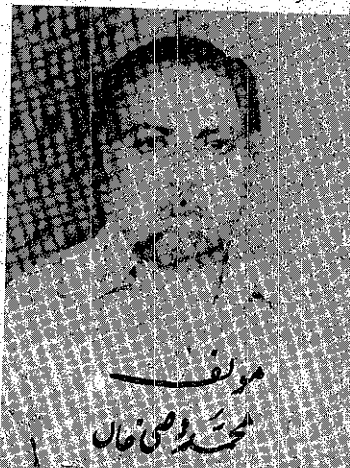
برایں تسکین زہراؑ میں شیعہ نامی انجمنوں کی فیدائش مرکزی تنظیم عزادار جسرڈ کراچی کی مختلف انجمنوں کے مشہور معروف اور منتخب نوجوانوں کو یکجا کیا گیا ہے جسکو ملک عزیز کے نامور شعرائے کرام نے لکھا ہے۔ خاص کر انجمنوں کے ہر و معزز شاعر جناب بیان اعظمی صاحب۔

خداوندیکم اور ائمہ اہل بیت علیہم السلام بخوبی واقف ہیں کہ اس میں مجھے کسی قسم کا لائح نہیں ہے۔ ہاں اگر لائح ہے تو صرف یہ کہ کسی طرح سے بھی اپنی بساط کے مطابق جو مجھ پر حقیر فقیر پر عائد ہے اجر رسالت ادا کرنا۔ اور میں وہ اجر رسالت ادا کر رہا ہوں اور تاحیات اس سے غفلت نہ ہوگی انشاء اللہ۔

خاکسائے اہلبیت

محمد مصطفیٰ خان

ساتی صدر مرکزی تنظیم عزادار جسرڈ



دلی التماس

پساری ماؤں اور بہنوں آج بکا یہ بیٹا/ بھائی تقریباً ۲۵ سال سے آپ کے لئے
 دینی خدمات انجام دے رہا ہے۔ خدا کا شکر ہے صرف قبولیت کے ساتھ ساتھ
 آپ عاؤں سے بھی سرفراز فرما رہی ہیں۔ اس دفعہ پھر محمد کو آل محمد علیہم السلام کی
 بارگاہ سے پوری پوری امید ہے کہ آپ میری اس کاوش کو حسب سابق پسند فرمائیں گی
 اپنی اس حقیر خدمت کے صلے میں اپنے درج ذیل بزرگوں کے لئے ایک مرتبہ سورہ فاتحہ
 اور تین بار سورہ اخلاص اول و آخر محمد آل محمد علیہم السلام پر درود کی التجا کرتا ہوں۔
 جناب سید نذیر الحسن رضوی۔ والد جناب محمد عسکری خان۔ والدہ عظیم النساء بیگم
 مرحوم۔ جناب سید نذیر الحسن رضوی۔ والدہ جناب سید زہرا بیگم والدہ عظیم النساء بیگم
 فاطمہ زہرا والدہ سید غلام نقی رضوی۔ سید زہرا بیگم والدہ جناب شاہد حسین مرزا۔
 چیف انجینیئر مسقط۔ سید علی اوسط مرحوم

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر	نام ابجد
۱	عرض مولف	۲	
۲	عزادارانِ امام کے نام	۱۸	بابا صدائیں کا بیٹا
۳	انتساب عقیدت	۱۰	
۴	تقریظ	۱۱	جناب ریحانِ اعظمی صاحب
۵	دلی انتہاس	۱۴	
۶	مرکزی منظم عزرا ایک تعارف	۱۶	جنرل سکریٹری مرکزی منظم عزرا
۷	سینہ زنی و نوحہ گوئی کا تعارف	۱۹	الحاج سید غلام نقی رضوی
۸	اسے میرے جی اُس جری نوحہ	۲۲	کے ایم ندیم ایڈریٹسٹ
۹	مومن و مومنات کے لئے دعا	۲۱	بابا صدائیں جلالی
۱۰	ہماری قومی مطبوعات	۲۳	مفت حاصل کریں
۱۱	علی مولہ ہمارا علی آقا ہمارا	۲۷	ابجد گلزار جید ری
۱۲	تمام عالم میں نہ تادم حسین بکلی کا ہوا ہے	۳۱	ابجد گلزار جید ری
۱۳	سائے میں بیٹھ کے عزادار میں گئے	۳۲	ابجد گلزار جید ری
۱۵	ارود کے یہ بیان کرنا بھی بڑی نبت ملتا د	۳۴	ابجد گلزار جید ری
۱۶	ہائے غریب الوطن اے اسیرِ محن	۳۶	ابجد گلزار جید ری
۱۷	ہائے بازارِ شام میرا یہ کس نام	۳۸	ابجد گلزار جید ری
۱۸	سیچ میں سرے ملتی پھر کی (تعارف)	۴۱	ابجد گلزار جید ری

۱	۴۴	۱۹	ہم ڈاکٹر سہرا باندھو
۲	۴۸	۲۰	مجھ یہ کیوں بند کرتے ہو بانی
۳	۵۳	۲۱	دشت بلا میں روکتی تھی بنت حیدر
۴	۵۶	۲۲	یا حسینؑ یا حسینؑ میری دنیا اچھڑ گئی
۵	۶۰	۲۳	مولائے کائنات میں جنگل کش علی
۶	۶۳	۲۴	اے علی اکبرؑ اے علی اکبرؑ ذبح میدان
۷	۶۶	۲۵	غازی علیمدار غازی علیمدار
۸	۶۹	۲۶	شہرِ جہان احمد خاندانِ اداس
۹	۷۲	۲۷	یہ عالم سدا رہے اور اس سے سوا ہے
۱۰	۷۶	۲۸	دھڑکنے والی دھڑکنے والی دھڑکنے والی
۱۱	۷۷	۲۹	صغریٰ نے خط میں لکھا کہ بھائی
۱۲	۷۸	۳۰	قافلہ جبار ہے وطن کے لئے
۱۳	۸۰	۳۱	زیبؑ یہ دعا کرتی تھیں، ہر ایک دعا میں
۱۴	۸۲	۳۲	مہیبت کی گھڑی اور شاہ کے بڑے جوتا
۱۵	۸۳	۳۳	بولی کھنڈ پر نہیں آتے
۱۶	۸۴	۳۴	ہر درد و ہر سلام
۱۷	۸۶	۳۵	تاجدارِ امت و مہربانی علیؑ ہے علیؑ
۱۸	۸۹	۳۶	ہر نکل ہر ساعت ہر دم
۱۹	۹۱	۳۷	وطن سے شہر کو فریختی نے خط میں لکھا ہے
۲۰	۹۲	۳۸	غم زدہ ہے تمہاری ماں اکبرؑ
۲۱	۹۳	۳۹	لکھا پانے لکھ کو چھوڑ کے اصغرؑ بغداد
۲۲	۹۴	۴۰	بولے شہر کے بے میری تمنا یہ ہے
۲۳			
۲۴			
۲۵			
۲۶			
۲۷			
۲۸			
۲۹			
۳۰			
۳۱			
۳۲			
۳۳			
۳۴			
۳۵			
۳۶			
۳۷			
۳۸			
۳۹			
۴۰			

۴۸	انجمن تنظیم الحیثی	۴۱	رود کے بیچ نہ کہا ایسے غمو
۴۹	انجمن تنظیم الحیثی	۴۲	دن دھل رہا ہے پیکی کینہ اوس
۱۰۱	انجمن تنظیم الحیثی	۴۳	دعا کے زہر کا آئینہ تانا دس تانی زہر
۱۰۲	انجمن تنظیم الحیثی	۴۴	خوئی کی اگر مدت شافق نہ دیکھتا دیکھ
۱۰۳	انجمن تنظیم الحیثی	۴۵	دوس کی صبح ہو گئی اکبر اذان دو
۱۰۴	انجمن تنظیم الحیثی	۴۶	زینب کے لب پہ ایک ہی حرف کیا کروں
۱۰۵	انجمن تنظیم الحیثی	۴۷	جنگل میں فائدہ کا صد اکوٹھی رہی
۱۰۶	انجمن تنظیم الحیثی	۴۸	میری جان اکبر میری جان اکبر
۱۰۷	انجمن تنظیم الحیثی	۴۹	اے موت تمھارا کہ ماں دلوں بٹھائے
۱۰۸	انجمن تنظیم الحیثی	۵۰	قتل شیر علی عباس کی اکبر ہی ہوئے
۱۰۹	انجمن تنظیم الحیثی	۵۱	دو علمدار دو علمدار دو علمدار چلا
۱۱۰	انجمن تنظیم الحیثی	۵۲	عزم شیر زینب
۱۱۱	انجمن تنظیم الحیثی	۵۳	دیکھ کیے مقفل میں بھائی کا لاشہ
۱۱۲	انجمن تنظیم الحیثی	۵۴	کہہ نہ تھے عابد ہما بضر سجدہ پڑیاں
۱۱۳	انجمن تنظیم الحیثی	۵۵	کس طرح نہیں فتنہ کے ابلا کی زینب
۱۱۴	انجمن تنظیم الحیثی	۵۶	لو کی کینہ آؤ چاشاں ہو گئی
۱۱۵	انجمن تنظیم الحیثی	۵۷	اجڑا ہوا حسین کا کینہ لے ہوئے
۱۱۶	انجمن تنظیم الحیثی	۵۸	عاشور کی شب کتنی غمی رہ دھڑکیا
۱۱۷	انجمن تنظیم الحیثی	۵۹	ہم رہی نہ رہی تیرا ماتم رہے
۱۱۸	انجمن تنظیم الحیثی	۶۰	یہ بولے شاہ میر کی یا بیاں میری زینب
۱۱۹	انجمن تنظیم الحیثی	۶۱	ہتھید ہو گیا سبط علی کو ماتم
۱۲۰	انجمن تنظیم الحیثی	۶۲	رود کے کنارے کتنی ہے آج بھی پیاسی جوں

۶۳	درخام کے زیبت نے دیکھا یہ منظر	۳۸	ابن ندائے المہیت
۶۴	قید سے رہا ہو کر آئے گی مدینہ کو	۱۴۰	ابن ندائے المہیت
۶۵	بالو کا یہ نوحہ تھا کہ لکڑی بیل ہوتا	۱۴۲	ابن محمدی قدیم
۶۶	فاطمہ کی گود میں بچے جو پائے جا رہے تھے	۱۴۵	ابن محمدی قدیم
۶۷	وطن سے دور جو غربت میں شام ہو جا	۱۴۶	ابن محمدی قدیم
۶۸	روضہ شاہ نے فرس بڑی جاما تھتے ہیں	۱۴۷	ابن محمدی قدیم
۶۹	ہیں کو کشتہ بھجوا دیا آئے گی	۱۴۷	ابن محمدی قدیم
۷۰	دے رہی ہے صلیبہ ماں اکبر	۱۴۸	ابن محمدی قدیم
۷۱	الغش کا شور یا سوں کا عقد کر بلا	۱۴۹	ابن محمدی قدیم
۷۲	بعد حسین کس نے کہا یہ قسم ہوں	۱۴۹	ابن محمدی قدیم
۷۳	دھل گیا سوچ صحیح جلی	۱۵۲	ابن مصعبین
۷۴	شیعہ آن شام کجا	۱۵۳	ابن مصعبین
۷۵	رندوں میں زیبت اہل کور میں کا نقشہ	۱۵۴	ابن مصعبین
	یاد آیا		
۷۶	اے میرے امیر اے میرے اصغر	۱۵۵	ابن مصعبین
۷۷	قید خانے سے نکلنے کی مدد آتی ہے	۱۵۷	ابن دستہ نامران حسین
۷۸	جتنے بھی مصائب ہوں رہ گئے یہ	۱۶۰	ابن دستہ نامران حسین
۷۹	آپ بابا کہاں ہیں تیار کیجئے	۱۶۲	ابن دستہ نامران حسین
۸۰	اور عین کر لے شاہ کربلائی کا	۱۶۳	ابن دستہ نامران حسین
۸۱	باز کرتی تھی منتوں میں در	۱۶۴	دستہ نامران حسین
۸۲	کھو گئے سوئم کہاں دھو گئے تھے مار	۱۶۶	دستہ نامران حسین
۸۳	خدا کی شان کی بھی ہے خدا کی قسم	۱۶۷	ابن دستہ نامران حسین

۸۴	اے شام عوریاں اے شام عوریاں	۱۸۹	دستہ ناصران حسین
۸۵	مومنو! علمدار کا ماتم کریں	۱۷۲	دستہ ناصران حسین
۸۶	بابا بھوکھاں ایسا پتہ کیوں نہیں دیتے	۱۷۲	دستہ ناصران حسین
۸۷	بہر نفس ہے یہ ورور زینب زار	۱۷۵	انجن غمخواران عباسی
۸۸	زینب نہ کہلاتی بڑی بسیرا	۱۷۵	انجن غمخواران عباسی
۸۹	آلام و مصائب میں گرفتار ہے صفائی	۱۷۶	انجن غمخواران عباسی
۹۰	سرکٹ کیا جب دست میں بڑا کسے پسر کا	۱۷۸	انجن غمخواران عباسی
۹۱	زندگیاں زندان نہ سمجھو لیکن تم سنا کا زندان	۱۸۰	انجن غمخواران عباسی
۹۲	رسم بستہ حرم مجبور اور لاچار پتھر ہیں	۱۸۱	انجن غمخواران عباسی
۹۳	بے کفن ہے لاشہ بیڑ پیر عاکہ پر	۱۸۲	انجن غمخواران عباسی
۹۴	اکبر جوان اکبر جوان	۱۸۵	انجن عسبان عزا
۹۵	بنت زہرا و مرنقی زینب	۱۸۶	انجن عسبان عزا
۹۶	زندگیاں میں اب تمکو کہاں پاسے کیئے	۱۸۹	انجن عسبان عزا
۹۷	کبھی جو سامنے آتی ہے کربا ہے حسین	۱۹۰	انجن عسبان عزا
۹۸	پائے عابد سے جو اٹھتی تھی صدارت خیر کی	۱۹۳	انجن عسبان عزا
۹۹	زینب کو بیٹھوں نے جو بے پردہ پھر دیا	۱۹۴	انجن عسبان عزا
۱۰۰	بیسیر کی مجلس میں دعا مانگے جس	۱۹۵	انجن عسبان عزا
۱۰۱	بیت سجدے میں ہے جی و نیت علی نے ہے کھائی	۱۹۸	انجن غلامان عطا
۱۰۲	بولے شہ اب نہ اصرار ہے گا	۲۰۰	انجن غلامان عطا
۱۰۳	یا قاہر العز و یا ولی العالی	۲۰۳	انجن غلامان عطا
۱۰۴	خون اکبر کا کیجیہ سونگیا	۲۰۷	انجن عابدیہ کاغلیہ
۱۰۵	زینب نے کہا در عباسی بے آؤ	۲۰۷	انجن عابدیہ کاغلیہ

۱۰۶	رستہ اگر نہ یاد ہو رہبر سے پوچھیے	۲۰۹	ابن عابدیہ کا طبع
۱۰۷	یوں میری نگاہوں میں کیسی لگا رہا ہے	۲۱۱	ابن عابدیہ کا طبع
۱۰۸	چاہئے واسے نہ دیں کہ کہاں جوتے ہیں	۲۱۲	ابن عابدیہ کا طبع
۱۰۹	رہبر جو ملک بے سبب پیہر کی طرح	۲۱۳	ابن عابدیہ کا طبع
۱۱۰	جب بیان اہل وفا کے جو ملے ہونے لگے	۲۱۴	ابن عابدیہ کا طبع
۱۱۱	بختِ نوحہ میں لایا زہرا کا بھرا گھر	۲۱۵	ابن مظلوم حسینی
۱۱۲	آبرو سے لالا سجدہ شہسیر ہے	۲۲۰	ابن مظلوم حسینی
۱۱۳	نریختہ شہر پر جب اربعین کو آئیں زینب	۲۲۱	ابن مظلوم حسینی
۱۱۴	نوکِ سنان یہ کس نے قرآن سنا یا ہے	۲۲۲	ابن مظلوم حسینی
۱۱۵	جب کاروانِ زینب ماضی ہوا	۲۲۳	ابن مظلوم حسینی
۱۱۶	یاد آتی تھی جب آخریے شیر کی پاس	۲۲۵	ابن مظلوم حسینی
۱۱۷	امت نے تم کو کھڑے کیا	۲۲۶	ابن مظلوم حسینی
۱۱۸	جب دن میں گرا خاکہ یہ سفائے سیکندہ	۲۲۹	ابن کاروان عون و محمد
۱۱۹	اک آہ بھر کے کہتا تھا میرا نام - شام	۲۳۰	ابن کاروان عون و محمد
۱۲۰	ہائے شامِ غریباں بکاشامِ غریباں	۲۳۱	ابن شباب المومنین
۱۲۱	رو کے کہتی تھی شہ کی ہن او دشا و دشا	۲۳۵	ابن کاروان عون و محمد
۱۲۲	تم کو سلام آخر کرتی ہوئی یاد در	۲۳۸	ابن محافظ عزا
۱۲۳	یہ بہن سیکھ تھے کب آؤ گے بابا	۲۳۸	ابن محافظ عزا
۱۲۴	وہ غم و صبر کے جو سر دکھا دیئے زینب	۲۴۰	ابن محافظ عزا
۱۲۵	جید گرم قلندرِ گرم مستم	۲۴۳	ابن رضا کاران حسین
۱۲۶	کیا نسیمِ بچی کا ہے واقعہ سنو	۲۴۴	ابن رضا کاران حسین
	فہرست بقیہ نو حصہ جات		صفحہ نمبر: ۱۳ تا ۳۱

۱۲۷	پکار دی فاطمہ صغیرہ دارالو شہر بابا	۲۴۴	ابن رضا کاران حسین
۱۲۸	نہیں عباس مگر شان علم باقی ہے	۲۴۸	ابن رضا کاران حسین
۱۲۹	مادر مضطربے دی رو کر صدا	۲۵۰	ابن رضا کاران حسین
۱۳۰	حسین کی دکھ بھری کہانی	۲۵۲	ابن رضا کاران حسین
۱۳۱	حبیب چراغ خیمہ شاہ نہ لگی	۲۵۶	ابن دستہ محمدی
۱۳۲	یہ داستان نہیں ہیں ماتم کے سینوں پر نشان مجبور	۲۵۷	ابن دستہ محمدی
۱۳۳	بیکس حسین ہائے پیارے حسین	۲۵۹	ابن دستہ محمدی
۱۳۴	اکبر علی اکبر علی اکبر	۲۶۱	ابن دوا الفقار مرتضوی
۱۳۵	ہر اک طرف بان کی نظر دکھ رہی ہے	۲۶۲	ابن عزا اور تنظیم
۱۳۶	ابھی کیسے اٹھے کیسے بالی بیکینہ کلاشہ	۲۶۳	حسینی عزا اور تنظیم
۱۳۷	کہتی تھی رات کے زیب مضطر جواب دو	۲۶۷	حسینی عزا اور تنظیم
۱۳۸	کہتی تھی رات کے فاطمہ زہرا نہ چھوڑنا	۲۶۹	ابن تبلیغ امیہ
۱۳۹	تکی ہو گئے سارے مجھ میں	۲۷۰	
۱۴۰	ہتھاری یاد میں آنسو بہاؤں گی بابا	۲۷۳	ابن تبلیغ اہلبیت
۱۴۱	سنت علی کرتی ہے نوہ میں پریشان بابا	۲۷۵	ابن تبلیغ اہلبیت
۱۴۲	ہائے بیکینہ ہائے بیکینہ ہائے بیکینہ	۲۷۷	ابن تبلیغ اہلبیت
۱۴۳	ہے بیکینہ مضطر عباس پانی لائی گئے	۲۸۲	ابن تبلیغ اہلبیت
۱۴۴	شہ نے فرمایا میری جان اکبر	۲۸۳	ابن تبلیغ اہلبیت
۱۴۵	قید خانے سے چھٹ کے اسی یہاں	۲۸۷	ابن تبلیغ اہلبیت
۱۴۶	کوہِ ملاوٹوں کی رنماں سے رانگی ہو گئی	۲۹۲	ابن شمشیر حیدری کھارادر
۱۴۷	ایسا نہیں یہ ماتم کرنے رہیں گے یہ ساگر	۲۹۳	ابن شمشیر حیدری
۱۴۸	آغا زہور ہا ہے کمر بن کی کہانی کا	۲۹۴	ابن شمشیر حیدری

۱۸۹	بھولا ہے نہ مجھے لانا حشر زمانہ	۲۹۴	ابن شہید حیدری مکرر
۱۹۰	حسین ظلمتوں میں گوہر تابندہ ہے	۲۹۵	ابن شہید حیدری
۱۹۱	اوشمیر حسین کجگو در درم نہ آیا	۲۹۶	ابن شہید ابو مصنف
۱۹۲	احساس دلانا، زینت تیری غبت کا	۲۹۸	ابن شہید ابو مصنف
۱۹۳	اصغر کا ہوجب نہ بازار میں دھان سے	۲۹۸	ابن شہید ابو مصنف
۱۹۴	سوزل شام کہاں غیرت نہیں کہاں	۲۹۹	ابن شہید ابو مصنف
۱۹۵	گھوڑا کھانا پر دوس میں نقصان	۲۹۹	ابن شہید ابو مصنف
۱۹۶	گھٹا ہے گلزار میں فروزہ پلیر کا	۳۰۰	ابن شہید ابو مصنف
۱۹۷	لکھن آئی عید میں خواں آنے کہے	۳۰۰	ابن شہید ابو مصنف
۱۹۸	ہم سے غم نہیں جانا	۳۰۱	ابن شہید ابو مصنف
۱۹۹	لے لانا تیرا دین چاہے چلی میں	۳۰۱	ابن شہید ابو مصنف
۲۰۰	کبھی تھی ماں یہ لاش بیکرا اذان دو	۳۰۲	ابن شہید ابو مصنف
۲۰۱	پکارا تانے ہلاکے مارا کھینکے کر بولا ہے۔	۳۰۳	ابن شہید ابو مصنف
۲۰۲	جب آخری رخصت کر چلے سید داں	۳۰۴	ابن شہید ابو مصنف
۲۰۳	جو تھے کوئی درد اور غم اہل حرم سے	۳۰۵	ابن شہید ابو مصنف
۲۰۴	خجوں علی اصغر کا جھلکا تیری مادر	۳۰۶	ابن شہید ابو مصنف
۲۰۵	کتنی تھی صراخوں آنے پہنی بابا اور بھیا کبر	۳۰۸	ابن شہید ابو مصنف
۲۰۶	رنگ نہ کیا نامہ مرید کر دروگر	۳۰۹	ابن شہید ابو مصنف

بقیہ نوحہ جات سیاسی نکلیں زہرا آٹھویں حصہ میں پڑھے۔
انتہائی سوز فاختہ برائے اہل حال و عظیم الشان سیدین کا فوجانہ

انتساب عقیدت

میری شہرت کا سبب مدد دے دیتی

ورنہ ارباب سخن میں مر رہا تھا

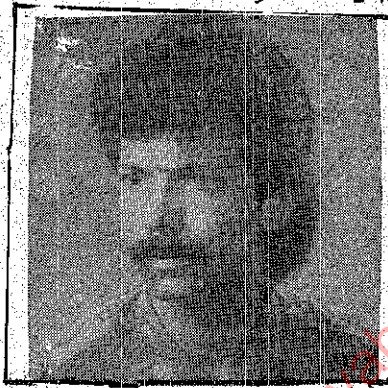
دل کی تمام گہرائیوں کو دماغ کی تمام وسعتوں کی تمام بالیدگیوں اور عقیدت و شوق کی تمام ایمانی کیفیتوں کے ساتھ یہ بدیہ لا اور نذرانہ عقیدت امام زمانہ حجت امام آفر حضرت بن علیہ السلام وہ جو وارث علوم آل محمد علیہم السلام ہیں کی خدمت بابر میں پیش کرتا ہوں اور آپ کے نام نامی دائم گرامی سے معنون کرتا ہوں اور مستغنی ہوں کہ اس بدیہ حقیقت پر عوامی پرمعاشی کو شرف قبولیت بخشا جائے تاکہ زندگی بھر اسی طرح کو نور علوم آل محمد علیہم السلام میں نکل رہوں اور اپنی آخرت کا توشہ برائے مغفرت حاصل کرتا ہوں۔

آخر میں اپنے مولا کی بارگاہ سے اپنے والد محمد عسکری خان مرحوم اور والدہ گرامی علیہم السلام مرحومہ کے لئے دست بدعا ہوں کہ مولا انکی مغفرت فرمیں جنہوں نے اپنا خون سے دودھ کے ذریعہ میسرے تانواں جسم میں قوت و توانائی بخشی گویائی کا طریقہ سچ کمزور قدموں کو مضبوطی سے چلنے کا سلیقہ سکھایا۔ سچ بولنا اور اس پر عمل کرنا سکھایا۔ میرے ہر قدم پر حق کی مشعلیں روشن کرتے رہے میرے احساس و شعور کو غلامی سے سید الشہداء علیہم السلام کی زنجیروں میں باندھتے رہے اور پیش سوز حسنیٰ کو سینے میں بھر دیا۔ یہ ان دونوں کی تعلیم کا ثمر ہے کہ آج میں محبت آل محمد علیہم السلام میں عہد قتل کا مزین رہا۔

میرے قبول افتد ہے عز و شرف خاکپائے در بول

تقریب

از قلم معجز قسم شاعر اہلیت حضرت رحمان اعظمی



مجھ جیسے کم علم کے لئے یہ بات
باعث فخر و انساٹ ہے کہ کسی ادبی اور
مذہبی کتاب اور مذہبی بھی ایسی کہ تذکرہ
محمد و آل محمد سے عبارت ہو اس میں اپنی
رائے پیش کروں یہ میں سمجھتا ہوں میرے
لئے یہ ایک بڑا انعام ہے جو محمد مصطفیٰ

خان صاحب کی جانب سے مرحمت ہوا ہے۔ بیاض تسکین زہرا جو کہ مختلف
شعرا کے رثائی سخن سے آراستہ ہے جس میں ایسے پُر سوز و غم ہر قوم ہیں کہ پتھر پر پتھر
دل انسان بھی دامن چشم جھگوئے بغیر نہیں دے سکتا۔ محمد مصطفیٰ خان مذکورہ بالا نام سے یہ
بیاض گزشتہ کئی برسوں سے شائع کر رہے ہیں ایسے ان کو جس جانفتائی اور محنت
سے مختلف انجمنوں سے ان کے نوے پکچا کرتے پڑے ہیں اس کا اندازہ مجھے بخوبی ہے
جب میں اپنے نوجوں کا مجموعہ منظر بہ منظر کر بلا شائع کر رہا تھا اس وقت مجھے اپنے ہی
نوجوں کے لئے جس طرح انجمنوں کے صاحبان بیاض کی منتیں کرنا پڑی تھیں وہ میرا
دل ہی جانتا ہے کئی کئی دن پکڑ لگانے کے باوجود مجھے میرے ہی نوے نہ مل سکے لیکن
مصطفیٰ خان صاحب نہ معلوم کس طرح ہر سال ان کے سارے کام جمع کر لیتے ہیں یہ کُر مجھے

۱۳

بھی ان سے سیکھنا پڑے گا۔ تاکہ اپنا دورِ سرِ مجموعہ لاسکوں پہر حال
 زیرِ نظر بیاضِ نسکینِ سرِ اعزائیدِ ادب میں ایک گراں قدر اضافہ ہے
 اور اس کا تمام تر سہرا اور ثواب خان صاحب کے نامِ انتساب ہے
 کہ انھوں نے شہدائے کربلا، اسیرانِ کربلا اور محمد و آلِ محمد کے سوگ
 میں بجھتے ہوئے کلاموں کو ایک حسین نگاہ سے کی شکل میں پیش کر کے
 واقعی قلبِ نسکینِ سرِ اعزائیدِ ادب کی سچی کی ہے۔ مولانا کی یہ عبادت قبول فرمے
 آمین ختم آمین بحق محمد و آلِ محمد۔

احقر
 ریحان اعظمی

اظہارِ تشکر

میں تمام شعرائے کرام کا ممنون اور مشکور ہوں جن کے نایاب کلاموں
 نے میری اس بیاض کی زینت کو دوبالا کیا۔ خداوندِ کریم اور محمد و آلِ محمد
 کی بارگاہ میں دستِ پر عاہوں کہ مولانا تمام حضرات کو اس دنیا میں دوست
 صحت، عزت اور مزید شہرت عطا فرمائے اور ہمارے درمیان سے چلے گئے
 انکی معظرت فرمائیے۔ یہ شعرائے کرام و راسلِ خادم حضرت مسلم بن عقیل ہیں جو اپنے
 اشعاروں کے ذریعہ پیغامِ حسینی کو دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ بزرگِ علم و آل

محمد علیہم السلام کے ساتھ ساتھ اجر رسالت بھی ادا کر رہے ہیں۔
 میں جناب سید ذوالفقار جعفری صاحب کا بھی مداح ہوں جو اپنے
 منفرد انداز سے فوجوں اور سلاموں کو بڑی پردرد آواز میں کیٹوں کے
 ذریعہ پیش کر رہے ہیں جو ترجیح علوم اکی محمد علیہم السلام کا بہترین طریقہ
 ذریعہ اور عمل ہے جس کے ذریعہ حسینی پیغام کو چھ کھلی گلی اور
 شہر شہر پہنچ رہا ہے۔ خدا ان کے اس مشن کو کامیاب کرے اور کاز بار
 میں ترقی عطا فرمائے تاکہ یہ سلسلہ جاری رہے۔

قوم کے جانثار شہیدوں کو سلام

میں اپنی تمام ماؤں اور بہنوں سے درگاہ حضرت ابوالفضل
 العباسؑ نارنگہ ناظم آباد کی حفاظت کرنے والے بن حسینؑ شہید
 کے لئے سورہ فاتحہ کی استعاذ کرتا ہوں۔
 حسین تیری عظمت کے لئے جاں نثار حاضر میں۔

امام حسین علیہ السلام کی عزاداری شیعہ مذہب کی بنیاد ہے۔ اور
 غم حسین میں اگر یہ شیعہ مذہب کی علامت۔ ہم چاہتے ہیں کہ عزاداری کے
 ذریعے شیعہ مذہب کی حفاظت کریں۔

مرکزی تنظیم عزرا حبسٹرڈ کی شہر شمس کی شہر شعبہ انجنیئرز کی فیڈریشن

ملت جعفریہ کے وقار اور عزت نفس کی علامت، صف اول کے حقیقی شیعہ منہاؤں کی ایک تنظیم جس کے ہمیشہ کراچی میں بہر حال اور سرگلی میں موجود ہیں۔

مرکزی تنظیم عزرا حبسٹرڈ، کراچی شہر کا وہ عظیم ادارہ ہے جس سے کراچی شہر کی تمام سماجی و تعلیمی تسک ہیں یہ ادارہ اپنی حیثیت افادیت اور قیادت کے اعتبار سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اگر اس کو پُر خلوص قیادت حاصل رہے تو ملت کے لئے بہت مفید ثابت ہو سکتا ہے خاص طور پر موجودہ دور اور حالات حاضرہ میں یہ بڑا اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ اس عظیم تنظیم کے نوجوانوں اور پرجوش اراکین کا کراچی جیسے وسیع شہر میں عوام اور خواص دونوں سے گہرا اور مکمل رابطہ قائم ہے ضرورت صرف طریقہ کار کی ہے۔

یاد رکھیے کہ عزرا حبسٹرڈ کے ذریعہ جو ہمیں قومی و دینی فوائد ہر سال حاصل ہوتے ہیں ان کو ضائع کرنے کے بجائے اگر تسلسل عمل باقی رہے تو قوم کی کامیابی طے ہو سکتی ہے اور یہ فرض بہر حال مرکزی تنظیم عزرا حبسٹرڈ کا ہے اور یہ کام ہر حال میں اس ادارے ہی کو کرنا ہے۔ کیونکہ الحمد للہ اسے وہ سب کچھ حاصل ہے جو کسی موثر تنظیم کے لئے ضروری ہے۔ اس ادارے کی سب سے بڑی دولت

اخلاص اور جذبہ ایثار و قربانی ہے جس کو یہ دولت حاصل ہوتی ہے کامیابی و کامرانی خود اس کے قدم چومتی ہے۔ اُسے دنیا کی کوئی طاقت شکست نہیں دے سکتی۔ اس تنظیم کے پاس صالح اور بائع نظریات بھی ہے اور بہت بڑی افرادی قوت بھی۔ اس تنظیم کے اراکین کراچی جیسے عظیم شہر کے گوشہ گوشہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اسی صورت میں جو بھی تعمیری کام کیا جائے گا۔ اس میں انشاء اللہ ضرور کامیابی و کامرانی ہوگی۔ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اس تنظیم کے موجودہ عہدہ داران بلاشبہ پُر خلوص ہیں۔ اور باعمل بھی وہ قومی مقاصد کی خاطر نہ صرف اپنے قیمتی وقت کی قربانی دیکھتے ہیں بلکہ باہمی تعاون اور درگزر سے کام لیتے ہوئے منزل کی طرف بڑھنے کی صلاح بھی رکھتے ہیں اگر تنظیم کسی بھی مذہبی حلقہ یا جگوس کے سلسلہ میں کسی قسم کی پریشانی یا انتظامی مسائل میں الجھن محسوس کرتی ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ مرکزی تنظیم عزائم جبرٹ کے عہدہ داروں سے رجوع کرے۔ انشاء اللہ یہ ادارہ قسماً کا بھرپور تعاون پیش کرے گا مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ تنظیم نے قوم کے مفصل کارکنوں کو نظر انداز کر کے نام نہاد خود ساختہ مفاد پرست اپنے منہ آپ میاں مٹھو بیٹے والوں کو ہی ہمیشہ پکارتی ہے۔ دوسری طرف ان مفاد پرستوں سے ہٹ کر قوم مرکزی تنظیم عزائم جبرٹ کی مفصل قیادت پر اعتماد رکھتی ہے۔ خداوندِ کریم جو قوم کی بھلائی کے لئے اُمیدوار و آفاق کے ساتھ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عزادارانِ امامِ مظلوم

بابا سید صد احسین کا پیغام

ماتم کی صداؤں سے زمانے کو ملا دو
پیغام حسین ابن عثلی سب کو سنا دو
کیوں قوم کے چہرے بے ہوش ہو گئے
کہتے ہیں ہی موسمِ خوشبو کے تقاضے
عباس کے پرچم کو فضاؤں میں اڑا کر
سداؤں کے خیول کا دھواں دیکھ رہے ہو
عنک ہر تو اک رات ستاروں کو بچھا کر
خمار کی صورت جسے جیتا نہیں آتا
دنیا سے ہر اک ظلم کے آثار مٹا دو
اس دور کے ہر شہر کو مٹی میں ملا دو
پھر عزمِ حبیب بن مظاہر کی صدا دو
ہر دستِ یمن زخموں سے نئے بھول کھلا دو
ہر قصر و ربا مِ اُمیہ کو گرار دو
اولادِ ابو جہل کے ایوانِ جہلا دو
اشکوں کے یہ موتی سہرا ملاک سجا دو
ترنگہ اسے جھوم کے ترنا ہی سب کھا دو
شبگیر کے غم میں کس واسطے چب ہو
مولا کے عزادار ہو کہ سلام عطا دو

سینہ زنی نوحہ گوئی کا تعارف

تحریر: الحاج سید غلام تقی رضوی صاحب قلم

اردو زبان اور اردو شاعری کی اجداد دکن میں ہوئی۔ یہ شاعری اکثر مرثیوں کی شکل میں تھی اس بات کو ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ مرثیہ گوئی یا امام حسین علیہ السلام کے مصائب کے بیان و اظہار کے جذبے نے دکن میں اردو شاعری کی داغ بیل ڈالی۔ گوگلنڈہ اور بیجا پور کے شعراء اور حکمرانوں نے بڑی تلوار میں مرثیے لکھے، یہ مرثیے جو اب تک بڑش میوزیم انگلستان کتب خانہ نواب سالار جنگ مخم حید آباد دکن اسٹیٹ لائبریری آندھرا پراش حید آباد قدیم کتب خانہ اھمیفہ حید آباد دکن، بمبئی اور اسٹیٹ لائبریری نواب رام پور میں موجود ہیں، اور ہمارے آج کل کے نوجوں سے بہت کچھ ملتے جلتے ہیں ان میں ذکر مصائب امام حسینؑ کی کچھ تخیل انداز میں کیا گیا ہے کہ بلا تیار نہ ہٹ ملت کوئی بھی انسان انھیں سن کر غمگین ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ دکنی اردو کے شعرا نے مرثیہ کے میدان کو وسیع کرنے کے لئے اسے دوسرے تین اور بھر چار مصرعوں کے بندوں میں تبدیل کر کے اسے صنفِ غزل سے غمزہ کیا۔

شمالی ہند میں جب اردو شاعری کا آغاز ہوا تو یہاں بھی مرثیہ گوئی نے پیش قدمی پیش رہ کر اردو ادب کو حیات تازہ عطا کی۔ یہ مرثیہ بھی چار مصرعوں کے بندوں کی شکل ہوتے تھے مگر اردو اور ان کے مہر شعرا نے مرثیہ کو مہر کی شکل دے کر اسے ادبی مرتبہ کو اتنا بلند کر دیا کہ دیگر اصنافِ سخن میں اس سے مقابلے کی ہمت ہی نہ رہی۔

یہ ادبی ترقیاں کو اردو زبان کے لئے نہایت قیمتی سرمایہ ثابت ہوئیں لیکن اس غیر تقییدیت

طبقہ خصوصاً خواتین کو بڑی مایوسی ہوئی کیونکہ ان مضمون کے بیشتر اجزاء ان کے علم و فہم سے بالاتر تھے اور وہ ان کے لئے بہت کم رونے لانے کا ذریعہ ثابت ہوتے تھے۔ میرا مقصد اور مرزا دیر کی مرثیہ گوئی کا عہد عہد مزاح تھا۔ اہل ذوق صاحبان زبان اور ارباب فن ان کے کلام پر مڑھنے تھے ان کی اور ان کے کلام کی مقبولیت ملک گیر تھی لیکن عوام کی مایوسی بہر حال برقرار تھی جسے محسوس کر کے ان دونوں بزرگوں کے عہد میں ہی انھیں شعرا نے عورتوں کی نام داری اور سنیہ زنی کے لئے نو حکم موجودہ صنف کو ایجاد کیا اور اس میں حسن بیان اور نبدش افظا پر زور دینے کے بجائے فطری انداز میں واقعات شہادت امام مظلوم قلمبند کر کے عورتوں اور عوام کی بے چینی کو دور کرنے کی راہ نکالی۔ اس طرح نوحہ کی صنف اردو شاعری میں عالم وجود میں آئی۔

نوحے صرف طلبکار اشک باری اور امین عزا داری ہی نہیں بلکہ نوحوں میں رسول کا کلام، حسینیت کا پیغام، مور دس سلام بھی پیش کیا جاتا ہے۔ جرم، غم، روح اشک، بیان درد، سوز زبان، کلام محبت، شرح مودت، خطاب انسانیت، نشر گاہ عزا، خطبہ صدق، بیان نفع حق، اعلان شکست، باطل اور حیا، تعظیم عزائم ہیں۔

غم حسین کی معجز نمائی دیکھئے کہ دنیا غم سے نہات صفا کر کے عیش و نشاط چاہتی ہے اور ہم دنیا کی تمام مسرتوں کو قربان کر کے غم حسین کے مجربے کران میں غرق ہو جانے کی آرزو رکھتے ہیں اور سرمایہ صیانت جادو اس فراہم کرتے ہیں نوحے اس غم میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں ہماری آنکھوں نے نزع حسیں میں اس کم کر ادا کیا ہے اور ہمارا نوحہ گو شعرا نے عزا داری و نام داری کو ایک مستقل دائمی حیثیت دی ہے انشاء اللہ یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا اور ہم قیامت تک کو ہر اشک نذر بارگاہ سید شہد کرتے رہیں گے

بایاسید صدا حسین جلالی

دُعا، پُرانے مومنین و مومنات

پیارے بہنو مجلس عز و ماتم اور زیارت سید الشہداء علیہم السلام کے بعد
مندرجہ ذیل دعا کو بڑھانت بھولیئے (دھی)

اے رب جہاں بختین پاک کا صدقہ	اس قوم کا دامن غم شبیر ہے بھری
بچوں کو عطا کر علی اصغر کا جسم	بڑھنوں کو حبیب ابن مطہر کا نظر ہے
نخس کو ملے دلورہ عوں دھمکد	ہر اک جواں کو علی اکبر کا جگر ہے
ماؤں کو عطا کر ثانی زہرا کا سلیقہ	بہنوں کو سیکھنے کی دعاؤں کا اثر ہے
جو پردہ زینب کی عزادار ہیں مولا	مخو ظر ہیں ایسی خواتین کے پردے
مولا تجھے زینب کی اسیری کی قسم ہے	بے جرم اسیروں کو رہائی کی خبر ہے
جو دین کے کام آئے وہ اولاد عطا کر	جو مجلس شبیر کی خاطر ہو وہ گھر ہے
مخلص پہ زرد لعل و جاہر کی ہو بارش	مقروض کا نہ دھن ادا غیب سے کر ہے

غم کو ٹپ نہ دے ہم کو سوائے غم شبیر

شبیر کا غم بانٹ رہا ہے تو ادھر دے

اے میرے عباسِ جبریؑ
اذا کے سلام، نیک متقی اسٹنٹ ایڈیٹر
(جلد مندرجہ)

تا جہاں کہ بلا اے میرے عباسِ جبریؑ
باقا ریا و فائے میرے عباسِ جبریؑ

تو گرا گھوڑے سے جسم، عترت اہوار کا
ہائے پردہ اٹھ گیا اے میرے عباسِ جبریؑ

سرگنا بازو کے اسلام کی تعمیر میں
دین زندہ کر دیا اے میرے عباسِ جبریؑ

شہر نے مارے طلبہ کے تو سیکھ درد سے
رکے چلائی چچا اے میرے عباسِ جبریؑ

تیرے ہی حلوں سے ہے برباد دنیا کفر کی
فوج حق کے بادشہ اے میرے عباسِ جبریؑ

نام سے تیرے لرز جاتا ہے دشمن کا جگر
تو ہے قوت کا خدا تیرے عباسِ جبریؑ

ڈوبنے والی تھی شتی مذہب اسلام کی
تو سہارا بن گیا اے میرے عباسِ جبریؑ

آپ کا رد فتنہ ہوا آقا اور نکلے نن سے جاں
متقی کی ہے دعا تیرے عباسِ جبریؑ

ہماری قومی مطبوعات

بیاری بہنوں کے لئے مفت تحفہ
 موصوفہ: الحاج سید غلام تقی رضوی (میںجنگ کی پاک حریم ایکوشن ٹرسٹ)
 اقیاب: آرگنائزرمقدم "محمد علامہ سید امی جعفر فیضانہ العصر
 پاک حریم ایسوسی ایشن ہماری قوم وملت کا نہایت ممتاز اور قابل فخر ادارہ
 جو عزاداری سید الشہداء کے سلسلہ میں ایک نہایت مستند اور باوقار حیثیت کا مالک
 ہے جس کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والی عشرہ محرم کی مجالس نہ صرف کراچی پاکستان بلکہ
 برصغیر کی سب سے بڑی اور عظیم الشان مجالس میں سے بھی جاتی ہیں۔ اس بات میں کسی شک
 و شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ تاریخ کے صفحات پر پھیلے ہوئے سینکڑوں برس کے
 لمحات میں جس چیز نے ہماری قوم وملت کے شخص کو اجاگر کرنے میں نہایت مؤثر
 کردار ادا کیا ہے وہ حضرت سید الشہداء کی عزاداری ہے۔ اور ۱۹۴۷ء میں برصغیر
 کی تقسیم کے بعد جب ادارہ نے عزاداری سید الشہداء کے فروغ میں سب سے مؤثر
 کردار ادا کیا ہے وہ پاک حریم ایسوسی ایشن ہے۔

اور شاید ہی کوئی ایسی سٹی ہو جس نے پاک حریم ایسوسی ایشن کا نام تو سنا ہو،
 لیکن جناب الحاج سید غلام تقی رضوی صاحب کے نام نامی سے نا آشنا ہو جب
 یہ ادارہ قائم ہوا ہے کہ اس کے روح رواں اور میر کارواں کی حیثیت رکھتے
 ہیں جو اس ادارہ کو پروان چڑھانے اور اس کے پروگرام کو بہتر سے بہتر بنانے کے
 لئے سرگرم عمل رہتے ہیں اور پاک حریم ایسوسی ایشن و دیگر عہدہ داران کے تعاون

اس کی کارکردگی میں تیزی شان بھی پیدا کر رہے ہیں۔ حال ہی میں اپنے اسات کی ضرورت کو محسوس کیا کہ ”پاک مہم ایسوسی ایشن“ کی کارکردگی سال کے دس دن یا بعض مخصوص تاریخوں تک محدود نہ رہے بلکہ اسکی خدمات کو سال بھر پر محیط کر دیا جائے اور ان میں تنوع بھی پیدا کرنے کی کوشش کی جائے چنانچہ انکی مساعی جمیلہ سے سطر پایا کہ ہر معصوم کی ولادت و شہادت نیز اہم تاریخوں پر پاک مہم ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام مرکزی بجائیں عزائم عقد ہوں جو مجاہدہ نہایت پابندی کے ساتھ نحو اخانہ زہرا راجھی میں منعقد ہو رہی ہیں۔ اسی کے ساتھ اپنے ایک نہایت عمدہ سلسلے کا آغاز کتابوں کی نشر و اشاعت کی صورت کیا ہے تاکہ ہر معصوم کی ولادت و وفات وغیرہ کے موقع پر ایک ایسا کتابچہ منظر عام پر لایا جاسے جس میں معصوم کے حالات زندگی اس طرح قلم بند کئے جائیں کہ مومنین کو اہم ایک تسلیت میں پوری کتاب پڑھ سکیں اور عمل زندگی میں تبدیلی پیدا کرنے والے دروس سے مالا مال ہو سکیں۔ اس سلسلے میں سال بھر کے مذہبی کیلنڈر و شجرہ طیبہ جہادہ معصوم کے مقدس نقش کے ساتھ ساتھ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جناب خاتون جنت حضرت ام مکن حضرت ام الزین العلیہین حضرت امام محمد تقی حضرت امام علی نقی حضرت امام جعفر صادق حضرت امام موسی کاظم امام حسین حضرت عباس امام زانہ حضرت امام علی رضا حضرت امام حسن عسکری اور حضرت امام محمد باقر کے حالات زندگی پر کتابچے منظر عام پر آچکے ہیں۔ التزام یہ رکھا گیا ہے کہ سال کے دوران جیسے جیسے وہ مقدس تاریخیں آئیں ان کی مناسبت سے مجالس و عوافل منعقد ہوں اور کتابچے بھی شائع کئے جائیں۔ ان کتابچوں کے علاوہ قرآنی دعاؤں پر مشتمل ایک رسالہ بعنوان گوہر معصوم بھی شائع ہو چکا ہے امید ہے اہل ایمان اور پیاری بہنیں ان مختصر کتابچوں سے

فیضیاب ہو کر اپنی زندگی کو حضرت محمد و آل محمد علیہم السلام کے اسوہ حسنہ کے مطابق بنانے کی ہیر پور کوشش کریں گے۔ کیونکہ یہی ان کتابوں کا مقصد ہے۔ یہ کتابیں محمد مصطفیٰ خاں مقامی سیکریٹری انجمن وظیفہ سادات و موئین مسٹر امام بارگاہ عسکری جعفر طیار سوسائٹی ملیر سے مفت طلب کی جاسکتی ہیں۔

نذر عقیقت

میں عالیجناب سید غلام نقی رضوی نیچنگا، ٹرنٹی پاک حرم انجکشن ٹرسٹ کا بہت مداح ہوں وہ اس عمر میں بھی تقریباً ۲۴ سال سے مسلسل ترویج عز و علوم محمد و آل محمد علیہم السلام میں جوانوں کی طرح خلوص نیت اور حقیقی لگن کے ساتھ حصہ لے رہے ہیں۔ شہر کراچی میں مرکزی عشرہ موم بمقام نشتر پارک اور بسلسلہ ولادت (امہا مبارک شہن ولادت بمقام عز خانہ نہرا میں انہما کرتے ہیں۔

اب آپ قلمی دنیا میں بھی اپنے علم کے ذریعے دوسرے محمد و آل محمد علیہم السلام کو کتابی شکلیں دے کر مفت تقسیم کر رہے ہیں۔ خداوند کریم انکو صحت عزت عطا فرمائے اور اس طرح دین، قوم، ملت اور ملک کی خدمت کرنے کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔ (آمین)

نبیازمہند
محمد مصطفیٰ خان

۲۶
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
ہم حسینؑ ہیں دنیا میں پھیلے ہوئے
صاحبِ بیاہن — ندیمِ رضا سرور
ایں شبِ شبِ ماتمِ حسینؑ



انجمن گلزارِ حیدری
۱۱۔ ڈی سیو کراچی

سرپرست: ثقلین نقوی و محمد عباس
نگار: سید محمود حسین زیدی

نوحہ

(گلزارِ حیدری)

علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا

کوئی رابعہ بھری ہے تو کوئی لائلِ قلندرؑ

کوئی بوعلی شاہ ہے تو کوئی ہمے حسینیؑ

سب کا یہی ہے نعرہ علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا

سینوں کی طرف ہاتھ جو ماتم کو اٹھتے ہیں

رشتہ کسی مظلوم سے یہ جوڑ رہے ہیں

یہ منکر ماتم کی کسر توڑ رہے ہیں۔

یہ مانتی دے سکتے نہیں جہاد کا ہے شکر

علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا

تاریخ کے اوراق کے منہ میں جو زبان دوں

جو نعرہ حیدر کی فیضیت ہے بیتادوں

وہ معرکہ خیر کا نہیں یاد دلا دوں

مشکل میں جو ایک بار پکارے مجھے تمیرؑ

علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا

اس نام پہ سر مانگو تو ہم سر نہیں دیں گے

اک سر کی ضرورت ہو بہتر نہیں دیں گے

۲۸

فرزند علیؑ کی طرح ہم گھر تمہیں دینگے
ہم صیب ہیں غلام اس کے جو ہے ساقی کوثر
علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا

جو تیغ تلے سجدہ معبود میں سر ہو
موت آگئی سجدے میں جسے یہ بھی خیر ہو
مصرف بکاش کے لئے کیوں نہ بشر ہو
وہ جس نے نہ چلے دیا اسلام پہ خنجر
علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا

وہ بازوئے عباسؑ جو کاٹے کئے دن میں
وہ تیر چہرہ پست ہیں سرور کے بدن میں
دوری ہوئی پردیس میں جب بھائی ہیں میں
مرفد میں بکا کرتے تھے وہ خاں ڈاکر
علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا

تھکے تو بہت اور بھی لوگوں نے رگائے
نفرہ کوئی ایسا نہ تھا خیر جو بلائے
بس نعرہ حیدر نے وہ اوصاف ہیں پائے
دوبا ہوا سورج بھی نکلتا ہے انھیں کہ

علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا۔

اُو در چیدر کی طرف صورت تفسیر
 اس در کی جیس سائی بنائی ہے قلندر
 مسلمان یہ میں بنیے ہیں پس پیشم و بوذر
 یہ در نو بدل ویتا ہے حر کا بھی مقدر
 علی مولا ہمارا علی آقا ہمارا

ہوتی ہے یہاں آکے یہ باحق بات مکمل
 سچ بات ہے جاؤ عہ وقت مسلسل
 سچ بات کو ۔ مانیں گے سچی آج نہیں کل
 بس نام علی ورد کرد مثل قلندر
 علی مولا ہمارا علی آقا ہمارا

گرتے ہوئے لوگوں کو یہ میدان میں اٹھادیں
 قرآن کی زبان بولنا پتھر کو سکھادیں
 طوفان کا رخ موڑ دیں اندھی کو بھگادیں
 یہ جام شہادت پیئیں قتال کو جگا کر
 علی مولا ہمارا علی آقا ہمارا

در کعبہ کی دیوار میں قدرت نے کیا ہو۔
 بُت کعبہ میں رکھے ہوئے جو توڑ رہا ہو۔
 اللہ کا گھبراہٹ جس کا اڑھ خشاہٹ ہو۔

۳۰

سب مل کے لگاتے رہو اب کعبہ کے چکر
علیٰ مولا ہمارا علیٰ آقا ہمارا
من کنت کہیں جس کو نبی شتخص وہ کیا ہے
آقا وہی مولا ہے وہی حق کی صدا ہے
مولا وہ ہمارا ہے نصیری کا خدا ہے
اد صاف کسی میں نہیں تیرا در کی برابر
علیٰ مولا ہمارا علیٰ آقا ہمارا

جیڈر کے غلاموں کو گزرنے کا جوہر ہے
طوفان بھی رخ موڑ کے چلتے ہیں ادھر سے
دیکھئے کوئی جیڈر کو میسر کی نظر سے
چیدانہ ہوا شیر خدا کا کوئی ہم سر
علیٰ مولا ہمارا علیٰ آقا ہمارا

ہجرت کی وہ شب گھات لگائے ہوئے دشمن
مجنوب خدا کیسے بچ سکتے ہیں دامن
بس صورت جیڈر میں دیا ایک ہے روشن
نور سونے کے وہ محمدؐ سر بستر
علیٰ مولا ہمارا علیٰ آقا ہمارا

وہ عصر کا ہنگام وہ شبیر کا سجدہ
 وہ پیاس وہ گرمی وہ چھٹا ہوا دریا
 اُٹھ اٹھ کے وہ گرتا ہوا اک خیمہ کا پردہ
 آتی تھی درخیمہ سے اک آواز برابر
 علیؑ مولاؑ ہمارا علیؑ اُٹھا ہمارا
 (انجمن گلابی)

فوج

تمام عالم میں آج ماتم حسینؑ کیس کا ہو رہا ہے۔
 علم گھڑوں میں بجے ہوئے ہیں روں میں فرس عزا بچتا ہے۔
 سیاہ کپڑے سیاہ چادر غموں کی گرد غبارِ رسد پر
 ہیں سوگ وادوں کے اشک جاری کہ نشانی زہراؑ بے روا ہے
 نہ چشم پر غم ہو کیوں سوالی طہوس ہے ذوالحجاء خال
 کہ میرا دل سوار مولاؑ زمین کہ بل میں سوز رہا ہے۔
 عالم میں مشکِ سکیٹہ دکھو تو مومنوں بس یہ کہہ کر رو لو
 چچا جھیتی میں کیا ہے نسبت دفائے عباسؑ کیا دفنا ہے
 حسینؑ پیری میں دل سینھائے کہ دل سے الجھی سناں نکالے
 جوان بیٹا ہو میں ڈوبا زمین میں ایڑی رگڑ رہا ہے
 نہ مارا برچھی دل نبیؐ پر ابھی ہوئے ہیں جوارِ اکبر
 یہ قتلِ حبس کو تو کر رہا ہے یہی تو تم شکلِ مصطفیٰؐ ہے

۳۲

مدینہ والو! جو شمس رہنا غریب زینبؑ ہے کچھ نہ کہنا
یہ ہوا گھر جوئے گئی تھی وہ کر بلا میں اجڑ گیا ہے۔
عزائے شبیرؑ ہے عبادت جناب زینبؑ کی ہے امانت
یہ نوہ تیرے قلم سے محشر جناب زہراؑ کی عطا ہے
نوحہ۔ (نگار حیدری)

سائے میں سیدہ کے عزادار رہیں گے
جب ہوگا سوانیزے پہ خورشیدِ قیامت
سائے میں سیدہ کے عزادار رہیں گے
بڑھتا ہی چلا جائے گاشبِ بیسر کا ماتم
قائم جو عظیم شاہ کے علمدار رہیں گے
سائے میں سیدہ کے عزادار رہیں گے
ہم قبر میں سو جائیں گے جب خبری سے
ماتم کے نشانِ روح میں بیدار رہیں گے
سائے میں سیدہ کے عزادار رہیں گے
ہر چیز کو دنیا میں فنا ہونا ہے اک دن
فنا تم غم شبیرؑ کے اشار رہیں گے۔
سائے میں سیدہ کے عزادار رہیں گے

جنت میں اگر مجلسِ شبیر نہ ہو گی۔
ہم اہلِ عذابِ خدا سے بیزار رہیں گے
سائے میں سیڑھ کے عزا دار رہیں گے
اک بار خرا نامِ علیؑ کے تو دیکھو !
مشکل میں مددگار وہ ہر بار رہیں گے۔
بے جان خداؤں سے کہا بنتِ اسد نے
نکعبہ میں تو اب جیسا رکھو رہیں گے
سائے میں سیڑھ کے عزا دار رہیں گے
زینبؓ کا کھلے سر بھر دو بار میں جانا
سجنا اسی درد سے بیمار رہیں گے
سائے میں سیڑھ کے عزا دار رہیں گے
وہ مشک کا چھونا وہ سکیٹ کا ہلکا
عباسؑ کے سینہ پر سدا بار رہیں گے
سائے میں سیڑھ کے عزا دار رہیں گے
ریحانِ میرا نامہ اعمال ہے نوحہ
پر وائے جنت میں کھڑے اشعار رہیں گے

نوح

داغ بن گلزارِ جدی

رو رو کے بیان کرتی تھیں یہ زینبِ ناصہ

اے سیدِ سجاد اے سیدِ سجاد

اب ہوش میں آؤ کہ ہوا گھر میرا برباد

اے سیدِ سجاد اے سیدِ سجاد

مارے گئے عباسِ دلاور لبِ دریا

یا مالِ ہوارن میں تیسرے باپ کا لاشہ

خمسہ بھی جلے جل گیا معصوم کا جھوٹا

جل جائیں کہ جان اپنی بچائیں کردارِ شاد

اے سیدِ سجاد اے سیدِ سجاد

میں روتی رہی اکبرِ مہ رو گئے مارے

بھائی پر فدا عورتِ محسوس ہوئے پیارے

سب چھپ گئے ہیں آنکھوں کے ستارے

چلتی تھی چھری بھائی پر میں کرتی نمی فریاد

اے سیدِ سجاد اے سیدِ سجاد

بازد کو میرے جوم کے بابائے کھاتھا

ایک روز سن پازو میں باندھیں گے یہ اعدا

۳۵

میں کہتی تھی کیوں کیا میرا عبا سئ نہ ہوگا
رہ رہ کے مجھے بات وہی آتی ہے اب یاد

اے سید عباد اے سید عباد

بازو کے ٹعباسوں کے میں دیکھ رہی تھی۔
نیزہ بگا اکبر کے کمر شاہ کی حُصنی کی
ہیں زخم جو اس دل پہ نہیں ان کی ہے تعداد

اے سید عباد اے سید عباد

اے لال چلو یاں سے کہ زبیراں کا سفر ہے۔
چسار کی جگہ خاکِ نبی زینتِ سر ہے
آمادہ جفا پر یہاں ہر بانیِ شر ہے
اب اٹھ کہ تو دکھلاؤ ذرا قوتِ اُفتاد

اے سید عباد اے سید عباد

ریحان تو اس وقت فقط اتنی دعا کر
اس مجلسِ شبیر میں ہاتھوں کو اٹھا کر
اے جانِ نبی روحِ نبی سب پر ہمیشہ
محمد بن سناؤں مجھے نوحہ یہ رہے یاد

اے سید عباد اے سید عباد

۳۶
نوحی (گلزار حیدری)

ہائے غریب الوطن ہائے اسیر محض
الوداع - الوداع - الوداع
اے حسین الوداع - اے حسین الوداع
نیزے پر سر کاٹ کے ہائے چٹھا یا گیا
گھوڑوں سے پا مال تن تیسرا کر آیا گیا
لوٹ کے سب مال و زخمیہ چلا گیا
بیمبوں پہ جس قدر کرتے تھے اعدا خفا
اتنا ہی سیدانیاں کرتی تھیں آہ دُ بکا
دشمت جھائیں گونج رہی تھی صدا
باندھی جھا کاڑے شانوں میں کہیں کر رسن
چھین لی سگر روا ہو گئی بے بس بہن
کس طرح ہمشیر دے بھائی کو اپنے کفن
بالی سکتا ہے جب شمشیر نے چھینے گھر
خون بہا اس قدر ہو گیا سب کُتا تر
کہتی تھی آگ چھا وقت مدد ہے پیر

کے

منہ مکرہ می اور میرا طوق گرانبار ہے

کشت اسیر محن عابد بیمار ہے

شکر جو رد جفا مانگو تباہ

گوشتوں سے بچے صیف راہ میں چلے کرے

دب کے سدھارے جہاں ناقوں کے پاؤں تلے

ماں نے یہ داغ بھی اپنے جگر پر ہے

مگر گئی زنداں میں جب بالی سینہ قفس

رنج و الم ہو گیا آل نبی کا سوا

لاش سے لپٹی ہوئی کرتی تھی بازو بکا

ہوں گے دہیں پہ چپ اور رادر پد

ان کو سنا تا تمام اپنا یہ حال سفر

کر کے وہاں پڑ جائیں گے پھر اپنے گھر

جو کے رہا قید سے آئے حرم کربلا

بیبیوں کے بین سے ہل گیا دشت جفا

عابد بیمار کا توجہ پر سوز تھا

حاصل شہید پر جب کہ نظر جا بڑی

ہنر علی پشت سے ناقہ کے رن میں گری

کرتی ہوئی بین یہ گھٹینوں کے بل صلی

۳۸

لو جھیں گے مجھ سے جو لوگ آگے وطن میں مہم
آگے نہیں ساتھ کیوں سب بڑی نیک نام
کیے کہو گئی ہیں مر گئے سب تشنہ کام
تم پر انیس امام بنے علی کا سلام
بھائی مجھے پسند جان شہ تشنہ کام
نما صد دینِ خدا حاصلِ عا لیمت کام
فوج (گلزار حیدری)

ہائے بازارِ شام میرا بے کس امام
ایک ہی بات سجاد کو کہی گئی
نہ کہنے نہ تینٹ کہاں آگئی
ہائے بازارِ شام میرا بے کس امام

طوق کے بوجھ سے سر نہیں تھا جھکا
وجہ شرمندگی اک یہی درد تھا
جسمِ اشتیاق میں چھوٹی آگئی
ہائے بازارِ شام میرا بے کس امام

تپ رہا تھا بدن اور زنجیر بھی
 بے ردا، ہاں پھو بھی اور ہمشیر بھی
 سوچتے تھے نہ کیونکر قضا آگئی
 ہائے بازار شام میرا بے کس امام

بیبیوں کے گلے ریشماں سے بندھے
 گرد آلود بانوں سے چہرے چھپے
 شام تک کس طرح نبت زہرا گئی
 ہائے بازار شام میرا بے کس امام

وارثوں کے جنازوں پہ روئے نہیں
 حصہ عاشور کے بعد سوئے نہیں
 میندر خست ہوئی آنکھ پتھر آگئی
 (ایک تو زندان اس پر اندھیرا بہت
 اور فساد کرنے پر پھر بہت
 موت بھی اس اندھیرے سے گھبرا گئی)

ہائے بازار شام میرا بے کس امام
 سو گئی قید خانے میں وہ غمزدہ
 جس کو کاشام غریباں میں دامن جلا
 قید خانے کی اسکو زمین کھا گئی

ہائے بازار شام میرا بے کس امام
کیسے دفن میں چکڑے ہیں زنجیر میں
درد لکھتے ہیں کیا صرف تغذیر میں
دفن کرے سیکند کو ماں آگئی

ہائے بازار شام میرا بے کس امام
درد درمیان ہٹا دے میں لکھوں
خاتمہ جاں سے میرے ٹپکتا ہے خون
روح فرط اس اس غم سے ٹھٹھکی
ہائے بازار شام میرا بے کس امام

التماس

ایک سورہ فاتحہ ہر اے ایصالِ ثواب جناب مرزا عاشق حسین وسید
زہرہ بیگم والدین جناب شاہد حسین مرزا چیف انجینیئر۔ مسقط

(گلزارِ حیدری)

نوح

جہدے میں سر ہے حلق پہ خنجر کی دھار ہے
 بندہ یہ کون ایسا عبادت گزار ہے
 خاموش کیے تو میرے پرور دگار ہے
 در پر بہن ہے پشت پر قاتل سوار ہے
 اس حال میں بھی لب پر یہی بار بار ہے
 صد شکر صد شکر صد شکر میرے یارب

ہاں یہ دہی حسین علیہ السلام ہے
 تیری طرت سے جس پر درودِ سلام ہے
 سبطِ بنی ہیں یہ شاہِ عالی مقام ہے
 جس کے لبوں پہ ایک ہی کلمہ مرگ ہے
 صد شکر صد شکر صد شکر میرے یارب
 یہ وہ ہے جس کے ہاتھ میں زُلفِ رسول تھی
 میرے بچے کو جس کی ہر ایک مذہب قبول تھی
 بابا علی اسی کا تحفہ مادرِ قبول تھی
 جس کے لبوں پہ بات بھی مثلِ قبول تھی
 صد شکر صد شکر صد شکر میرے رب

۴۲

کہتے ہیں دستِ فاطمہ زہرا کے آئینے
بالا ہے چٹکی پیس کے مادر نے پیار سے
جنت سے کب شہرِ عید پہ بیٹھے خدا جیسے
شکرِ خدا میں بات وہ پھر لگوں نہ یہ کہے۔

صد شکر صد شکر صد شکر میرے یارب

اولاد والو تم ہی کر دو دل سے یہ فیصلہ
وہ شخص جس کا بیٹا ہو مشکلِ مصطفیٰ
دیکھے اسی پس کا وہ سینہ چھدا ہوا
میزہ نکالتے تھو سیستہ سے دی صدا

صد شکر صد شکر صد شکر میرے یارب

رُخ سوئے آسماں کیا خالق کو دی صدا
اصغر شہید ہو گیا۔ اکبر گزر گیا
شکر کہاں کا میسر ابراہیم نہیں رہا
پر بے کس و ملول نہ شکوہ نہیں کیا

صد شکر صد شکر صد شکر میرے یارب

نارا من تو ہو مجھ سے مجھے کب قبول
تو خوش ہو اے کریم مجھے سب قبول ہے

۴۳

قیدِ حرمِ اسیریِ زینب قبول ہے
کیا تجھ کو میری بات یہ یاد قبول ہے
صد شکر صد شکر میرے یارب
زنجوں سے چور چور تفتِ حبیب کا لال
لختِ دل علی و نبی عم سے تھا نہ ہال
چسکر پے خونِ مل کے بعد حسرتِ ہلال
کی عرضِ شہ پائے شکر ہے اے ربِ دو ہلال
صد شکر صد شکر میرے یارب

کیسے کہوں ریحان جو شہ پر گزرتی
بیٹے شہید ہو گئے بچی بچھڑ گئی
زینب و یارِ شام میں جب نئے سر تھی
نوکِ سناں سے سوئے نلک یہ بھر گئی
صد شکر صد شکر میرے یارب

ۛ

۲۳

(گلزارِ ازجیدری)

نوحہ

آؤ اکبر سہرا پابند ہو

آؤ اکبر سہرا پابند ہو

کوئی منہ بلا کے بھپا وہ

کوئی آنکھیں سر پہ چھا وہ

کوئی کاجل سر پہ لا وہ

کوئی ہمدی رنگ رچا وہ

آؤ اکبر سہرا پابند ہو

میرالال سدا آباد رہے

دل ماں بہنوں کا شاد رہے

سکھی جگ جگ یہ اولاد رہے

میرے من کی پوری قمر رہے

کوئی ناد علی دہرا وہ

پلوٹاک شہنشاہی لا وہ

آؤ اکبر سہرا پابند ہو

کوئی چادر زہرا اماں کی

کوئی پنکڑی لاؤ ماما کی

۲۵

چلو سہو آؤ اکبر کی
اکبر کے لگاؤ اب جہندی
پھولوں کی سیج سجاوہ
یہ بام و درمہکاوہ
آؤ اکبر سہرا باندھو
پھولوں کو آب کوثر سے
دھلوا کے بوڑور و قنبر سے
یہ سہرا لگا تب سر سے
جب ابرنخ سے آبر سے
عباس کا پرچم لاوہ
سائے میں اس کو بچاؤہ

آؤ اکبر سہرا باندھو

کوئی صفت کو پیغام یہو
اکبر کی بہن تم شاد رہو
آنے کی سکت ہو نو آؤ
اور نیک تم اپناے جاؤ
بھیا کے گلے گلے جاؤ
گھونگٹ دہن کا اٹھاؤہ آؤ اکبر سہرا باندھو

کہتی ہے سیکھ نہ خوش ہو کر
 دوہا جو بنے بھیا اکبر
 میں نیک میں مانگوں گی تو ہر
 سہ رکھ کے ان کے سینے پر
 حق میرا مجھے دلا وہ
 مجھے بندے لئے پہن وہ

آؤ اکبر سہرا باندھو

ناگاہ یہ دی عطف نے صدا
 نے ظلم ہوا ام بیعتی
 سینہ میں لگا کے نیزہ
 ارمان تھا جس کی شادی کا
 اکبر کو کفن پہنا دو
 زخموں سے خاک جھڑا وہ

آؤ اکبر سہرا باندھو

برہمچی ہے کلبے میں ٹوٹی رہ
 ہاتھوں میں لگی خوں کی مہندی
 تھوڑے تھوڑے ہوئے سہرے کی لڑائی
 سرور پہ قیامت کی ہے گھڑائی

۴۷
زمینب کو ہوش میں لاؤ
نو فرش عزاکا بچھو

آؤ اکبر سہرا باندھو

وہ قاصد صغرا کو یہ خبر

صغرا کو بتائے وہ جا کر

اکبر تو گئے سوئے کونز

کی سکتی ہے صغرا وہ گزر

مت ان سے آس لگاؤ

اب فاتحہ ان کی دلاؤ

آؤ اکبر سہرا باندھو

ریحان تجھے اکبر کی قسم

مت روک ابھی تو اپنا قلم

وہ بات تجھے کرنا ہے قسم

عم اہل عزاکا جس سے ہو کم

خود تڑپو اور تڑپاؤ

آؤ اکبر سہرا باندھو

(گلزار حیدری)

نوحہ

مجھ پر کیوں بند کرتے ہو پانی
کیا محمد کا پیارا نہیں ہوں

مجھ پر کیوں بند کرتے ہو پانی
کلمہ گو یو محمد کے شامی
کیا میں مہمان آیا نہیں ہوں
کیا میں زہرا کا جیا نہیں ہوں

مجھ پر کیوں بند کرتے ہو پانی
کیا محمد کا پیارا نہیں ہوں
میرا یا ہے مشکل کشا
میری مادر بھی ہے سیدہ
میرا بیٹا ہے زین العباد
میرے نانا کا کلمہ پڑھا
جس کے سائے کو تم دھونڈتے ہو
کیا میں اس کا ہی سایہ نہیں ہوں

مجھ پر کیوں بند کرتے ہو پانی
کیا محمد کا پیارا نہیں ہوں

تم نے مکتوب لکھے کئی
آیے جسد ابن علیؑ
دین کی روشنی تم ہوئی
شمسِ اسلام بجھنے لگی
تم نے چاہا تھا میں آگیا ہوں
خود مدینے سے آیا نہیں ہوں

مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی
کیا محمد کا پیارا نہیں ہوں

دسترس میں میری کیا نہیں
علم، تقویٰ، شبیعت الیقین
میرے پیروں کے نیچے زمیں
جس پر رکھیں فرشتے جبین
میں ہی سردار اہل جنان ہوں
کوئی ٹوٹا ستارا نہیں ہوں

مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی
کیا محمد کا پیارا نہیں ہوں

میری گردن یہ خنجر چلے
آگ لگتی ہے گھر میں لگے

۵۰

بنتِ زہرا کی چادر چھنے
ہاتھ دوں گا نہ اپنا تجھے
ہاتھ میرا دستِ خدا ہے
میں تو منکرِ خدا کا نہیں ہوں۔

مجھ پر کیوں بند کرتے ہو پانی
کیا محمد کا پیارا نہیں ہوں

ساتھ زہرا کی ہیں بیٹیاں
مستدم ان سا کوئی کہاں
پیا س کی دھوپ کی سختیاں
سب کے چہرے ہوئے ہیں دھواں
بیٹیاں فاطمہ کی ہیں پیاسی
صرف میں ہی پیاسا نہیں ہوں

مجھ پر کیوں بند کرتے ہو پانی
کیا محمد کا پیارا نہیں ہوں

حکم عباس کو دوں اگر
نہرے آئیں وہ چھین کر

۵۱

کربلا ہوگی زید و زبر
لاشیں تیریں گی ہر موج پر
میں نہیں چاہتا جنگ کرنا
فوج لڑانے کو لایا نہیں ہوں

مجھ پر کیوں بند کرتے ہو پانی
کیا محمدؐ کا پیارا نہیں ہوں

گو نجی دل من کی اسی صدا
شہ کو ریحان کہتے سنا
یا علی یا علی ایلیم
وقت امداد کا آگیا
میرے بچے بلکتے ہیں پیارے
پھر بھی کیا مسکرایا نہیں ہوں

مجھ پر کیوں بند کرتے ہو پانی
کیا محمدؐ کا پیارا نہیں ہوں



۵۲



صاحب ریاض
سید محمد تقی



مشرت رضوی
سید محمد ذکی
ریاض حسین
ارشاد حسین

انجمن ائمه الفقہاء

بلاک نمبر ۲۰ فیڈرل بی ایریا کراچی

تعداد ممبران دو ہزار

صدر انجمن
تقلین عباس

جو انٹ سیکریٹری
منظہر علی

جنرل سیکریٹری
سید افتخار حسین کٹھی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دشتِ بلا میں رو کر کتنی تھیں بنتِ حیدر - یا علیٰ یا علیٰ

انجن الذوالفقار

شاعر حضرت فخر الکھنوی

یا علیٰ یا علیٰ
یا علیٰ یا علیٰ

دشتِ بلا میں رو کر کتنی تھیں بنتِ حیدر
یا بامد و کو آؤ برباد ہو گیا گھر
لٹ گئی آلِ نبیؐ یا علیٰ
ہے مصیبت کی کھڑی یا علیٰ
آگِ جہنم میں لگی یا علیٰ
جہ کو گھر ہے شقی یا علیٰ

آپ ہی آئیے اعدا سے بچانے کے لیے
ہم کو گھیرے ہیں شقی یا علیٰ
زندہ نہیں بھائی عباسؑ میں نہ اکبرؑ
دشتِ بلا میں رو کر کتنی تھیں بنتِ حیدر
مر گئے پیرو جہاں یا علیٰ
کھائی اکبرؑ سناں یا علیٰ
مر گیا غنیمہ وہاں یا علیٰ
سنیے بیٹی کی فغاں یا علیٰ

۵۴

آج بے والی دارش ہیں رسن بستہ حرم
سینے بیٹی کی فغاں

یا علیٰ یا علیٰ

آتی ہے شرم بابا سر یہ نہیں ہے چادر

یا علیٰ یا علیٰ

دشت بلا میں رو کر کہتی تھیں بنت جیڈ

بابا مدد کو آؤ برباد ہو گیا گھر

یا علیٰ

مر گئے شاہِ زمن

یا علیٰ

لاش بے گورد کفن

یا علیٰ

اور ہے مجبور بہن

یونہی بازاروں میں درباروں میں جانا ہے سہیں

بازوؤں میں ہے رسن

سرننگے کیسے بابا زینب پھرے گی در در

دشت بلا میں رو کر کہتی تھیں بنت جیڈ

بابا مدد کو آؤ برباد ہو گیا گھر

ہو گیا کینا ستم

اب نہ بھائی نہ علم

ہو گئے شانے قلم

بے سہارا ہیں حرم

ناتوان عابد ہمار گر فنارِ ستم

۵۵

بے سہارا ہیں حشرم یا علیؑ
دیکھو تو بابا آکے یہ بے بسی کا منظر یا علیؑ
دشتِ بلا میں رو کر کہتی تھیں بنتِ جبر یا علیؑ
بابا مدد کو آؤ برباد ہو گیا گھر یا علیؑ
بے رواکی ہے دعا یا علیؑ
شاد ہوں اہلِ عزا یا علیؑ
گو بجھے ماتم کی صدا یا علیؑ
سر یہ ہو خاکِ شفا یا علیؑ
نوحہ خشر کا ہو مقبول نفی کی ہر صدا
سر یہ ہو خاکِ شفا یا علیؑ
ماتم رہے ہمیشہ بھائی کا میسر گھر گھر یا علیؑ
دشتِ بلا میں رو کر کہتی تھیں بنتِ جبر یا علیؑ
بابا مدد کو آؤ برباد ہو گیا گھر یا علیؑ
یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

نوحی

(انجمن الذوالفقار)

یا حسینؑ

یا حسینؑ

میری دنیا جڑ گئی بابا
کیا بتاؤں کہ کربلا آکر
کیا قیامت گزر گئی بابا

یا حسینؑ

یا حسینؑ

چکیاں پس پس کر پالا
آپ نے جس کو فاطمہ زہرا
اسکو مہماں بلا کے ماریا
ہائے میں کیوں نہ مر گئی بابا
آپ مشکل کشا ہیں اسے بابا
کیجئے مشکل کو حل پئے زہرا
دیکھو موت آپ میرا چہرہ
موت میری کد صدمہ گئی

یا حسینؑ

یا حسینؑ

قبر سے کم تو گھر نہیں ہوگا

بھائی میرا اگر نہیں ہو گا۔
 ایک لمحہ بسر نہیں ہو گا۔
 بے بہرہ اور جو گھر سہمی بابا۔
 اپنے بچوں کا کیوں کروں تاہم۔
 کم نہیں ہوتا دل سے بھائی کا غم۔
 جی نہ پاؤں تجی میں خدا کی قسم
 ہر خوشی روٹھ کر گئی بابا

یا حسینؑ یا حسینؑ

کچھ اسیری کا حال بھی سنئے
 ہاتھ شمر لیں نے عہدہ باز
 چار جانب سے دشت میں لاشے
 شام تک شنگے سر گئی بابا

یا حسینؑ یا حسینؑ

وہ سیکندہ وہ دختر شبیر
 باپ کے غم میں مغموم و دگر
 بے گئے چھین کے گہرے پیر
 خون سے پوشاک بھر گئی بابا

یا حسینؑ یا حسینؑ

۵۸

جھولا اصفہر کا بستہ بیمار
جل گیا بعد سب ابرار
دیکھے ہر سمت حسرتوں کے مزار
جس طرف بھی نظر گئی بابا
یا حسینؑ

وہ قطاریں سود کی نیروں پر
کہیں قائم کہیں علی اکبر
ایک نینرے رہتا سراصفہ
دل پہ یہ کیا گزر گئی بابا
یا حسینؑ

اپنے بھیا کو جب نہ یاد بھی
سونا گھر ہائے کیسے دیکھو گی
موت آجائے تو یہ سمجھوں گی
میری قسمت سنو رگنی بابا
یا حسینؑ

کیسے ریحانِ اعظم سے لکھوں
دل سے ہوا شدتِ الم سے خوں

جب تصور میں یہ صدائیں سنوں
آج زینبؓ بلکہ گئی بابا۔۔۔
میری ونیا اجڑ گئی بابا۔
یا حسینؑ یا حسینؑ

پہنہ کامیاب وظائف

- (۱) وظیفہ برائے دفعہ شمر اور نجات دشمنان
یا قاهر العدو یا ولی الولی یا مظهر العجائب
یا هر قضی علی۔ (۱۰ مرتبہ دن میں کسی بھی وقت تلاوت کیجئے)
- (۲) وظیفہ برائے کامیابی امتحان و طلب کسی چیز۔۔۔۔۔ کے
یا عنریز یا عظیم یا عتی
۵۰۰ مرتبہ تلاوت کیجئے۔
- (۳) کسی امر میں رکاوٹ پیش ہو تو۔۔۔۔۔
یا مولاتی یا فاطمہ داغی ثانی
۵۱۰ مرتبہ تلاوت کیجئے۔
- (۴) پریشانی اور خسار حالات کو صحیح کرنے کے لئے۔۔۔۔۔
صبح۔ یا حافظ یا علی مدد ۱۰ مرتبہ
- شام۔ یا فاطمہ داغی ثانی
۵۱۰ مرتبہ
- (۵) ایک تسبیح سرور اور ہر نماز کے بعد پڑھیے
وَجَلَّ قَدْرُ جَنِّهِمْ

فوجی

(انجمن اہل انقلا)

مولائے کائنات ہیں مشکل کشا علیؑ
نفسِ خداے پاک ہیں شیرِ خدا علیؑ
لیتا ہوں سب سے پہلے خدا اور نبی کا نام۔

آتا ہے پھر زباں پر مولائے کا نام
میری نماز سجدہ میرا اور دعا علیؑ
مولائے کائنات ہیں مشکل کشا علیؑ۔

حسین کے پدر ہیں اور شوہرِ قبول کے
ہر لمحہ ساتھ ساتھ رہے جو قبول کے
دو لفظ ہیں زباں پر مری مصطفیٰ علیؑ

مولائے کائنات ہیں مشکل کشا علیؑ
نفسِ خداے پاک ہیں شیرِ خدا علیؑ

ہوتے ہوئے خدا کے بہت سے خدا بنے
دعویٰ غلط غلط کئے اور مصطفیٰ بنے

پیدا ہوا نہ کوئی کبھی دوسرا علیؑ
مولائے کائنات ہیں مشکل کشا علیؑ
نفسِ خداے پاک ہیں شیرِ خدا علیؑ

عادت سی پڑ گئی ہے کہ مولا علیؑ مسدود

غیبر میں جب رسول نے دی ہے صلا علی

مولائے کائنات ہیں مشکل کشا علیؑ

نفسِ خداے پاک ہیں شیر خدا علیؑ

کعبے میں کوئی پہلے نہ آیا نہ ان کے بعد

اعزازِ لا فتی کا بھی پایا نہ ان کے بعد

حاصل ہوا کسی کو نہ یہ مرتبہ علیؑ

مولائے کائنات ہیں مشکل کشا علیؑ

نفسِ خداے پاک ہیں شیر خدا علیؑ

مولا علیؑ کا نام مناجات کی طرح

نادِ علیؑ کا سنن ہے آیات کی طرح

عقبیٰ میں بھی نجات کا ہے رستہ علیؑ

مولائے کائنات ہیں مشکل کشا علیؑ

نفسِ خداے پاک ہیں شیر خدا علیؑ

یاد خدا ہیں آخری سجدہ گواہ ہے

معصومیت پہ مسجد کوفہ گواہ ہے

بیواؤں بے کسوں کا تھا اک اسرا علیؑ

مولائے کائنات ہیں مشکل کشا علیؑ

نفسِ خداے پاک ہیں شیر خدا علیؑ

مسجد کی بہت روتے حیئن و سن پلے
سر پٹیتے غریب بہ رنج و محن پلے
مارے گئے نماز میں شیر خدا علیؑ

مولائے کائنات ہیں مشکل کشا علیؑ

نفسِ خداے پاک ہیں شیر خدا علیؑ

بہہ کر علیؑ کا خون سوئے کر بلا چلا
تاراج ہوگی آکے جہاں آلِ مصطفیٰ
بے مین تیرے خون سے ہے کر بلا علیؑ

مولائے کائنات ہیں مشکل کشا علیؑ

نفسِ خداے پاک ہیں شیر خدا علیؑ

عشر تیرے امام ہیں بارہ امام ہیں۔

یہ وہ ہیں جن کے سارے فرشتے غلام ہیں

مولائے کائنات ہیں مشکل کشا علیؑ

نفسِ خداے پاک ہیں شیر خدا علیؑ

کتاب: شہد دوا بھی ہے غذا بھی علیہ السلام
مولانا محمد ولی خان

تمام بیماریوں کا علاج شہد سے کیجئے۔ ایک ناباب کتاب

نوحہ

(الحجۃ الیہ والنقار)

اے علی اکبرؑ

اے علی اکبرؑ

اے علی اکبرؑ

شبیبہ پیمبر اکبرؑ فرج بڑ میدان -

یہ سبط پیمبرؑ کی بیلنی کی کمائی ہے

کیا مادر اکبرؑ نے تقدیر یہ پائی ہے

خیموں میں بیاماتم اے میرے جوان اکبرؑ

فرج بڑ میدان

جو تازوں کا پیالا ہے اٹھارہ برس والا

بیلنی کا دلا را ہے اٹھارہ برس والا

خیموں میں بیاماتم اے میرے جوان اکبرؑ

فرج بڑ میدان

سوچا بھی نہ تھا ماں نے یہ دن کبھی آئے گا

مرنے کے لئے اکبرؑ میدان میں جاے گا

خیموں میں بیاماتم اے میرے جوان اکبرؑ

فرج بڑ میدان

۶۴

کھائے گا کیلچہ پر جس وقت سناں اکبر
یہ تیسری خبر سن کے مر جائے گی ماں اکبر
خیموں میں بیاماتم، اے میرے جوان اکبر
ذبح نہ میدان

بیسر قی سے نفاہت ہے اور سبب طعنبہ، میں
فسر زندگی میت ہے اور سبب طعنبہ، میں۔
خیموں میں بیاماتم، اے میرے جوان اکبر
ذبح نہ میدان

بھڑکوں بجائے گا، کوئی تجھیں نہکا ماور
چھینیں گے نعیں آگے جب سرے میرے چادر
خیموں میں بیاماتم، اے میرے جوان اکبر
ذبح نہ میدان

بیٹا نہ کسی کا یوں مر جائے جوانی میں
ماتم کی صدا اٹھیں ہیں دریا کی روانی میں۔
خیموں میں بیاماتم اے میرے جوان اکبر
ذبح نہ میدان

۷۵

زہر کی تمنا ہے پڑھتے ہی نفی نوحہ
ہم شکل پیچیدہ کا مشبیئر کو سے پڑے
نیچوں میں بیا ماتم اے میرے جواں اکبر
ذبح ہا میدان

مل جائے جو اکبر کی دہلیسز مجھے فتنہ
دن رات پڑھوں نوحہ یہ خاک پیر رکھ کر
خیوں میں بیاماتم، اے حیرے جواں اکبر
ذبح ہا میدان

مہنوں کیلئے نیا کتاب

آداب انگلشیہ کی قیمتی مشرک پتھر اور شاد آداب المومنین
حضرت علی علیہ السلام مولفہ محمد وصی خان
اپنے نام کا قیمتی پتھر خود نکالیں۔ زندگی کو خوشگوار بنانے کے لئے
دشمنوں کے شر و نظر بد سے محفوظ رہنے کے لئے نیکیت کتاب ہذا کی مدد سے
خود معلوم کیجئے۔ اپنی انگلشز میں خیر و برکت کا نیکیت لکوائیے اس کے علاوہ
بہت سی مشرک دعا میں اور عملیات بیشمار معلومات حاصل کریں۔
قیمت کنیا بیس روپے

(الحمد للہ العالی)

نوحی

غازی علمدار، غازی علمدار

غازی علمدار، علمدار علمدار

اے شاہ شہید کے وفادار علمدار

غازی علمدار، علمدار علمدار

وہ پیاس وہ گرمی وہ ترائی سے بغاوت

وہ وہ مہینے سے وہ پیاسوں سے محبت

وہ ضبط کے بندھن میں بندھی نیری شجاعت

ہو گا نہ کوئی تجھ کیس صاحبِ ایتار

غازی علمدار، غازی علمدار

سقا ٹی سبکدہ کی غلامی شہ دین کی

قیصے میں ترائی تھی مگر پیاس وہی تھی

دینا نے مگر شان علمدار یہ دیکھی

غازی علمدار، غازی علمدار

وہ نام کہ جس نام میں اک زیر نہیں ہے

مشکل میں پکاریں تو کوئی دیر نہیں ہے

جہاں سادینا میں کوئی شبہ نہیں ہے

۶۷

وہ غیض نہیں آجائے تو گیتی کو الٹ دے
دیا تو کجی کفر کی بستی کو الٹ دے
بدست حکومت کی وہ مٹی کو الٹ دے
بہر دشمن شبیر کی گردن پہ ہے تلوار
غازی علمدار، غازی علمدار
آقلہ ہے یہ ایسا کہ غلامی پہ کرے ناز
شبیر کی آواز سے ادبچی نہ ہو آواز
لے جس کے پھیر سے ہے ہوا قوت پر داز
وہ صاحبِ تسلیم و رضا صاحبِ کردار
غازی علمدار، غازی علمدار
رو کے ہوئے تلوار کو حکم تہ دیں سے
مشیکزہ لگائے ہوئے بچی کا جہیں سے
نہ موت کا خطرہ نہ کوئی فوج یعنی سے
بے خوف وہ جید کی طبع سے برسرِ بکار
غازی علمدار، غازی علمدار

بازو جو کئے دانتوں میں مشیکزہ دبا کر
نوک شمش تمہی پہنچ جاؤں سرِ خیمہ سرور

۶۸

افسوس کہ بگڑا تھا کچھ اس طرح مقدر
 گھوڑے سے گرا ریت پر شبیئر کا غم خوار
 غازی علمدار، غازی علمدار
 مشکیزے سے بہتے ہوئے پانی کو جو دیکھا
 عباس کی آنکھوں سے بہا خون کا دریا
 یاد آگئی بھڑکتے ہوئے بالی سکیسنہ
 جلتی ہوئی ہر سانس تھی شیر شرابار
 غازی علمدار، غازی علمدار

آقا ہی کہا بھائی کو مصائی نہ پکارا
 شبیئر نے سمجھا جسے آنکھوں کا استدلا
 طوفانِ غم ورنج میں زینتِ صبح کا سپہدار
 جو دھوپ کی شدت میں دہلے سایہ دیوار
 غازی علمدار، غازی علمدار

رحیمان بھی اشکِ فشانے کا سبب ہے
 تنہا ہیں حرمِ شامِ غربیاں میں غضب ہے
 معصوم سکیسنہ! یہ قیامت کی تشبہ ہے
 کانوں سے لہو بہت ہے نیلے ہوئے رخسار
 غازی علمدار، غازی علمدار

نوحہ

شبیر جان احمد مختار الوداع
جانِ بَولِ وحیدِ کرار الوداع
الوداع یا حسین الوداع
الوداع یا حسین الوداع
بہر گھر میں عز خانے سے تھے مرے آقا
آ جاتی تھیں بڑے سے کئے فاطمہ زہرا
کس دل سے کہیں تم کو عزادار الوداع
شبیر جان احمد مختار الوداع
جانِ بَولِ وحیدِ کرار الوداع
الوداع یا حسین الوداع
بھوئے ہیں نہ بھولیں گے تیری تشنہ دہانی
وہ خشک گلا اور وہ خنجر کی روانی
بے گوردکن لاشہ ابرار الوداع
شبیر جان احمد مختار الوداع
جانِ بَولِ وحیدِ کرار الوداع
الوداع یا حسین الوداع

آتی ہیں خیالوں میں جو زنجیر و بندیاں
وہ عابدِ عزیز و بیمار و ناتواں
اے بیکسوں کے قافلہ سالار الوداع
شبیر جان احمد مختار الوداع
جہان بول بول جسدر کرار الوداع
الوداع یا حسین الوداع
کھوادیے، جن ہاتھوں کو ترک کیا پانی
وہ مشک سیکھتے، وہ علم تیری نشانی
سد تاج و فیض کے علم دار الوداع
شبیر جان احمد مختار الوداع
جہان بول و جسدر کرار الوداع
الوداع یا حسین الوداع
دیتا ہے علم ثانی زہرا کو سلامی،
اب سر نہ اٹھائیں گے کبھی کوئی دشامی
اے حضرت شبیرؑ کی علم دار الوداع
شبیر جان احمد مختار الوداع
جہان بول جسدر کرار الوداع
الوداع یا حسین الوداع

۴
زخموں سے بدن چور وہ لاشوں کا اٹھنا
ہاتھوں سے لحد اصفیٰ ناداں کی بنا
اے خستہ جگر پیکر ایشیا الوداع
شعبیہ جان احمد مختار الوداع
جان بٹول و حیدر کرار الوداع
الوداع یاسین الوداع
حق آپ کا کیا ہو گا ادا اہل عزائے
ما تم بھی جو کرتے ہیں تو زبیرا کی دغا سے
اے خستہ رہن بے کس و لاچار الوداع
شعبیہ جان احمد مختار الوداع
جان بٹول و حیدر کرار الوداع
الوداع یاسین الوداع
مختار کی جو ہوشافغ مختار سے ملاقات
مختار میں انھیں پیش کروں تو جوں کی سوغات
رودر کے کہوں احمد مختار الوداع
شعبیہ جان احمد مختار الوداع
الوداع یاسین الوداع

۷۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

صاحب ذوالفقار المدد

ایک سورۃ فاتحہ برائے ابصار ثواب

سید علی عباس رضوی عرفی بٹے بھائی

(دھنی مان)



سید جعفر زیدی سید باقر زیدی سید ارمان عباس رضوی

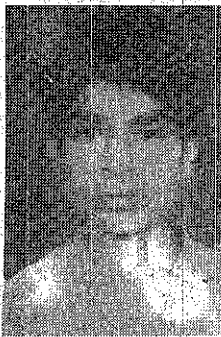
انجمن ذوالفقار حیدری

جعفر طیار برانج

قعدہ مہران - 3060

فوج

یہ ماتم صدار ہے اور اس سے سوار ہے
یہ فرش عزائے سبط نبیؐ تا محشر کھچا رہے



اٹھتی ہے اٹھتی ظلمت کی گھٹ
سو کتنی ہی تاریک فضا
سمجھنے نہ پائے سمیع عزا
کتنے ہی اٹھیں طوفان مگر
روشن یہ دیا رہے

یہ ماتم صدار ہے اور اس سے سوار ہے۔

کب نسل بڑھے اک نسل بڑھے
اک سمیع بجھے اک سمیع جیسے
شبییر کا ماتم مورتا رہے
نسل بعد نسل یوں ہی
جساری یہ حسلہ ہے

یہ ماتم صدار ہے اور اس سے سوار ہے

کٹتے رہیں سہ لٹتے رہیں گھر
دھاتی رہے دنیا ظلم مگر
چھوٹے نہ شبییر کا درہ

شبیر کے دم سے عالم کا ہر گوشہ بجا رہے
یہ ماتم صدار ہے اور اس سوار ہے
غجوار شاہِ ابرار ہیں ہم
باطل کے لئے تلوار ہیں ہم
تاریخ کا وہ مکر دار ہیں ہم
مر سکتے ہیں مٹ سکتے نہیں
دشمنوں میں ڈرا رہے

یہ ماتم صدار ہے اور اس سے سوار ہے
ہم چلتے رہے طوفانوں میں
بستے رہے غلوں کی دھاروں میں
چنوائے گئے دیواروں میں
خود مٹ گئے باقی ظلم مگر
ہم اہلِ عزا رہے

یہ ماتم صدار ہے اور اس سے سوار ہے
خونِ دل سے ہاں اہلِ عزا
ہر موڑ سے تابہِ اکبر و بلا
ردِ شن رکھو ایک ایک ذرہ

ہر آنے والے حُر کے لئے
یہ رستا کھلا رہے

یہ ماتم صدار ہے اور اس سے سوار ہے

گتتوں کے چہرے اتر گئے

یہ حکم جب آیا جس جس کے

مسجد میں ہیں کھلتے دروازے

سب بند ہوں بس ایک زہرا کا

دروازہ کھلا رہے

یہ ماتم صدار ہے اور اس سے سوار ہے

تھک ہار کے شکر لوٹ آیا

سرمہ مار کے خیمہ سیر نہ ہوا

دی ہنس کے صدا اصدائے کلمہ آ

اے دستِ خدا اور خیمہ کے

ہیں تجھے بھلا کر ہے یہ ماتم صدار ہے اور اس سے سوار ہے

سو کئے ہوئے لبِ گلِ من کی صدا

تارِ پنج بھلا سکتی ہے بھلا

کیا عالمِ غربت ہے بخدا

ہے کوئی ستم سہہ کراتینہ
راہنی بہ رضا رہے۔

یہ عالم صدار ہے اور اس سے سوار ہے

فوج

دختر شبیر کی تشنہ دہانی دیکھ کر
خون آنکھوں میں اتر آتا ہے پانی دیکھ کر
دونوں ہاتھوں سے جگہ کو تھام کر تڑپے۔ حسین
خاک میں ملتی عسکر کی نشانی دیکھ کر
پانی پانی ہو گئیں دریا کی موجیں شرم سے
حضرت عباس کی آنکھوں میں پانی چھڑکا
تک رہے ہیں پیار سے بیٹے کی صورت کو حسین
موت روتی ہے سرہانے نوجوانی ہو دیکھ کر
سہمٹکتی ہے بہن جیسے میں روتے ہیں حرم
علاق شاہ و دیں پہ پنجبہر کی روانی دیکھ کر
ہائے کیا تبتلائیں کیا گزری دل شبیر ہر
ٹھوڑے کی ٹاپوں میں بھائی کی نشانی دیکھ کر
خشک ہونٹوں پر پھرائی جب زباں بے شیر نے
رو دیا شکر ادا سے بے زبانی دیکھ کر

خون

صغیر نے خط میں لکھا کہ زہرا کے دل و جاں
آداب بجالاتی ہے، بیٹھی شہرِ دیشاں
امٹاں کی جہدائی نے میرا چین ہے ٹوٹا
حضرت کی جدائی ہے میرے قاتل کا ساماں
میں کون تمہاری سوں صبیوں یا کہ مردوں میں
اے ابھولنے والوں میرا کوئی نہیں پرساں
بھیٹ اعلیٰ اکبر تو مجھے بھول ہی بیٹھے
کیا آپ بھی بیٹی کو بھول بیٹھے چچا جاں
آنا مر تو آجاؤ ابھی حبان ہے باقی
صورت کو ترستے ہیں میرے دیدہ حیراں
فرمایے اکبر سے میری سمت سے بابا
بھیا یہ بہن آپ کی کچھ دن کی ہے مہماں
حسرت ہے کہ اکبر کی بلا لے کہ مردوں میں
منگامِ نذرانِ آپ کے ہاتھوں میں ہو دامان
ہاتھوں پہ چچا جان کے ہو میرا جہازہ
کاندھا میرے تابوت کو دیں اکبر دیشاں

۸
افسوس کہ تب پہنچا مگر قاصدِ صفیر کا
جب لٹ چکا تھا قافلہ سرورِ دیشاں
سیمنہ پہ سناں کھائے پڑے تھے غسلِ اکبر
ہاتھوں کو کٹائے تھا پڑا بازوئے سلطان
ایک تیرس پہلو غسلِ صفیر کے لگا تھا
تربت پہ بکا کرتے تھے بیٹھے شہہ دیشاں
خط پڑھ کر جگر پھٹ گیا فیر زندہ ہی کا
قاصد سے کہا یاں ہے میرے قتل کا سامان
عباسؑ و علیؑ اکبرؑ وقتِ شتم گئے مارے
نیروں کا شتم جھیل گیا اصفہرِ ناداں
میں تین شبِ دروز کا پیسا سا اسی مروں گا
پانی پہ میری فساتحہ دلوانا میری جاں
اب ساتھ دعا میں ہیں ہمارے میری اصفہر
اب تیرا خدا حافظ و نا صدمہ میری جاں

نوحہ

قافلہ جارہا ہے وطن کے لئے
کہلا رہی قیامت کا ایک شوہے

قافلہ جا رہا ہے وطن کے لئے
کوئی روتی ہے اپنے جواں لال کو
رو رہی ہے کوئی کم سخن کے لئے

اپنی بربادیوں کو گوارہ کیا
خون میں ڈویے گلوں کا نطفہ رہ گیا
دے دیا فطرت کا بھرا گلستاں
کر بلا تیسرے اجڑے جمن کے لئے

قافلہ جا رہا ہے وطن کے لئے
فصلِ ظالم کبھی قید خانہ کبھی
نوکِ نیرزہ کبھی تازیانہ کبھی
کون سی تھی اذیت جو دی نہ کسی
ہر جفائی اسیرِ محن کے لئے

قافلہ جا رہا ہے وطن کے لئے
جب چلے تھے مدینے سے سب ساتھ تھے
عون و جعفر تھے اکبر تھے عباس تھے
جا رہی ہوں مدینے تو کوئی نہیں
اب مصیبت فقط ہے بہن کے لئے

۸۰
قبر کا سم ہے یوں محراب بھو بھی
تیری شادی کچھ اس طرح بن میں ہوئی
کوئی سہسک کا بھی بھول باقی نہیں
ورنہ بے جاتی قبر حسن کے لئے

قافلہ جا رہا ہے وطن کے لئے
کوئی چادر نہ تھی کیسی بے داد تھی
ہاتھ ہوتے ہوئے بھی نہ آزاد تھی
کسبئی مجبور کر دی گئی مہن بہن
اپنے بھائی کے دفن و کفن کے لئے

قافلہ جا رہا ہے وطن کے لئے
نوحہ

زینبؓ یہ دعا کرتی تھیں ہر ایک دعا میں
یا رب ہوں میرے لال فدا کر بے بلا میں
زینبؓ یہ دعا کرتی تھیں ہر ایک دعا میں

بچ جائے میرا بھائی میرے لال گدہ ج میں
یا رب ہوں میرے لال فدا کر بے بلا میں
اجر طے نہ چمن فدا طے کا دشت بلا میں
زینبؓ یہ دعا کرتی تھیں ہر ایک دعا میں

بڑھ بڑھ کے کیلچے پہ سناں کھائیں تو خوش ہوں
یار ب ہوں میسرے لال فد اکرب بلا میں
نام ان کے رقم کر دے ٹہیسداں و فسا میں
سینوں پہ سناں کھا کے گریں خاک پہ بس دم

اجڑے نہ چین فاطمہ کا دشت بلا میں

خوش ہو کے کروں سجدہ شکرانہ ادا میں
زمینبؑ یہ دعا کرتی تھیں ہر ایک دعا میں
مقبول ہوئیں زمینبؑ مضطر کی دعا میں
اجڑے نہ چین فاطمہ کا دشت بلا میں
زمینبؑ کے پسر مارے گئے کرب و بلا میں۔

زمینبؑ یہ دعا کرتی تھیں ہر ایک دعا میں

ٹھہرو سوز زمینبؑ سے ردا چھیننے والوں
قطمیر کی بیٹی ہوئی آیت ہے کدو میں
زمینبؑ یہ دعا کرتی تھیں ہر ایک دعا میں
تا شام کھلے سرگئی احمد کی نواسی
اجڑے نہ چین فاطمہ کا دشت بلا میں
سراپنا جھکائے ہوئے خالق کی رضا میں

زمینبؑ یہ دعا کرتی تھیں ہر ایک دعا میں۔

نوحہ

مصیبت کی گھڑی اور شام کے بڑھتے ہوئے سائے
 ترپتی رہ گئی ماں اور علی اکبر نہیں آئے
 گزر جانا ہی لکھا ہے جوانی میں اگر یا رب
 گزرتے سے علی اکبر سے پہلے ماں گز جائے
 وہی اندازہ کر سکتا ہے دردِ قلبِ بیسلی کا
 نظر کے سامنے جس کے جواں بیٹا شاں کھائے
 جوان کی لاش پیری میں اٹھانا ک قیامت ہے
 یہ دن اللہ دینا میں کسی کو بھی نہ دکھلائے
 از سر تا پاؤں زخمی ہو گیا محنتِ دل دھرا
 لعینوں نے تنِ سرور پر اتنے تیر بربائے
 اھنیں تو خاکِ دشتِ کربلا میں خون ہونا ہے
 کوئی بیسلی سے کہہ دے زلفِ اکبر کو نہ سلجھائے
 زمیں تھرا گئی اکبر کا لاشہ رکھ کے ریتی پر
 حسین ابن علی جب شکر کا سجدہ بجالائے
 صدائیں کربلا سے شام تک دیتی گئی مادر
 نہ آنا تھا علی اکبر کو اور اکبر نہیں آئے

میں ذاکر ہوں حسینؑ ابن علیؑ کا یہ دعا کیجئے
شرف یہ نسل سے میری قیامت تک نہیں جاوے

نوحہ

شاعر _____ حاتم کھنوی

بولی صغرا پدر نہیں آتے
کیا کروں چارہ گر نہیں آتے

بے سبب اشک بھر نہیں آتے
زخم دل کے نظر نہیں آتے

دل سے رُور کے کہتی تھی صغرا
شاہ آتے نظر نہیں آتے

دل ہوا ٹکڑے دیکھ کر جھولا
ماں کو اصغر نظر نہیں آتے

کر بلا آئے تھے جو نیرب سے
وہ مافر نظر نہیں آتے

ماں پکاری رضا ملی تو چلے
علی اکبر ادھر نہیں آتے

شاہ کہتے تھے رات ہو گئی کیا
رن میں اکبر نظر نہیں آتے

۸۴

جائیں جو چھوڑ کر وطن حساد
کیا مسافر وہ گھر نہیں آئے

فوج

سرد رود اور ہر سلام
مادر حسین تیرے نام

زوجہ علی سر بلند
فاطمہ عظیم وار جنت
جس کے آستانے پاک کے
قدسیان عرش ہیں غلام

سرد رود اور ہر سلام
مادر حسین تیرے نام

ہاں وہ فاطمہ وہ فاطمہ
آرزوئے قلب مصطفیٰ
جس کے لاؤئے حسن و حسین
جس کی بیٹیاں فنک مقام

سرد رود اور ہر سلام
خواہر حسین تیرے نام

۸۵

ہردرد اور ہر سلام

دختر حسین تیرے نام

شہر کبریا کا واسطہ
تجھ کو مصطفیٰ کا واسطہ
ہنت شاہ کے گھر نہ چھین
مبتلا و غم ہے تشنہ کام

ہردرد اور ہر سلام

دختر حسین تیرے نام

کٹ رہا تھا حلق شاہ دیں
بیل رہا تھا خنجر لعین
لبہ لبہ آب دیکھتی رہیں
ٹٹ گئے حرم جلے فیام

ہردرد اور ہر سلام

دختر حسین تیرے نام

انقلابِ وقت دیکھئے
امتحانِ مبر دیکھئے
سرخیلے رسول زادیاں
اور اہل شر کا اثر دھام
ثانی جناب سیدہ
اللہ اللہ تیرا حوصلہ
خوب کی حفاظت حرم
بعد قتل میسر انعام

۸۶

بی بی تنم اٹھائیں ہیں بہت
دل پرے داغ کھائیں ہیں بہت
نہجہ پر اے حسین کی بہن
ہو گئیں مصیبتیں تمام

ہر درود اور ہر سلام
خواہر حسین تیرے نام

دولت رسول لٹ گئی
دختر رسول لٹ گئی
بھن گئیں ہروں سے چادریں
بل گئے حسین کے پیام

میتیں پڑی ہیں بے کفن
کیا کرے حسین کی بہن
بے کسی اور ایسی بے کسی
شام اور کر بلا کی شام

ہر درود اور ہر سلام
خواہر حسین تیرے نام

کر بلا میں اپنے دل ربا
عون اور محنت جری
کر دیئے حسین پر فدا
ہو گئے شہید شمع کام

خوفنا

تاجدار امامت و صبی نبیؐ

علیؑ ہے علیؑ

بعد ختم رسل لائق سردری

علیؑ ہے علیؑ

بات یہ تو بہت ہی ہے آسان سی

کیا کریں مصطفیٰؐ کو نہ سمجھے کوئی

صاف الفاظ میں کہہ رہے ہیں نبیؐ

میں ہوں جس کا میرے بعد اس کا دل

علیؑ ہے علیؑ

گو نجبی تھی صدرن میں جب امر کی

آئے مد مقابل میسر ہے کوئی

دیکھ کر سورماؤں کا چہرہ نبیؐ

سوتج میں تھے کہ حیدر نے آواز دی

علیؑ ہے علیؑ

ہوں تو لے کر گئے دن کو شکہ سبھی

جنگِ خیبر مگر فتح ہو نہ سکی

اب چلا ہے علم کے کرایہ جبری
خاک ہو جائے گی مرجی انتہری
علیٰ ہے علیٰ

حکم معبود سے توڑنے بت کدہ
جب چلے سوئے کعبہ حبیب خدا
آگے پیچھے سبھی تھے مگر یہ بت
دو شش احمد ہے معراج کس کو ملی
علیٰ ہے علیٰ

تسبیح فاطمہ کی اہمیت

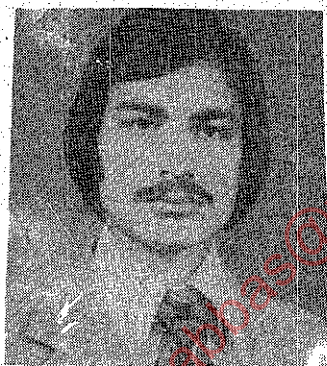
یہ ایک عظیم اور مقبرہ دعا ہے جسکو سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیاوی
بریں بنوں اور تکالیفوں سے نجات کے لئے اپنی نحت جگر خاتون خنت بی بی فاطمہؑ
مسلم اللہ علیہا کو امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی موجودگی میں
تعلیم فرمائی تھی۔ پیاری بیٹی اگر تم یہ دعا پڑھتی نہ ہو گی تو ہر قسم کی برائیوں سے محفوظ رہو گی
اگر اس عمل سے بہتر اور عمل ہوتا تو اللہ کا رسول اپنی بیٹی کو تعلیم فرماتا۔
بی بی زہراؑ اس عمل کو اپنا روز کا معمول بنایا تھا۔ سچے کھٹار ہی ہیں۔ چکی پیس
رہی ہیں گھر کا کام کر رہی ہیں جب دیکھو جس وقت بی بی زہراؑ سلام اللہ علیہا میں اور اسی
تسبیح کا ورد ہے۔

فوجہ

ہر پل ہر ساعت ہر دم
ما تم ہاں شدہ کا ماتم
جب نام شبیر لیا
بھول گئے دنیا کے غم
پہنچے لاشے اکبر پر
گرنے پرٹے شاہ ام
لے آئے ہیں مقتل سے
لاشے اکبر شاہ ام
لودہ کنارے نہر ہوئے
بازوئے عبا س قلم
ترہے خون سے غازی کے
مشیکنز کے ساتھ علم
تشنہ باپ کے ہاتھوں پر
تور دیا ہے شبیر نے دم
بھائی کے قدموں پر یوں
تور دیا بھائی نے دم
آتی ہے ایک بی بی کی
آواز گریہ پیہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حسینیت
سرپرست: سید حسین احمد، شاعر انجمن: عکرمہ حسین اسم
سابق صدر انجمن: محمد دہی خٹک
صدر تنظیم عزرا جبریل سید خروت حسین رضوی



انجمن ناصرا لکھنؤ

لفرزون کراچی
تعداد ممبران

۲۰۵۵ دو ہزار

نوح

علیہ السلام

وطن سے شہ کو یہ صغرانے خط میں لکھا
کہ انتظارِ مسلسل کی انتہا کیا ہے
گھری ہوئی ہوں تنہائیوں کے شعلوں میں
وہاں تو آپ کے ہمراہ سارا کنبہ ہے
نظر کرو اور کوئی آرزو نہیں لیکن
بس ایک آپ کے دیدار کی تمنا ہے
خبر تھی آپ کو بیمار و ممتا تو ان بھی ہوں
پھر آپ سے کچھ لے کر کادل پر صدمہ ہے
یہ حال اب تو ہے بابا مری نقاہت کا
ہر ایک سانس مجھے آخری سا لگتا ہے
بچھڑ کے آپ سے زندہ رہوں گی میں کیسے
یہ سوتلے سوتلے کے دل اور بھی تڑپتا ہے
کہا تھا وقت جبہ ائی یہ مجھ سے اکبر نے
میں لینے آؤں گا تم کو یہ میرا وعدہ ہے
بہت سستا ہے اصغر کی یاد بھی مجھ کو
مجھے بتائیے بابا کہ وہ بھی کیا ہے

۹۷

یہ خط کو پڑھ کے دیا سب کا مصطفیٰ نے جواب
اے میری لاڈلی بیٹی تجھے خبر کیا ہے
سدا ہمارے خلد کو اکبر جگر پر کھا کے سناں
تمہارے بھائی تے وعدے کو یوں نبھایا ہے
میں حال کیسے لکھوں اب تمہارے اصف کا
کہ میرے ساتھ ہیں وہ تین دن کا پیاسا ہے
رہے نہ عون محمد نہ فاسم و عباس
تمہارا باپ بھی مہمان چند پل کا ہے
مجھے یقین ہے اسلم کہ تجھے ہے یہ نوہ
جناب و ناظمہ زہرا نے کہا وایا ہے

خود

توقیر حسین زیدی

غمزدہ ہے تمہاری ماں اکبر
ڈھونڈے تم کو کہاں کہاں اکبر
بوے شہ آؤ میری جان اکبر
موجسی صبح دو اذال اکبر
کیسے اٹھے حسین سے میت
صغیف پیری ہے نوجواں اکبر

اپنے بھائی کو دیکھ لو صغیر
پھر نہ کہیں گے اب یہاں اکبر
ماں ہے زندہ بیان کرنے کو
حسرت و غم کی داستان اکبر
اب نہ عباس ہیں نہ ہیں شیئر
بند ہو گئی میری ریاں اکبر
لانے بکھرے تھے مقتل میں
پسند تاروں کے دریاں اکبر
دیکھتے تھے سوئے نجف شہر
جب رگڑتے تھے ایڑیاں اکبر
کربلا کی طرف چلو تو قیصر
اللہ رکھے ہیں یاساں اکبر

نوحی

عَلَمُ الدِّينِ حُسَيْنِ اَم

کہا بانو نے مجھ کو چھوڑ کے اصغر نہ تم جاؤ
کہاں ڈھونڈے گی تم کو غمزدہ مادر نہ تم جاؤ
ابھی تو گھٹیوں بھی ٹھیک سے تم چل نہیں سکتے
ابھی سے توڑ کے بیٹا دل مادر نہ تم جاؤ

(تَنْظِیمِ الحِیَی)

نوح

رو رو کے یہ بھی نہ کہا آئیے عمو
آجائیے آجائیے عمو

کیوں دیر مورتی نہس رہا بتلائیے عمو

آجائیے آجائیے عمو

بن آپ کے یہ اہل حرم جی نہ سکیں گے
بے آسرا کر کے نہ ہمیں جانیے عمو

آجائیے آجائیے عمو

اماں سے بہلتا نہیں اب اصرار ہے سر

آپ آئیے آکر اُسے پہلائیے عمو

آجائیے آجائیے عمو

چھینکے عدد سگر رد ماریں گے درے

ہم کس کو پکاریں گے یہ بتلائیے عمو

آجائیے آجائیے عمو

اُسے میں عدد آگ لئے گھر کو جلانے۔

یہ مجھ کو نہ ماریں انھیں سمجھائیے عمو

آجائیے آجائیے عمو

یہ لوگ جو کانوں سے گھر چھین رہے ہیں
 ہم آلِ بنیٰ ہیں انھیں سمجھائیے عمو
 آجیئے آجیئے آجیئے عمو
 دلوایئے زیرب کی ردا اہل جفا سے
 رسمی میری گردن سے بھی کھلوائیے عمو
 آجیئے۔ آجیئے آجیئے عمو
 بیریوں میں کیوں چھوڑ گئے کچھ تو ہتھوڑ
 کیوں روٹھ گئے ہم سے قزاقیئے عمو
 آجیئے آجیئے آجیئے عمو
 ریکان جگ چھٹتا تھا ہچی کی فٹوں سے
 جب کہتی تھی ملکہ چلے آئیے عمو
 آجیئے آجیئے آجیئے عمو

نوحہ
 آنظیم الحینیٰ

دن ڈھل رہا ہے پیاسی سکنہ اداں ہے
 مشک و علم کی اب بھی بیٹیوں کو آس ہے

دم گھٹ رہا ہے لوٹ کے آجاؤ اب چچا
 اصر کو تین روز سے پانی نہ پھینک ملا
 بچے سسک رہے ہیں کئی دن کی پیاس ہے

۱۰۰

دن ڈھل رہا ہے پیاسی سیکینہ ادا ہے

رہوار سے سیکینہ نے رو روکے یہ کہا
رکھت خیال دشت میں بابا حسینؑ کا
اس دشتِ کربلا میں یہی میری آس ہے

دن ڈھل رہا ہے پیاسی سیکینہ ادا ہے

خجھرے جس کو قفلِ ذکرِ تاج ہے اسے بعین
یہ وارثِ رسول ہے تجھ کو خبر نہیں۔
دل بند فاطمہؑ یہ حق کی آفتاب ہے

دن ڈھل رہا ہے پیاسی سیکینہ ادا ہے

خونخوار بن میں شامِ غریبیل بھی اٹھئی
رن میں تمام شب یہ صدا گونجتی رہی
بابا ہمت ساری لاڈلی بیٹی ادا ہے

دن ڈھل رہا ہے پیاسی سیکینہ ادا ہے

آؤ عجب نمازِ مودت کریں ادا
ایمان کی دیل ہے بہ نعم حسینؑ کا
روتاج ہے جو حسینؑ پر وہی شمس ہے

دن ڈھل رہا ہے پیاسی سیکینہ ادا ہے۔

فوجہ (تعلیم الحیاتی)

دعاے زہرہ کی تاثیر ثنائی زہرائی زہرہ
 بینام صبر میں شمشیر ثنائی زہرہ
 دعاے زہرہ کی تاثیر ثنائی زہرہ ثنائی زہرہ

حسینؑ روح رسالت چہم وجان حسینؑ

امام وقت کی ہمیشہ ثنائی زہرہ ثنائی زہرہ

حسینؑ صبر و شہادت کا بولت قرآن

کتاب صبر کی تفسیر ثنائی زہرہ ثنائی زہرہ

نظر کے سامنے بچوں کے بے کفن بلاشتے

نہ پڑ ملال نہ دگیر ثنائی زہرہ ثنائی زہرہ

کہا حسینؑ نے جانا ہے قید محب کے تجھے

یہی ہے اب تیری تقدیر ثنائی زہرہ ثنائی زہرہ

گلوشتہ پہنچیں گے کا چلتا رہا۔

پکارتی رہے شمشیر ثنائی زہرہ ثنائی زہرہ

نثار بیٹے کے تاکہ فوج کے بھائی

نہ کارگر محب کی تدبیر ثنائی زہرہ ثنائی زہرہ

گھری ہوئی تھی مصائب کے اک سمندر میں

مثال مادر شمشیر ثنائی زہرہ ثنائی زہرہ

پس حسینؑ نبوت کی سر بلندی کو
 بقائے نعرِ تکبیر ثنائی زہرہ ثنائی زہرہ
 حسینؑ فکر کے ترکش سے جو ہوا آزاد
 یزیدیت کئے تیر ثنائی زہرہ ثنائی زہرہ
 کمال یہ ہے کہ بوندہ سری کے ہونے پہلے
 دقار چادرِ نظیر ثنائی زہرہ ثنائی زہرہ
 قدم قدم پر امامت کے ان گنت کعبے

کئے ہیں آپ نے نفیر ثنائی زہرہ ثنائی زہرہ
 بنا کے شاعرِ تبسیر تجھ کو اے رحیمان
 بڑھادی آپ نے توفیر ثنائی زہرہ ثنائی زہرہ

فوج (تنظیم الحینی)

تھوڑی سی اگر مہلت شانوں کو رسن دے دے
 مقتل میں بہن جا کر محبت کی کو کفن دے دے
 بازو میں رسن بستہ چادر بھی نہیں سر پر
 مقبول ہوا کنبہ تارِ اناج ہوا ہے گھر
 اب حوصلہ زینب کو اے رب زن دے دے
 تھوڑی سی اگر مہلت شانوں کو رسن دے دے

۱۰۳

شبیر سادیا میں کیا کوئی سخی ہو گا
خود نشہ دہن رہ کر سیراب کیا صحرا
اک پھول اجل مانگے یہ سارا چمن دے دے

تھوڑی سی اگر مہلت شانوں کو رسن دے دے

مقل کو تو جاتے ہو تم بہرِ دعا قسَم
منہ نکلتی ہے حسرت سے کبرا حویرا قسَم
دلہن کو تسلی کچھ اے ابنِ حسن دے دے

تھوڑی سی اگر مہلت شانوں کو رسن دیدے

ایسی تو کہیں شادی دنیا میں نہیں بھی
خود موت لگاتی ہوا ٹھول میں جہاں ہندی
مرنے کی اجازت بھی دوہا کو دہن دیدے

تھوڑی سی اگر مہلت شانوں کو رسن دے دے

کہتی تھیں ہر مقل زینب یہی رو رو کر
جلتی ہوئی ریتی پر ہے سب بطنی بے سر
مجبور کو بے کس کو کوئی تو کفن دے دے

تھوڑی سی اگر مہلت شانوں کو رسن دیدے

خط میں کھا صغدانے ہم شکل پھیر کو

۱۰۴

دیکھ جانے نظر کس کی ہائے ہائے لگی اس گھر کو
ایسا نہ ہو رو کر جان اپنی بہن دے دے
تھوڑی سی اگر مہلت شانوں کو رس دے

مقتل میں اذہ میرے میں نالہ تھا سبکدوش کا
مٹا نہیں کیوں مجھ کو لاش میرے بابا کا
رستہ مجھے بابا کی خوشبو سے بدن ڈرے
تھوڑی سی اگر مہلت شانوں کو رس دے

بانو نے کہا رو کر اے تشنہ دہن اصفہ
بیسنے میں ہے مادر کے بن تیرے کین اصفہ
ماں کہہ کے صدا مجھ کو اے تشنہ دہن دے
تھوڑی سی اگر مہلت شانوں کو رس دے

ریحان میں شاعر ہوں مولا کے غلاموں کا
کیا خوف اجل کا ہے کیا ڈر مجھے محشر کا
لکھ کر یہ زمانے کو اپنا یہ سخن دے دے
تھوڑی سی اگر مہلت شانوں کو رس دے

نوٹ (تذکرہ الحبی)

دسویں کی صبح ہو گئی اکبر اذان دو۔

یہ آخری اذان ہے اکبر اذان دو۔

اکبر اذان دو اکبر اذان دو ۔

عاشور کا وہ روز قیامت بھی آگیا۔

ہمشکل مصطفیٰؐ کی شبیر نے کہیا

ذکرِ خدا و ذکرِ رسولِ خدا کرو۔

اکبر اذان دو اکبر اذان دو ۔

وہ صبح وہ حسینؑ کے انصار با وفا

عزمِ حسینؑ دیکھ کے رونق مچ کر بلا

آکر ذرا خلیلؑ یہ منظر بھی دیکھ لو۔

اکبر اذان دو اکبر اذان دو ۔

یالا تھا تم کو باپ نے اس دن کے واسطے

نانا سے جو کیا تھا وہ وعدہ بھی یاد ہے

اب فوجِ پہنید کی محبت تمام ہو

اکبر اذان دو اکبر اذان دو ۔

اکبر تمہاری لاش کو رن سے اٹھاؤنگا

نعلی کی ایک قبر مٹی رن میں بناؤنگا

جو فرض ہے تمہارا اے تم ادا کرو

اکبر اذان دو اکبر اذان دو

خنجرِ سرے گلے پہ چلے گا تمہارے بعد
 خیمے ملیں گے دشت میں بیٹا تمہارے بعد
 بابا کو آج دشت میں جی بھر کے دیکھ لو

اکبر اذان دو اکبر اذان دو

مادرِ غم حسینؑ میں مٹاؤں گریں بیبا
 گوزری ہے کیا حسینؑ پر ایسے قلم سنا
 خونِ جگر سے آج صلیبِ نوحہ عجیب لکھو

اکبر اذان دو اکبر اذان دو

نوحہ (نیظیم الحینی)

زینبؑ کے لب پہ ایک ہی نالہ ہے کیا کروں

پھر لوٹ کر مدینہؑ بھانا ہے کیا کروں

زینبؑ کے لب پہ ایک ہی نالہ ہے کیا کروں

اصغرؑ میں کر بلا میں یہ بانو کے مین تھے

زندیاں میں ہائے قبر سکینٹ ہے کیا کروں

زینبؑ کے لب پہ ایک ہی نالہ ہے کیا کروں

زینبؑ یہ بولی کیسے وطنؑ کو جس جہاں گئی

میری نظر میں فاطمہؑ ٹھنڈ ہے کیا کروں

زینبؑ کے لب پہ ایک ہی نالہ ہے کیا کروں

عابد کے آنسو رکتے نہیں ہیں یہ سوچ کر
زینبؓ کو سر برہنہ پھرایا ہے کیا کروں

زینبؓ کے لب پہ ایک ہی نالہ ہے کیا کروں
رخصت کے وقت یسلیٰ نے اکبر سے یہ کہا
مجھ کو تمہارے بعد بھی جینا ہے کیا کروں

زینبؓ کے لب پہ ایک ہی نالہ ہے کیا کروں
زینبؓ یہ توجہ کرتی تھیں زہرہ کی قبر پر
بے وارثوں کا ساتھ میں کہہ رہے کیا کروں

زینبؓ کے لب پہ ایک ہی نالہ ہے کیا کروں
قبر پر لڑائی زینبؓ نے جب کہا
امت نے مانا جان کی لو تا ہے کیا کروں

زینبؓ کے لب پہ ایک ہی نالہ ہے کیا کروں
اٹھو حسین اٹھ کے نسلیٰ اسے تو در
بے ہوش قبر پر یہ کہہ رہے کیا کروں

زینبؓ کے لب پہ ایک ہی نالہ ہے کیا کروں
توقیر کہہ رہا ہے جب سر پہلے حسین
دنیا نے اب بہت ہی ستایا ہے کیا کروں

زینبؓ کے لب پہ ایک ہی نالہ ہے کیا کروں

۱۰۸ نوحہ

جنگل میں فاطمہ کی صدا گونجتی رہی
اے ارمنی کہ بلا میرا بچہ ہے بے گناہ
اے دشت مینو! میرا بچہ ہے بے گناہ
اے شہر علقمہ میرا بچہ ہے بے گناہ
اے دہر بے وفا میرا بچہ ہے بے گناہ

گھیرا ہے ظالموں نے میسر نور عین کو
اے ذوالنفر! تجھ سے نونگی حسین کو
اے ذوالجناح! تو ہی پکے حسین کو
جنگل میں فاطمہ کی صدا گونجتی رہی

چلا میں سر کو پیٹ کر اللہ کوئی بچائے
گھوڑے سے گرتا ہے میرا بچہ کوئی اٹھائے
ہے کون میرے نازوں کے پلے کو جو بچائے
سولہ پہر کی پیاس میں یر رنچ ہائے ہائے

گھیرا ہے ظالموں نے میسر نور عین کو
اے ذوالنفر! تجھ سے نونگی حسین کو
اے ذوالجناح! تو ہی پکے حسین کو
جنگل میں فاطمہ کی صدا گونجتی رہی

۱۰۹

یہ تاجِ عسدرش خالقِ اکبر ہے اے زمیں
زبرِ ہر صدف ہے جس کی یہ گوہر ہے اے زمیں
ابنِ قسیم چشمہ کوثر ہے اے زمیں
تغظیم کر یہ سبطِ پیمبر ہے اے زمیں

گھیرے میں اپنے لے لے شہِ مشرقین کو
اے ذوالفقار تجھ سے میں نونگی حسین کو
جنگل میں فاطمہ کی صدا کو نجستی رہی

خنجرِ لعین نے حلق پہ سید کے جب رکھا
خیمے سے نکلے پیٹتے ناموسِ مصطفیٰ
زینبُ بقیس آگے آگے کھلے سر پہ نہ پا
جہان سے یہ حسین کہ زینبُ ادھر نہ آ

گھیرے میں اپنے لے لے شہِ مشرقین کو
اے ذوالفقار تجھ سے میں نونگی حسین کو
جنگل میں فاطمہ کی صدا کو نجستی رہی

(تغظیمِ الحیثیٰ)

خود

میری جاں اکبرؐ میری جاں اکبرؐ

۱۱۰

ماں یہ کہتی تھی میری جاں اکبر
کھائی تم نے کہاں سناں اکبر
میری جاں اکبر میری جاں اکبر
اے شبیہ رسول نورِ نظر
کیا اجڑا ہے تیرے بعد یہ گھر
پائے گی اب تجھے کہاں مادر
ہر طرف غم کا ہے دھواں اکبر

میری جاں اکبر میری جاں اکبر
تیری مٹا دی کے خواب دیکھتے تھے
بچھڑ گئے میری آرزو کے دیئے
ماں کو دستِ بلا میں دے کے
تم سدا بھارے سوئے جاں اکبر

میری جاں اکبر اس ضعیفی میں باپ کو بیٹا
نرغہ اشتیاق میں جھوڑ دیا
مضطرب ہم ہیں خوش ہیں اہلِ خوا
کتنا پہنچا ہوا ہے ہماں اکبر
میری جاں اکبر میری جاں اکبر
موت آئی نہیں جوانی میں

۱۱۱

اب اندھیرا ہے زندگانی میں
یکے اس دکھ بھری کہانی میں
تیرا قصہ کردن بیاں اکبر

میری جاں اکبر میری جاں اکبر

لال جس کا جوان ہوتا ہے

دھوپ میں سائبان ہوتا ہے

وقت بھی مہر بان ہوتا ہے

میری قسمت میں تختیاں اکبر

میری جاں اکبر میری جاں اکبر

دیکھو آیا ہے قاصد صفراء

اس نے پوچھا ہے کیا عواوعدہ

وہ جو تم نے کیسا تھا آنے کا

میری جاں اکبر میری جاں اکبر

دل بہلتا نہیں گھڑی بھر کو۔

بانو روتی ہے ننھے اصغر کو

کھا گئی ہے نظر میسر گھر کو

در دروغم کی ہیں بدیاں اکبر

۱۱۲

میری جاں اکبر

میری جاں اکبر

چھینے افسرانے در سکینہ کے
شعلے بھڑکتے ہیں اسکے دامن سے

لوٹ کے جب چچا نہیں آئے
شمن نے ماریں سیلیاں اکبر

میری جاں اکبر

میری جاں اکبر

بد نصیبی کا ایک عالم ہے

درد تو آئسوڑوں کا موسم

میری قسمت بتر کما تم ہے

ہے چھو بھی تیری نوحہ خواں اکبر

میری جاں اکبر

میری جاں اکبر

فوجِ تنظیم الحینی

اے موت ٹھہر اتنا کہ ماں دل کو سنبھالے

پالا ہے بڑی چاہ سے اک جوگ گنواکر

اتنا تو ٹھہر ماں اے پر دان چڑھائے

اے موت ٹھہر اتنا کہ ماں دل کو سنبھالے

۱۱۳
ہوتا ہے ہر اک ماں کی یہ ممتا کا تقاضا
وہ اپنے جواں بیٹے کو دوہرا تو بنائے
اے موت ٹھہرا اتنا کہ ماں دل کو سنبھالے
بیٹے کی جدائی کا الم یلنے سے پوچھو
سینے پر رکھے ہاتھ جو کرتی رہی نائے
اے موت ٹھہرا اتنا کہ ماں دل کو سنبھالے
زخمی ہے بدن پیاس ہے مارے ہے ضعیفی
ہے صبر کی منزل کہ جواں لائے اٹھالے
اے موت ٹھہرا اتنا کہ ماں دل کو سنبھالے
جس طرح سے زیرِ آکا گلستان ہوا برباد
اس طرح نہ گھر کوئی خنراں کے ہو جائے
اے موت ٹھہرا اتنا کہ ماں دل کو سنبھالے
بے بس میں یہاں سب ہی بھلا کس میں جرات
جو موت کے تجھے کسی کو بھی چھوڑا لے
اے موت ٹھہرا اتنا کہ ماں دل کو سنبھالے

ۛ

(منظیم الحینئ)

فوحہ

کشت آلام میں زینبؓ کو تھبلا
آرام کہاں آرام کہاں آرام کہاں

قتلِ شہیدؓ بھی عباسؓ بھی کبڑ بھی ہوئے
کٹ گئے خون و جگر کے بھی مقتل میں گلے
لاشہ ابن حسن ہو گیا باحالِ جف

آرام کہاں آرام کہاں آرام کہاں

تیر حبیبِ اعلیٰ معصوم کی گردن پر لگا
دیتی تھی جیمہ کے در پہ کھڑی بانویہ صدرا
بن تیسرے چین ملے کیسے میرے ماہِ بقا

آرام کہاں آرام کہاں آرام کہاں

چھ گئی شکِ بیکشت لبِ دریاِ افسوس
بے کفن خاک پر ہے شبیر کا لاشہ افسوس
پیاے بچوں کا کوئی چاہنے والا نہ رہا

آرام کہاں آرام کہاں آرام کہاں

چھ گئی سہرے روائت گیا اسبابِ تمام

بعد تبسیر نمود اور ہوئی کیسی یہ شام
خون کانوں سے بہا بھی کادامن بھی جھلا۔
آرام کہاں آرام کہاں آرام کہاں
سر شہیدوں کے سر نوک سناں قیدِ حدم
ایک دو کا نہیں سینے میں بہتر کا ہے غنم
بیڑیاں پہنے ہوئے لاغیر و بہار چلا
آرام کہاں آرام کہاں آرام کہاں۔
کوئی مارا گیا تلوار سے نیزے سے کوئی۔
لاشِ مقتل میں کسی دو لہسا کی پامال ہوئی
ہوئے بازوئے عجب اس علمدار جدا
آرام کہاں آرام کہاں آرام کہاں
رور و کہتی ہے سیکٹہ مبرے عمو آؤ
مجھ کو ماریں نہ لیں آکے انھیں سمجھاؤ
کیوں نہیں نلتے ہو ذبی ہوں تمہیں کب سے صدا
آرام کہاں آرام کہاں آرام کہاں
قافلہ جاتا ہے اب شام کے بازاروں میں
چلتے ہیں اہلِ حدمِ ظلم کے انگاروں میں

ہر قدم ہوتی ہے بیمار یہ ایک تارہ جفا
آرام کہاں آرام کہاں آرام کہاں
بچے جو خاک پہ گرتے ہیں کچل جاتے صبر۔
غم سے دل ماؤں کے سینے سے نکل جاتے ہیں
کوئی شتا نہیں بیواؤں کی فدا و بکا۔

آرام کہاں آرام کہاں آرام کہاں
آنکھ روتی ہے قسم لکھتا ہے نوحہ ریتان
ہے کرم مجھ پر شہ کرب و بلا کا ریحان
نوحہ جب تک نہ لکھوں روزِ شہ میں کاشیا
آرام کہاں آرام کہاں آرام کہاں

فوج

دل سیکھ میں نظر فوج پہ ہوسوں پہ دعا
نوحہ مدار - نوحہ مدار - نوحہ مدار چلا
شک کا تہ ہے پردے
پیس کچھ اور بڑھی
آگئی وہ بھی گھڑی
جانب نہر چلی لے کے پھر برے کی ہوا
نوحہ مدار - نوحہ مدار - نوحہ مدار چلا۔

شور موجوں سے اٹھا
مرحبا فتنے علی
بولی غازی سے وفا

پیشوا لئی کو پڑھا سر کو جھکا مے دریا
نوعلمدار۔ نوعلمدار۔ نوعلمدار چلا۔

پانی چلو میں لیا
دل پہ ایک تیر لگا
دی سیکندہ کو صبرا

پانی لاتا ہے میری جاں ابھی نیراسفہ
نوعلمدار۔ نوعلمدار۔ نوعلمدار چلا۔

مشک بھرتا بھی بھری
گوکہ بیاں ساتھ جری
تشنگی تہمتی رہی

پانی پی کے اے علمدار جو متع ہے ملا
نوعلمدار۔ نوعلمدار۔ نوعلمدار چلا۔

پھر بھی پانی نہ پیا
پیاں کو بھول گیا
نمانی شہر خدا

۱۱۸

اپنے گھوڑے کو سوئے نیمہ جری لے کے مڑا۔
لوعلمدار لوعلمدار لوعلمدار چلا۔

صرف کوشش تھی ہی
پانی پیچ میں ابھی
پوری حسرت نہ ہوئی

ناگہاں مشک سیکٹہ پہ لگا تیر جفا
لوعلمدار لوعلمدار لوعلمدار چلا

تیسرے بڑھیر چلے
شانہ غازی کے کٹے
رن میں عباس گڑے

کہتے تھے آؤ مدد کو میری لہ من نہ مڑا
لوعلمدار لوعلمدار لوعلمدار چلا

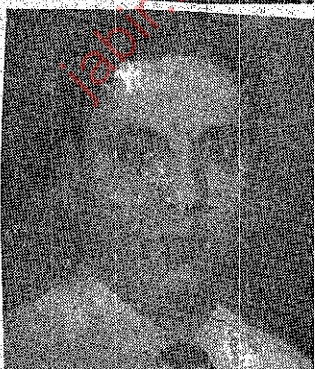
اسکے لاشے پہ گرے
شاہ دیں روتے ہے
پھر یہ فرمانے لگے

چھوڑ گئے تم بھی ہمیں دشت بلا میں تنہا
لوعلمدار لوعلمدار لوعلمدار چلا۔

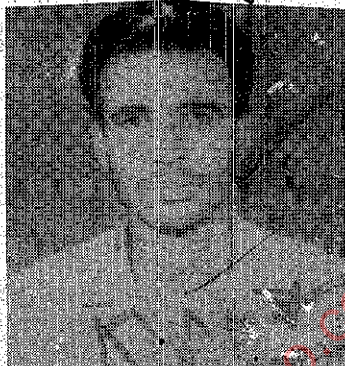
روک یرتکان قلم
کر کے یہ بات رقم
مجھ پر ایک نظر محرم

اے عبدالرحیم ابن علی پسر خدا
نور محمد ار نور عبدالرحیل

ہمارے قومی رہنما



جن کے ایصالِ ثواب کے لئے ایک سورہ فاتحہ کی استعاذہ کرتا ہوں (ومی خان)



انجمن جعفر طیار

جعفر طیار سوسائٹی ملیر کراچی

تعداد ممبران : ۲۰۰۰

صدر: توقیر حسین رضوی۔ جنرل سکریٹری: ایس علی عابد

بوائے سکریٹری: مہال عابدی

صاحبہ بیاض

رافع رضا۔ اسد رضوی۔ شبیہ حسین رضوی

نوحہ

(انجمن جعفریہ)

از جناب ————— جاوید صاحب

عزیم شبیر زینبؑ دین کی تقدیر زینبؑ
شہرہ کی ہشیر زینبؑ غم کی تصویر زینبؑ
نقشِ تحریر زینبؑ خون کی ہشیر زینبؑ

دین رسول کی تعبیر بن گئی

بعد حسین تو شبیر بن گئی

دین کو پناہ دی ہے دے کے گھر بار زینبؑ
شمعِ انوار زینبؑ روشن کردار زینبؑ
شہرہ کی تلوار زینبؑ ضربِ انکار زینبؑ
مٹانِ گفتار زینبؑ حق کا اظہار زینبؑ

تو نے دکھائی ہے جداتِ یہ شام میں

ٹوکا یزید کو دربارِ عام میں

تینج زباں سے ہے باطل پہ وار زینبؑ

دین کی تعلیم زینبؑ بنیتِ کرم زینبؑ
فکرِ رحیم زینبؑ راہِ تسلیم زینبؑ
عسکِ تنظیم زینبؑ روحِ عظیم زینبؑ

۱۲۲

کونے کا معرکہ یہ تو نے سہ کیا
ذہن و ضمیر کو زیر و زیر کیا

تیرے خطاب سے لرزاں بازار زینب
ہنس کرار زینب فسادِ جہار زینب
غنم کے آثار زینب تھامے ہمار زینب
ہے جہاں لار زینب پر جسم بردار زینب

پایا بیمار نے مہر در بار کا
لے گا رہاں سے کام یہ دوا لقا کا

آیا ہے بیڑیوں کی لے کے جھنکار زینب
مضطرب نہصال زینب بکھڑے بال زینب
لفظ سوال زینب حیدر مثال زینب
رعب جلال زینب تیخوں کی ڈھال زینب
سخت رزیدہ کی طاقت کو توڑ دے
بیعت کا نام یسنا ہی چھوڑ دے

باطل کے استعموں کو کر دے بیکار زینب

تو ہے مغموم زینب صرف معلوم زینب
آہ کلثوم زینب کل مظلوم زینب
حق کا مفہوم زینب مثلِ معصوم زینب

۱۲۳

عجوبہ سادہ ہے دن میں جانِ حسن

بوئے حسین کر زب سے دعا بہن

قاسم کے واسطے ہو از رزق فی النار زینبؓ

بنسبت امام زینبؓ عصمت مقام زینبؓ

تیسرا کلام زینبؓ دیں کا نظام زینبؓ

آیا سلام زینبؓ سے کر کلام زینبؓ

کلمہ جادویدہ ہے قلبِ بیاب کا

سارا جہاں بنے دیں انقلاب کا

فوجی (جعفر طیار)

از جیسرہ رضوی

دیکھ کیسے قتل میں بھائی کالا شہ

ترڑپتی ہے نیسے میں ثانی زمرہ

بڑی سخت مشکل میں بنت علیؑ برادر کے لاشہ پہ تنہا کھڑی ہے

لگے زخم اتنے ملے کیسے لاشہ

ترڑپتی ہے نیسے میں ثانی زمرہ

کہتی ہے رو کر یہ بولی سبکدہ چھوٹی اماں بابا لگے کی مدینہ

ملا نہ چین پایا بابا کا لاشہ ترڑپتی ہے نیسے میں ثانی زمرہ

۱۲۴
 بڑی بے بسی میں ہے آل پیغمبر
 نہ طاقت تھی اتنی اٹھانا حوالہ
 کھڑے ہیں رس ربیعہ عابدہ مفسر
 نہ طاقت تھی اتنی اٹھانا حوالہ
 یہاں پرستم گر کی بستی بسی ہے
 یہاں آل احمد پہ سخی بڑی ہے
 کروں کس سے شکوہ نہ ملنا ہے لاشہ
 ترہیتی ہے نیمہ میں ثانی زہرا
 یہ جلتی زمین اور لاشہ برادر
 پریشاں ہے زینب نہ مٹی سر پہ چادر
 جو لے میں کرتی برادر کا لاشہ
 ترہیتی ہے نیمہ میں ثانی زہرا

کفن اب مجھے کیسے دے تیری خواہر

بہت میرا بگڑا مقدر برادر

اگر ہوتے اکبر تو اٹھوانی لاشہ

ترہیتی ہے نیمہ میں ثانی زہرا

یہ حیدر پہ مولا کی رحمت بڑی ہے

یہ نوحہ جو کہنے کی طاقت ملی ہے

ہے رحمت کا دریا کھلا ہے خلاصہ

ترہیتی ہے نیمہ میں ثانی زہرا

نوحہ (ایمن جعفر طیار)

کہہ رہے تھے عابدہ مفسر بٹریاں

اے پھوپھی زینب چلو قبر خانے

۱۲۵

ہم اکیلے رہ گئے اب مونس یاد رکھیں

اے بھو بھی زینب چلو قید خانے

بچوں کو ہمراہ لے لو اے بھو بھی زینب چلو

دیر نہ بلکہ کرو اے بھو بھی زینب چلو

ناقہ پر سوار ہو اے بھو بھی زینب چلو

دو گھڑی میں ہو گیا برباد زہراہ کا چن

بگڑی ہے پردیس میں اور دور ہے اپنا وطن

لاش مظلوموں کی ریگ گرم پیچھے کفن

اے فلک تو ہی بتا ہم کو بے گئی کب اماں

مر گئے عباس اب کس سے کرے پانی طلب

پیاس کی شدت بنی ہے ناتوانی کا سبب

ہائے اب کس کو دکھائے جا کے اپنے خشک لب

یڑ گئے ہیں حلق میں کانٹے تو ہے سوکھی زبان

سر برہنہ بیبیاں ہیں کوچہ و بازار ہے

سات سو کرسی نشیں ہیں شام کا درباہ ہے

یکوں یزیدی فوج اب بھی دریہ آزار ہے

ہائے بلوے میں پھرائی جا رہی ہیں بیبیاں

مذرا آنس ہو گئے ہے ہئے خیام شاہ دین
لوٹ کر سب لے گئے اسبابِ ظالم بدلقب
کر بلا کے بن میں کوئی پوچھنے والا نہیں۔

ہے ہی افسوس کہ تقدیر لے آئی کہاں

ہو گئے مقتل میں شہید کے مونس یاد شہید

تیر کھا کے قتل گاہ میں ہو گئے افسانہ شہید

پرچھیاں کھا کر ہوئے رن میں علی اکبر شہید

کیوں ہوں ہم بکیوں کی آنکھ لے افسو رواں

سید مجاد بولے میکس و مضطر میں مضم

دشت میں گھرے ہوئے ہیں چار سو اہل قسم

ہاتھ میں تو ہتھکڑی ہے بیڑیوں میں میں قدم

پشت پر ڈرے لگاتی ہے میرے فوج گراں

خون میں ڈوبی ہوئی ہے سرزمینِ کربلا

گرم ریتی پر شہیدوں کے ہیں لاشے جا بجا

ظلم پر تیار ہے اب بھی سپاہِ انتقام

کر بلا کے بچے ہیں انصر ہے قیامت کا سماں

کہہ رہے تھے عابد مضطر بن گھائے بیڑیاں۔

نوحہ

کس طرح تمہیں ڈھونڈ کے اب لائیگی زینبؑ
بعد عصر کے اب تم کو کہاں پائے گی زینبؑ

نادان سیکھنے نے جو منہ کی تو بتا دو
بھیا تمہیں اس وقت کہاں پائے گی زینبؑ

بھیا یہ کہو نہیں میں جب آگ لگے گی
رے جا کے کہاں بچوں کو پہنائے گی زینبؑ

پہنائیں گے جب سیدہ سحبتؑ کو زنجیر
ما زو میں رسن شوق سے بندھواؤ گے زینبؑ

اسلام کی عزت کا سوال آئیگا جہدم
تم یہ بد سمجھنا وہاں مشرماؤ گے زینبؑ

کاظم درو دیوارِ مدینہ سے یہ بپو چھو
کب قید سے چھٹ کے وطن جائے گی زینبؑ

نوح

داہن جعفر طیار

بونی سکینہ آؤ چپ شام ہو گئی
عشرے کا دن تمام ہوا شام ہو گئی

اٹھنے لگا ہے فوج کا یہ روزت سے
سورج لہو میں ڈوب گیا شام ہو گئی

گزر رہا ہے دن یہاں کے قیامت گز گئی
بچھائی ہوئی ہے تم کی گھنٹا شام ہو گئی

کب میں خیمہ گاہ کے در پہ ہوں منتظر
بابا میرے نہ آئے چپ شام ہو گئی

جنگل کے گھپ اندھیرے میں کیسے گئے کی رات
آؤ مدد کو بہرہ خدا شام ہو گئی

خاسم بھی مر گئے علی اکبر بھی مر گئے
اصغر میرا شہید ہوا شام ہو گئی

باندھی ہے بازوؤں میں رس فوج شام نے
زینب ہوئی اس میرے بلا شام ہو گئی
بالوں سے منہ چھپا ہیں زہرا کی بیسیاں
ٹپٹھ ہوئے ہیں خاکتہ بابا کے سو گوار

بھینی گئی سروں سے دُعا شام ہو گئی
بے آسرا میں اہل عزا شام ہو گئی

نوحہ

(انجمن جعفریہ)

اجڑا ہوا جیسے کا کنبہ لئے ہوئے۔

زینبؓ مدینہ آئی ہیں کیا کیا لئے ہوئے۔

رُورُور کے دے رہی ہیں دھتائی رسول کی
اصفر کانٹوں بھیر سدا کرتا لئے ہوئے

زینب کے پیچھے پیچھے ملکتی ہوئی ریاب۔

ہاتھوں میں اک جلا ہوا جھولا لئے ہوئے

بیلی کے دل کا حال ہے کیا کچھ نہ پوچھئے
بیمار کھڑی ہیں سہارا لئے ہوئے

دُوروں کے زخمِ پشت پر اور بازوؤں پر نیل۔

آئیں ہیں ہنٹ فاطمہ زہرہ لئے ہوئے۔

کچھ کہہ رہی ہیں نانا سے اپنے بچشمِ حر
عباس کے علم کا پھسرایا لئے ہوئے

بنتِ علیؓ پرست گئی قبرِ رسول سے

امت کی بے وفائی کا شکوہ لئے ہوئے۔



فوج

شہرت بگڑامی

انجن جعفر طیار

عاشور کی شب کہتی تھی یہ دختِ حیدر
 لٹ جائے گا ورنہ میسر بھائی کا بھرا گھر
 زینب سے یہی بنتِ پیمبر نے کہا ہے
 کٹ جائے گا فسرِ زندِ پیغمبر کا جہاں سہر
 ہاں عون و محمد کے جو پٹکے سے الہی
 کہتی ہے کبھی فضا طمہ زہرا کی یہ دختِ
 کل لاسنہ قاسم پرستم گاروں کے ریے
 کل خاکِ اڑلش کے یہاں حضرتِ شہر
 کل ہاتھِ علمدار کا دریا یہ سٹے گا
 قل من کی صدا سن کے امام دو جہاں سے
 گہوارے سے گر جائے گا تنہا علی الصغر
 کل حضرتِ شبیر ادا فسخ کریں گے
 اُس ننھے مجاہد کا بہو چٹوئیں سے کر
 کل حیمہ سے نکلے گی یہ اللہ کی جانی
 جب دیں گے صدا بابِ کورن علی اکبرؑ

یارب نہ سحر ہو
 یارب نہ سحر ہو
 وہ کرب و بلا ہے
 یارب نہ سحر ہو
 بختِ میزبانی
 یارب نہ سحر ہو
 دوڑا این گے گھوڑے
 یارب نہ سحر ہو
 میسینہ و حیدر کا
 قہر ان کی زبان سے
 یارب نہ سحر ہو
 چہرے یہ ملیں گے
 یارب نہ سحر ہو
 باحالِ تباہی
 یارب نہ سحر ہو

۱۳۱



بعد قتل شاہ کہتے حرم
نیمہ جل گیا گھر بھی لٹ گیا
وامحمد راکشا شاہ حسین

سید محمد رفیع

امام بنی حاض

انجمن فساد الہدیت

تعداد ممبران ۲۰۰۰

فوجِ (انجمن فدائے اہلیت)

ہم رہیں نہ رہیں تیرا ماتم رہے
فرشِ مجلس رہے اور تیرا غم رہے
اشک بہتے رہیں دل تڑپنا رہے
تذکرہ تیسری غربت کا ہوتا رہے
سر پہ سایہِ فلک تیرا یہ ہم رہے
ہم رہیں نہ رہیں تیرا ماتم رہے۔

سہر خوشی بج کر تیرا غم جو ملے
جل اٹھے زندگی میں ہزاروں دیتے
لمحہ لمحہ دلوں میں محسوس رہے
ہم رہیں نہ رہے تیرا ماتم رہے۔

رزقِ ماتم ہمیں تیسری سرکار سے
یونہی ملتا رہے در سے دیوار سے
سوز میں ہر گھڑی دل کا عالم رہے
ہم رہیں نہ رہیں تیرا ماتم رہے۔

ہم سبیلیں لگائیں تیری یاد میں
خون اپنا بہائیں تیری یاد میں

یاد تیری ہر اک دل کا مزم رہے
ہم رہیں نہ رہیں تیرا ماتم رہے۔
در بدر لے گئے ہائے اہل جفا
ننگے سر تیرے کنبے کو یوں اشتیاق
چار جانب کھڑے غیر محسوس رہے
ہم رہیں نہ رہیں تیرا ماتم رہے۔
شہ کے انصار و یاور فدا ہو گئے
اس طرح دین حق کی بقاء ہو گئے
سب ہی تمنا تھے سب ہی محسوس ہے
ہم رہے نہ رہیں تیرا ماتم رہے۔
ہوں ریحانِ اعظمی قبر میں شرمسار
نوحے لکھے ہیں یوں تو بے شمار
دائعِ ماتم کے سینے پہ کچھ کم رہے
ہم رہیں نہ رہیں تیرا ماتم رہے۔

نوحہ (محببتِ خدائے اہلبیت)

یہ بولے شاہ میری پاسباں میری زمین
میری شریک سفر مہرباں میری زمین

میں دیکھ لوں نہیں جی بھر کے مجھ کو دیکھ لو تم
میں تھوڑی دیر کا ہوں مہاں میری زینبؑ

یہ بوسے شاہ میری پاسباں میری زینبؑ
برہنہ سر نہیں جانا ہے شام اور کوفہ
رکسن میں ہو گا میرا مدد اں میری زینبؑ

یہ بوسے شاہ میری پاسباں میری زینبؑ
تمہارا ساتھ ہیں تک تھا میری قسمت میں
تمہیں کو دینا ہے ہر امتحاں میری زینبؑ

یہ بوسے شاہ میری پاسباں میری زینبؑ
سلطان میری سیکھنے کو اپنے سینہ پر
تیرے سپرد ہے یہ میری جاں میری زینبؑ

یہ بوسے شاہ میری پاسباں میری زینبؑ
امام وقت کا اپنے بہن خیال رہے۔
ہے میرا لال بہت ناتواں میری زینبؑ

یہ بوسے شاہ میری پاسباں میری زینبؑ
سلام بھیجا تشنہ لبوں پہ رد و کر
کہیں جو دیکھنا آبِ لہاں میری زینبؑ۔

یہ بوسے شاہ میری پاسباں میری زینبؑ

لکھے جو نوحہ میسر حال زار پر محشر
نہ اس کا حشر میں ہوا تھاں میری زینت
یہ بولے شاہ میری پایاں میری زینت

نوحہ (انجمن فدائے اہلیت)

شہید ہو گیا سبط نبی کرو ماتم
فغاں بلب ہوئے مولا علی کرو ماتم
بچھاؤ فرشتہ عزا — بیوں پہ جو نوحہ
بہت کرو گریہ — یتیم بالی سیکٹہ ہوئی کرو ماتم
شہید ہو گیا سبط نبی کرو ماتم
اجل ہے نالہ کنان — اداس اہل جنان
فضائیں شور فغاں — یہ کس پیچ ستم طلیٰ کرو ماتم
شہید ہو گیا سبط نبی کرو ماتم
عزائیں درد چھپا — ہر روز عشا شورہ
لہو بھرا سجدہ — تڑپ کے کہتی ہے خود بندگی کرو ماتم
شہید ہو گیا سبط نبی کرو ماتم
تمام بچوں کے دل — ہوئے ہیں یوں بسل
الم کی ہے منزل — غموں کا خاکہ یہ گہہ کراڑی کرو ماتم

۱۳۶
 شہید ہو گیا سبط نبی کرو ماتم
 ٹڑپتے دل کی صدا ہے ہر اک کا راہ نما
 وہ شاہِ کربلا۔ خلیلِ عشق خدا ہے یہی کرو ماتم
 شہید ہو گیا سبط نبی کرو ماتم
 نظر میں غمِ دہلا علیؑ کے آگئی کیس
 بلا کے چوم لیا۔ گلہ کسی کا تو بازو کوئی کرو ماتم
 شہید ہو گیا سبط نبی کرو ماتم
 علیؑ کا نورِ نظر۔ وہ فاطمہ کا پسہ
 گلہ نہ نخر۔ خدا میں دیتی تھی ناد علیؑ کرو ماتم
 شہید ہو گیا سبط نبی کرو ماتم
 خوشی ہو یا غم ہو۔ سینیؑ ماتم ہو۔
 صدا محرم ہو۔ ریکانِ اعظمیؑ تازندگی کرو ماتم۔
 شہید ہو گیا سبط نبی کرو ماتم

دوحکا (انجنِ فدائے اہلبیت)

رو کے کینٹہ کہتی ہے ہائے چپا میں پیاسی ہوں
 سانس نہیں لی جاتی ہے ہائے چپا میں پیاسی ہوں۔

جب سے گئے دریا بہ تم جینے کی امید ہے کم
 یاد تمہاری آتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں
 روکے سیکنہ کہتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں
 آپ نے میرا دل توڑا روکھ کے مجھ سے گھر چھوڑا
 مجھ سے چاہت کیسی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں
 روکے سیکنہ کہتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں
 آئے وعدہ کرتی ہوں پانی سے تو بہ کرتی ہوں
 بات نہیں یہ سچی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں
 روکے سیکنہ کہتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں
 خون میں کیوں تر آئے میں مشکِ علم گھرائے میں
 اس بھی ٹوٹی جاتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں
 روکے سیکنہ کہتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں -
 خشک گلہ اور خشک زباں کس کو دکھاؤں جاؤں کہاں -
 روتی ہوں گھبراتی ہوں ہائے چچا میں پیاسی ہوں -
 روکے سیکنہ کہتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں -
 نیند ترائی میں آئی کیا ہوئی غمو مستفی
 پیاس نہیں بچھ پائی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں
 روکے سیکنہ کہتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں -

بابا بھیا چھوڑ گئے آپ بھی ناتا توڑ گئے
 قسمت میری کیسی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں
 روکے سیکنہ کہتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں
 مجھ سے کیا تھا کیوں وعدہ لادنگا بھر کر خوشنہ
 راہ سیکنہ کہتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں
 روکے سیکنہ کہتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں
 کیسے میں ریحان نکھوں پانی ہو گیا دل کاخوں
 ایک صد اڑ پانی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں
 روکے سیکنہ کہتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں

نوحی (انجمن فدائے اہلبیت)

درخوام سے زینبؑ نے دیکھا یہ منظر
 کہ دنگ گائے ہیں گھوڑے پہ شاہ جن و بشر
 لگا رہے ہیں عدنیسے تیر و تبر
 تڑپ کے پہنچی مقام بلند پر مضطر
 سوار سینے پر شمشیر لعین کو دیکھا
 تڑپتا خاک پہ دین کے محسن کو دیکھا
 لعین نے تھامی ہوئی ہاتھ میں ہے تیغ جفا

وہ چاہتا ہے کہ تے تن سے شہ کے سر کو جدا
 دکھائے حال یہ بھائی کا نہ بہن کو خدا
 چلی یہ کرتی ہوئی سوئے مقتل کہہ کر نوحہ
 ٹھہر جا شمر ٹھہر جا ابھی خنجر نہ چلا
 لٹاے گود میں زہرا ابھی خنجر نہ چلا
 اتر جا اس گھڑی ظالم زمین پہ آنے تو دینا
 رکا ہے تیسروں پہ لاشہ ابھی خنجر نہ چلا
 ٹھہر جا شمر ٹھہر جا ابھی خنجر نہ چلا
 کئی دن سے پیسا سا ہے ہو زخموں سے بہا ہے
 پلا دے پانی کا قطرہ ابھی خنجر نہ چلا
 ٹھہر جا شمر ٹھہر جا ابھی خنجر نہ چلا
 کیا ہے سارا تن پارا، نہیں ہنسنے کا بھی یارا
 لٹا دوں میں سوئے قبلہ ابھی خنجر نہ چلا
 ٹھہر جا شمر ٹھہر جا ابھی خنجر نہ چلا
 نماز عصر پڑھنے دے خدا کا شکو ادا کرنے دے
 ادا کر لینے دے سجدہ ابھی خنجر نہ چلا
 ٹھہر جا شمر ٹھہر جا ابھی خنجر نہ چلا

ترپنچی ہے بہت مادر کہاں ہے تربتِ اصغر
 میں ان سے پوچھ لوں اتنا ابھی خجبر نہ چلا
 ٹھہر جا شمر ٹھہر جا ابھی خجبر نہ چلا
 چلایا شمر نے خجبر بکا کرتی رہی خواہر
 ذرا رک جا ذرا رک جا ابھی خجبر نہ چلا
 ٹھہر جا ٹھہر جا ابھی خجبر نہ چلا
 مکینِ عرش آتے ہیں بٹی کو ساتھ لاتے ہیں
 سر ہانے آ لیں نا ابھی خجبر نہ چلا
 ٹھہر جا شمر ٹھہر جا ابھی خجبر نہ چلا
 نہا ہوگی سرِ محشر اینٹیں سبٹ پیغبر
 سنا زینب کا یہ فوجہ ابھی خجبر نہ چلا
 ٹھہر جا شمر ٹھہر جا ابھی خجبر نہ چلا

فوجہ (انجن ذرائع اہلیت)

قید سے رہا ہو کے آئے گی مدینے کو
 آگئی بہن بھیتِ قید سے رہا ہو کے
 سونج کے اٹھو بھیا میں جگانے آئی ہوں
 تم بہن سے روٹھے ہو تو منانے آئی ہوں

بھٹ گیا جگر میرا آپ سے جدا ہو کے
 آگئی بہن بھی قید سے رہا ہو کے
 اب تو کھول دو آنکھیں اب تو وہ نہیں منتظر
 ہاتھ کھل گئے میرے سر پہ بھی ہے اب چادر
 بے ردا نہیں آئی آئی باردا ہو کے
 آگئی بہن بھی قید سے رہا ہو کے
 صرف اک ندامت ہے اسے حسین کے بھائی۔
 میں تیری سیکینڈ کو قید ہی میں چھوڑ آئی۔
 رہ گئی ہے زنداں میں تم سے وہ خفا ہو کے
 آگئی بہن بھی قید سے رہا ہو کے
 اب مدینے جاؤں گی دکھ بہت اٹھاؤں گی
 جب تمہیں نہ گھر جا کے پاس اپنے پاؤں گی۔
 گھر تمہیں پکارے گا موت کی صدا ہو کے
 آگئی ہیں بھی قید سے رہا ہو کے
 اسے فلرت کے مالک شیر شکر شبیر۔
 ہاں یہ میری تقدیر کر بلا تیری جاگیر
 تیری سلطنت سے بھی جاؤں غمزدہ ہو کے

آگئی بہن بھیاقب سے رہا ہو کے

ہو کہاں علی اکبر میری گود کے پاس
دیکھو تو ذرا اٹھ کر میرے پاؤں کے چھالے
داغ دل میں نمایاں ہے اب تو آسیہ ہو کے

آگئی بہن بھیاقب سے رہا ہو کے

مجھ سے فاطمہ صغرا جس گھڑی پوچھے گی۔
آئے کیا علی اکبر ساتھ ان کے ہیں بھابی
کیوں رلایا بابا نے ابن مرتضیٰ ہو کے

آگئی بہن بھیاقب سے رہا ہو کے

ہے کہاں علی اصغر میرا ہنسلیوں والا۔
اب تو آگیا ہو گا اس کو گھٹینوں چلنا۔
اب تو بولتا ہو گا وہ میری دعا ہو کے

آگئی بہن بھیاقب سے رہا ہو کے

اے ریحان کیا لکھوں حال بیت زہرا کا
کا پنے رگا غم سے مصطفیٰ کا بھی روضہ
اب کہاں گئی تانا شام بے ردا ہو کے

آگئی بہن بھیاقب سے رہا ہو کے



۱۴۳۲
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



ہائے کر بلا والو ہائے کر بلا والو

صاحب بیاض
سید وسیم حسین رضوی
دست سخی ...

صاحب بیاض
سید آفاق حسین رضوی

انجمن محمدی قسیم

حسین آباد گویمار
کراچی

تعداد ممبران ۲۵۰۰
صدر انجمن: سید سبط جعفر زیدی

۱۴۸۷

نوحہ

بافو کا یہ نوحہ تھا اکبر جو میرا ہوتا

بازو نہ میرا بندھتا اکبر جو میرا ہوتا

تھی کس کی مجال آکر جو خیمے جدا دیتا

اور پاؤں میں عاید کے زنجیر پہنا دیتا

کیا اس کا گلا بندھتا اکبر جو میرا ہوتا

زہنی ہے میرا دروں کی ازیت سے

ہنس ہنس کے لعینوں نے چھیننی ہے رداسرے

ماں ہوتی نہ بے پردا اکبر جو میرا ہوتا

پامال ہوا رن میں لاشہ شہہ والا کا

بے گورد کفن اب تک رن میں ہے پڑا لاشہ

سامان کفن کرتا اکبر جو میرا ہوتا

ماں لاشہ اٹھ کر یہ کہتی ہے یہ رورو کر

تم مر گئے اے بیٹا رونے کو رہی مادر

لشتی تمیری دنیا اکبر جو میرا ہوتا

خط فاطمہ صغریٰ کا آیا ہے مدینے سے

بیمار بہن کو تم کیوں لینے نہیں آئے

وعدہ یہ دنا کرتا اکبر جو میرا ہوتا

فوج

از جعفر لکھنوی

فاطمہ کی گود میں بچے جو پالے جائیں گے

دین کی کشتی بھنور سے وہ بچائے جائیں گے

یتوریاں عباس کی کہتی ہیں فوجِ شام

بابِ نصیر کی طرح دریا اٹھائے جائیں گے

اتنا شکر کیا ہے یہ تو سوکھے پتوں کی طرح

اک تبسم میں علی اصغر اڑا لے جائیں گے

چپا ہونے والا اگر شبیر کا سر جائے گا۔

عروش سے آگے فرشتے کر بلا لے جائیں گے

ان کی جنت ان کی دوزخ بس چپا ہو

جو جہاں کا ہے فرشتے خود اٹھائے جائیں گے

اپنی کشتی پر قسم کر دوں گا میں نامِ حسین

بھر میری کشتی کو خود طوفاں بچائے جائیں گے

اس یقین کے ساتھ اٹھایا پرچمِ عباس کو

گرچی محشر میں ہم اسکی ہوا لے جائیں گے

۱۴۶ نوحہ

(سجاد رزمی)

وطن سے دور جو غربت میں شام ہو جائے
وہ شام شام غریباں کے نام ہو جائے
ریا رکرب و بلا میں قیام ہو جائے
یہ زندگی میرے مولا کے نام ہو جائے
ہیں کیا کہوں تجھے مولا کہ جب شبِ معراج
خدا کلامِ کر کے تیسرا نام ہو جائے
غمِ حسین سے فغانِ نہ ہو کہ سستی کا
کے خبر ہے کہاں اختتام ہو جائے
ہر ایک ماں کی یہ حسرت ہے رازِ عشقِ شورہ
کہ میرا لال فدائے امام ہو جائے
اجلِ بس اتنی سی اصغر کو زندگی دیدے
کہ یہ ہلال سے ماہِ تمام ہو جائے
بلا کا بن ہو تو کیا ماں کے دل پہ گزرے گی
نہ آئے گھر میں پسہ اور شام ہو جائے

نوح

از: سجاد رزمی

روحِ شہید کے قبریں تیر کی جا مانگتے ہیں۔

بد نصیب آکے یہاں بخت رسا مانگتے ہیں۔

مہم بھی دیکھیں گے اثر کیسے نہ ہو گا پسیدہ

یا حسین! ابن علی! ہمکے دعا مانگتے ہیں

آپ فردوس بریں مانگیں اگر مل جائے

ہم فقیرانِ نجف کرب و بلا مانگتے ہیں

المدد شیرِ خدا وقتِ دردمن آجبا۔

مرنے والے تیرے دامن کی ہوا مانگتے ہیں

خود ہی مل جائے عزا شہ کی ٹانے والے

آپ آمین کہیں ہم یہ دعا مانگتے ہیں

نوح

(از: سجاد رزمی)

بہن کو شہِ خنجر کی یاد آئے گی

وطن پہنچ کر بھرے گھر کی یاد آئے گی

سلا کے قبر میں بے شیر کو نہ جاؤر باب

کھلے گی نیندِ تومنا در کی یاد آئے گی۔

۱۴۸

ر باب بالی سیکنہ کو روئے گی دن بھر
اندھیری رات میں اکبر کی یاد آئے گی۔

اٹھے گی کوئی بھی بہت جب انہما کے ساتھ
بہن کو لاسٹہ سرور کی یاد آئے گی
بہن کو آخری رخصت میں دیکھو و شبیر
گلاسے کا نو خواہر کی یاد آئے گی۔
ردا چھنے گی تو یاد آئے کافرات کا شیر
رسن بندھے گی تو اکبر کی یاد آئے گی
نہ جاؤ گنج شہید ال کی سمت اے زینب
بے بسائے ہوئے گھر کی یاد آئے گی۔

روح

از مجاہد لکھنوی

وے رہی ہے صدائے ماں اکبر
تم کو میری خبر نہیں شاید
ہو گئی صبح دو اذان اکبر
قید میں ہے تمہاری ماں اکبر
تھا مجھے ناز کس قدر تم پر
میرا بیٹا ہے نوجوان اکبر
کیا بتاؤں ہوئے ستم کیا کیا
ماں بھری ہے کہاں کہاں اکبر
ہم کو جسکڑا گیا تھا رسی میں
ہے یہ بازو لہو ہسان اکبر

آکے دیکھو تو لپٹ عابد پر
آکے اک بار شکل دکھلا دو
پوچھے اصفیٰ کو گر نہ یہ کہتا
مجھ کو پوچھے تو یہ نہ مبتلا نا

کتے دروں کے صہیں نٹا کر
مر نہ جائے وہ خستہ جاں اکبر
ہو گیا قتل بے زباں اکبر
ہے رسن میں کلایاں اکبر

فحصہ (ابن محمدی قدیم)

اللعش کا شور پیاسوں کا مقدر کر بلا
تو نے کن آنکھوں سے دیکھا ہے منظر کر بلا
اپنی اپنی فکر زاہد اپنا اپنا غرٹ ہے
لکھ گئے اپنے ہو سے جاتا ران حسین
کس محبت سے پڑی لائی کو اٹھے ہیں حسین
قرض ہے تجھ پر رہی حق کے تہیڈوں کا ہو
روز محشر قافلہ زہرا کو دے گی کیا جواب
بانو کہتی تھی میرے بچے کو رکھتے جین سے

جلتے خوں کا دھواں زمین کی چادر کر بلا
سلسلے نرے چھٹی زمین کی چادر کر بلا
تجھ کو دنیا کی طلب میرا مقدر کر بلا
اہل حق تخلیق کر جاتے ہیں مرکز کر بلا
کس سلیقے سے بنی حشر کا مقدر کر بلا
تیری مٹی میں رچا ہے خون اصغر کر بلا
قتل شدہ کا خون بہا واجب ہے تجھ پر کر بلا
ہے حفاظت میں تیری ششماہا اصغر کر بلا

کام زنجی آگئی آخر والے اہلیت

اللہ اللہ بن گئی تیرا مقدر کر بلا

فحصہ (ابن محمدی قدیم)

بعد حسین کس نے کہا میں یہ ستم ہوں
مقتل سے آ رہی ہے صلا میں ستم ہوں

فوحس (سید رضا علی باقری)
انجمن معصومین کھارادر

ڈھل گیا سورج شمع حبلی ننھا میرا اصغر کہاں گیا رہے
بانو پکاری کو کچھ حبلی ننھا میرا اصغر کہاں گیا رہے

رات اندھیری سنان بن ڈھونڈوں کہاں تجھے اے گنبد بن
دور و پکاری ڈال حبلی

وقت دے مشکل کشا مشکل کر دھل جسے خیرا
تم ہی بتا دو مولا علی

جنگل میں کس جاتو کھو گیا جھولا ہے خالی اے مہلقا
کس کو جھٹلائے ابابری

یہ تو بتا دے اے حر ملہ پھیسدا ہے کیوں تو نے ننھا گلہ
دوبی ہے خون میں ننھی ککلی

تیری زمیں پر اے کربلا گم ہو گیا ہے بچہ میرا
ڈھونڈ رہی ہوں گلی گلی

دکھیا ری مادرِ جا کہاں ویران لگتا ہے سارا جہاں
سکرتی ہوئی آہ و زاری ملی

صانعِ نہ دچھو متفضل کا حال قاصر زباں ہے کہنِ حال
اصغر کے غم میں ہے بے کالی

شیعہ ان شام کب
راہنہ مصومین کھارادر

زینب افکار کجا
غل زنجیر کجا عابد بیمار کجا

میر و شمر زے خنجر گلوے سبیطانی
گلوے شاہ کجا خنجر خوں خوار کجا

پارہ پارہ ہمہ شد جسم شہنشاہ زمن
سم راہوار کجا سید ابرار کجا

گفتہ بر لاشہ برادر بعد افعال زینب
من کجا شامی کو چہ و بازار کجا

آل احمد یہ اسیری ہمہ رفتہ بہ شام
گل کجا خار کجا کو چہ و بازار کجا

عارضہ سرخ سیکھہ ز جفا نیلی گشت
دست سفاک کجا نازنین رخسار کجا

کے رداں بود فلک ایں ہمہ آواز جفا
جو بے اثر ار کجا لال و گوہر بار کجا

دختر سبیطانی را بے نیازی خواند
آل اہل رجا خدمت کف رجا

۱۵۴
نہ کنند رحم کے دائے بہ حال بھار
بوسگاہ بنی پاک بریدند اے دے
تو تبتدار کج طوق گر انبار کجا
گودن شاہ کجا، خنجر خون خوار کجا
عمر انگریز پیری کشت بہ یک ضرب ستم
حلق بے شہر کجا تیر حفا کار کجا
خوہش (انجمن معصومین بھار اور)

زندان میں زینبؑ اظہر کو کر بل کا وہ نقشہ یاد آیا
جلتی ہوئی رتی یاد آئی بھائی کا جنازہ یاد آیا
زینبؑ نے کہا اے زین العابدینؑ کی کہانی یاد آئی
اکبرؑ کی جوانی یاد آئی اصغرؑ کا ترپنا یاد آیا
سجادؑ حمزہؑ نے فرمایا تب زینبؑ مفطر سے رو کر
اے فاطمہؑ زہراؑ کی جانی اس وقت تمہیں کیا یاد آیا
یسنے یہ پڑھا تھا شمرؑ عین بھیڑتا ہے وہ نقشہ آنکھوں میں
کس طرح سے اب صبر کروں زہرہؑ کا دولا یاد آیا
وہ عونؑ محمدؑ پیارے میرے سہل ناکٹا کے جن میں گرے
مظلوم امامؑ کا اے حب بہ لاشوں کا اٹھا یاد آیا
وہ ابن حسنؑ کی شادی کا پھر تانہ یاد آنکھوں میں
سوہ میری دکھیا بیٹی کا وہ دہسے بچھڑنا یاد آیا

فوفہ دا بنجی معصومین کھا راوے

اے میرے الصغرا اے میرے الصغرا

اے میرے انصافے میرے انصاف

کس کو پوری سناؤں گی۔ کسے گووی سناؤں گی

کہاں میں پاؤں گی تباہ نام و کھراے میرے اصفہان میرے اصفہان

آمیرے پاس آئیں گے تو مہار کی صدا ویراں پڑا تیرا جھولا

چھٹ جائے نہ ماں کا جگر اے میرے اصفراء میرے اصفراء

نہجہ کو ڈھنڈوں کہاں برسو ویرانی کا سماں

دشمن ہوا سارا جہاں آتا نہیں کچھ بھی نظر آئے میرے اصفہان میرے ہفت

غم سے دل حیر ہے مجھ سے تو اسغزدر ہے مادر تیری مجبور ہے

ہوتا نہیں مجھ سے صبر اے میرے اصغر اے میرے اصغر

ہاتھوں میں ہے رعن اجر اہوا میرا عین اور شام کی منزل کہیں

یکے کے ٹکڑے سفراء میرے صغراء میرے صغراء

تیسرا خونِ باحق مہکے گا یوں ہی مشترک جب تک زمیں ہے اور فلک

سردار کو ہے یہ خبر اے میرے اصغر اے میرے اصغر

(دوستہ ناصران حسین)

فوج

قید خانے سے سیکٹہ کی صدا آتی ہے
 سانچہ کیا ہیں تقدیر یہ دکھلاتی ہے
 فرقت اے بابا ہیں آپکی تڑپاتی ہے
 آئیے بابا کہ اب جان میری جاتی ہے
 شمع ایزد ہمیں دیتا ہے بجائو بابا
 آخری بار سیکھنے سے لگاؤ بابا

ایسے میدان میں گئے اب آئے پھر کر
 عمو بھی نہر سے مشکیزہ بھر کر لائے
 چاہنے والی کہاں آپکی بابا جیسے
 آپ کی لاڈلی نے بابا ملانچے کھائے
 اپنی آغوش میں آپ ہم کو چھپاؤ بابا
 آخری بار سیکھنے سے لگاؤ بابا

لوریاں دے کے جوہاں بچے کو بہلاتی ہے
 یاد کر کے تمہیں لاڈلی غنم کھاتی ہے
 اماں کہہ سینے پہ نیند ہم کو نہیں آتی ہے
 کروٹیں لینے میں سب رات گزر جاتی ہے

اپنے سینے پہ ہیں آکے سلاو بابا
آنخسری بار کیلجے سے لگا لو بابا

کیا بیاں حال کریں گزری تھی جو دھڑک رہی
بابا نیرے پر نظر آیا تھا جب آپ کا سر
منہ شکل آپ کی نورانی تھی کیوں آپ کی وہ خوں میں تر
آپ رولتے تھے سب لوگوں کو قرآن پڑھ کر
غم سے بے جان ہوں میری جان بچا لو بابا
آنخسری بار کیلجے سے لگا لو بابا

شکے سرزینب و کلثوم تھیں بازاروں میں
اے کے ظالم کئے بابا ہمیں درباروں میں
سینہ زن بیاں تھیں عید تھی کفایت میں
جشن تھے فتح کے ہر سمت شہکاروں میں
ہم کو رسوائی و ذلت سے بچا لو بابا
آنخسری بار کیلجے سے لگا لو بابا

اپنا مہمان بھی افسوس نہ جانا ہم کو
کوئی فے والوں نے مسلمان بھی نہ جانا ہم کو
صدقے میں دیتی ہیں کچھ بیاں کھانا ہم کو

قید خانے میں ملا بابا ٹھکانہ ہم کو
 آکے اس قید مصیبت سے بچاؤ بابا
 آخری بار کیلجے سے لگاؤ بابا
 پھر گئیں ہم سے زمانے کی نگاہیں یکسر
 دست شفقت بھی نہیں پھیرا کوئی سر پر
 کرتے ہیں ہم کو کمیزی میں طلب بد اختر
 آہ کس جا چھوے اس بابا یہ تمہاری دختر
 ہم کو ملتہ نہامت سے بچاؤ بابا
 آخری بار کیلجے سے لگاؤ بابا
 وعدہ فرمایا تھا لینے کو ہمیں آئیں گے
 ہم کو معلوم نہ تھا جس میں تڑپائیں گے
 اب بھی صورت ہمیں اپنی تو نہ دکھلائیں گے
 آہ گھٹ گھٹ کے یوں ہی قید میں رہ جائیں گے
 اس کی بافسرہی صدا پاس بلاؤ بابا
 آخری بار کیلجے سے لگاؤ بابا

نوحہ (انجن دستہ ناصران حسین)

جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبراؤ زینبؓ
ہر ظلم و ستم شان سے سہ جائو زینبؓ
جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبراؤ زینبؓ

عاشور کی شب اُنی علم دار نہیں ہو
بچوں کی خیر بچو بہسلاؤ زینبؓ
اس قافلے کے ستارہ نہیں ہو

جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبراؤ زینبؓ
کھوجائے سیکھنے تو اسے ڈھونڈ کے لانا
ہو باپ کے سینے پہ تو آہستہ اٹھانا
بابائیں اب! میں گے بہسلاؤ زینبؓ

جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبراؤ زینبؓ
لے جائیں گے شام کے دربار میں شامی
تذلیل کی خاطر پئے سچا دگرامی
تم ساتھ بھتیجے کے چلی جائو زینبؓ

جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبراؤ زینبؓ
جب شام کے بازار سے سرنکے کڑوا
گھبرا کے ستم سے کبھی فریاد نہ کرنا

بس بھائی کاسہ دیکھ کے رہ جائو زینبؑ
 جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبرائو زینبؑ
 نیموں میں لگے آگ تو عتاب کو جگانا
 چھن جائے رواسر تو آنسو نہ پہنانا
 قیدی بھی بنائیں تو جیلی جائو زینبؑ
 جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبرائو زینبؑ
 قید تم شام سے جب چھوٹ کے جانا
 رواد الم نانا کے روٹنے پہ سنانا
 دروں کے نشان نانا کو دکھانا
 جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبرائو زینبؑ
 شیعوں کو میسر دے بیویہ آخری پیغام
 جس وقت میسر تو تمہیں پانی کا اک جام
 شربت پر میری فائزہ دلوائو زینبؑ
 جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبرائو زینبؑ
 دس لگی میری یاد میں دن رات سیکھ نہ
 مر جائے گی زندان میں گھٹ گھٹ کے سیکھ نہ
 زندان میں معصوم کو دفنایو سیکھ نہ
 جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبرائو زینبؑ

۱۶۲

ہم حیدری ماتم کے لئے آئے ہیں بی بیؑ
انگوں سے لکھے نوحہ عم لائے ہیں بی بیؑ
عشر میں شفاعت کے لئے آئو زینبؑ
جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبراؤ زینبؑ

نوحہ (انجن دستہ نادران حسینؑ)

آپ بابا کہاں ہیں بتا دیجئے مجھ کو کہہ کر سیکھہ صا دیجئے
آپ بابا کہاں ہیں بتا دیجئے
مدتیں ہو گئیں ہیں مدینہ چھٹے مجھ کو نانا کا روضہ دکھا دیجئے
آپ بابا کہاں ہیں بتا دیجئے
رن سے جا کر وہ خیمے میں پٹا نہیں میرا اصغر کہاں ہے بتا دیجئے
آپ بابا کہاں ہیں بتا دیجئے
چادریں چھین کر شمشیر بے گیا میری پھو پھونکی چادر ڈال دیجئے
آپ بابا کہاں ہیں بتا دیجئے
دشتِ غربت میں غربت کا رات آگئی غم نہ آئی ہے مجھ کو سلا دیجئے
لوٹ لے جائیں گھر سارا اعدا مرگے میرے اصغر کا جھوٹا دلاد دیجئے
آپ بابا کہاں ہیں بتا دیجئے

میں چپ کو بلاؤں گی جا کے خود مجھ کو دریا کا رستہ بتا دیجئے
 بابا اپنی سکنہ سے کچھ بولیئے یہ خوشی کے پردے ہٹا دیجئے
 آپ بابا بتا دیجئے کہاں ہیں۔
 دم گھٹا جا رہا ہے میں مری جاؤں گی میری گردن رسن سے چھڑا دیجئے
 آپ بابا بتا دیجئے کہاں ہیں۔
 میں طلبہ نچوں کے دکھلاؤنگی نشان بھیا اکبر کورن سے بلا دیجئے
 آپ بابا کہاں ہیں بتا دیجئے۔
 اپنے ماہر کی آنکھوں کو اے شاہ دیں ایک بار اور وضع دکھا دیجئے
 آپ بابا کہاں ہیں بتا دیجئے۔

نوحہ (دستہ انجن ناصران حسین)

اربعین کرنا ہے شاہ کربلائی کا لے کے دن عینے پر شام کی جلدائی کا
 حق ادا کرے زینب کیسے اپنے بھائی کا قافلہ اتر آیا صبر کی خدائی کا
 کربلا کے میدان پر فاطمہ کی جدائی کا
 اربعین کرنا ہے شاہ کربلائی کا
 دور تک نگاہوں میں شام کا اندھیرا ہے کربلا کے کونہ تک حادثوں نے گھیرا ہے
 جب کوہنالوں نے منہ کو اپنے پھیرا ہے مامتا کی گودی میں موت کا اندھیرا ہے
 اربعین کرنا ہے شاہ کربلائی کا۔

۱۶۴

بعد کر بلا بھائی ہر طرف قیامت تھی بے ردار میں بستہ راہ شام سے گزری
بھائی ہم تماشا تھے راستے تماشا سائی سہر قدم دعایہ بھی کاش موت آ جاتی
اربعین کرنا ہے شاہِ کر بلائی کا

بھائی قید خانے کی تیسرگی سے ہوا اے اپنی امانت کو ظلمتوں میں کھو اے
نجن گوشواروں کا آنسوؤں سے دھوا اے یوں سیکھنے بی بی کو سب اسیر روا اے
اربعین کرنا ہے شاہِ کر بلائی کا

موت کے بیابان میں زندگی کا ماتم ہے ظلم کے اندھیروں میں روشنی کا ماتم ہے
آنسوؤں کے طوفان میں تشنگی کا ماتم ہے اب بہن کے حصہ میں سہر کی کساٹم ہے
اربعین کرنا ہے شاہِ کر بلائی کا

آپ سے جدا ہو کر جب دینے جاؤں گی جا کے ماں کی تربت پر مرثیہ سناؤں گی
کر بلا کے مقتل میں کیا ہوا بناؤں گی بھائی اپنے بازوؤں کے نیل دکھاؤں گی
اربعین کرنا ہے شاہِ کر بلائی کا

بھائی اب خدا حافظ رہ چلی زینبؑ بن تیرے گمراہ سے کی زندگی زینبؑ
اٹھ گئی خربہ آخر کہہ کے یا علیؑ زینبؑ درودِ عم کی دنیا میں پھر سے کلو گئی زینبؑ
اربعین کرنا ہے شاہِ کر بلائی کا

فوج (دستہ ناصرانِ حسین)

بانو کھتی تھی مقتل میں رو کر رات اندھیری ہے آجاؤ افسر

آتی ہے دھوئندے تم کو مادر
 یوں گئے گھسے سے پھر تم نے اے
 کچھ تو مبتلا و کیا گزری دلبر
 تم یہ قرباں یہ ماں ہو جاتی
 اپنی سوکھی زباں کو دکھلا کر
 نس کو غم کی کہانی سناؤں
 داد پائے کہاں جا کے مادر
 اہ غم اہ غم اہ غم غمزدہ وہ حزیں
 کس طرح دل کو بہلائے خواہر
 جھولا خالی تمہارا پڑا ہے
 چوٹ ایک لگتی ہے اس کے دل پر
 سنتی ہوں قبرستانے بنائی
 کرتے تھے شکر آنسو بہا کر
 ہو چکا حتم شہ کا گھسارہ
 دیکھیں زنداں سے کب کی چھوٹ کر
 غم سے پھٹتا تھا باقتر بلجہ
 مال سے کیوں منہ کو موڑا ہے دلبر
 رات اندھیری ہے آجاؤ اصغر
 ماں نے فرقت میں آنسو بہاے
 رات اندھیری ہے آجاؤ اصغر
 سنتی ہوں تم نے مانگا تھا پانی
 رات اندھیری ہے آجاؤ اصغر
 غم کے اپنے میں آنسو بہاؤں
 رات اندھیری ہے آجاؤ اصغر
 یاد کرتی ہے تم کو سیکینہ
 رات اندھیری ہے آجاؤ اصغر
 اہ مادر کو یہ غم بڑا ہے
 رات اندھیری ہے آجاؤ اصغر
 اس میں رست نہاری چھپائی
 رات اندھیری ہے آجاؤ اصغر
 اپنا مسکن ہے اب قید خانہ
 رات اندھیری ہے آجاؤ اصغر
 رو کے کہتی تھی حبس دم وہ دیکھا
 رات اندھیری ہے آجاؤ اصغر

نوحہ (دستہ ناصر ان حسین)

کھو گئے جو تم کہاں ڈھونڈتی ہے مادر
اے علی اکبر میرے اے علی اکبر میرے

زخم سینے پر لگا اور جگہ تک چھد گیا
خون سے رنگین ہے سر زمین کر بلا

ہاتھ رکھ لو زخم پر آتی ہے مادر
اے علی اکبر میرے اے علی اکبر میرے

آرزو یہ تھی میری دیکھوں سپہ سالار کی لڑی
ہائے قسمت کیا کروں خوں میں میت بھری
سیج بھوٹوں کی کہاں خاک کا بستر
اے علی اکبر میرے اے علی اکبر میرے

محن و یاد نہیں شاہ کا شکریہ نہیں۔
سو گئے عباس بھی گود میں اصغر نہیں۔
سینکڑوں رنج و غم اور ایک سرور
اے علی اکبر میرے اے علی اکبر میرے

اے سیکھنے والی بہن شل ہے کوڑوں سے بدن
باندھنے کو خلق میں شمشیر لایا ہے رسن
ظلم کی ہے انتہا چھن گئے کوہِ سر

اے علی اکبر میرے اے علی اکبر میرے

حقوق کا آزار ہے عابدِ مہرباں ہے
زینب و کثوم اور شام کا بازار ہے
بعد تیرے اہل شرے گئے چادر
اے علی اکبر میرے اے علی اکبر میرے

قید سے جب جاؤں گی میں بچے جاؤں گی
بوجھ گی صفراء تمہیں کیا اے بتلاؤں گی
تکس طرح سے یاد ہے مگر تیرا خواہر
اے علی اکبر میرے اے علی اکبر میرے

اے شبید کر بلا اے شبیدہ مسطفا
واسطہ ہے آپ کو شبیر و شبیر کا
اب حسن کی کچھ خبر لیجئے اگر
اے علی اکبر میرے اے علی اکبر میرے

فوج (دستہ ناصرانِ حسین)

خدا کی شانِ کریمی ہے یہ خدا کی قسم کہ اہلبیت کا دنیا میں نام زندہ ہے
حسینوں کو تو کب فکرِ مہر زمانہ کی حسینوں کا ثواب بھی لانا زندہ ہے
ہم حسینی ہیں یہ بتلاتے چلو پڑیم شبیر لہراتے چلو

اے علی اکبر میرے اے علی اکبر میرے

طوق کا آزار ہے عابدِ مہربان
زینب و کلثوم اور شام کا بازار ہے
بعد تیرے اہل شرے کئے چادر
اے علی اکبر میرے اے علی اکبر میرے

قید سے جیب جاؤں گی میں بچے جاؤں گی
بوجھے گی صفائے تمہیں کیا اسے ہلاؤں گی
شمس طریق سے پائے گی تم تیرا خواہر
اے علی اکبر میرے اے علی اکبر میرے

اے شہید کہ بلا اے مشیہ مصطفیٰ
واسطہ ہے آپ کو شہر و شہیر کا
اب حسن کی کچھ فہم نہ لیجئے اگر
اے علی اکبر میرے اے علی اکبر میرے

فوج (دستہ ناصرِ حسین)

خدا کی شانِ کریمی ہے یہ خدا کی قسم
کہ اہمیت کا دنیا میں نام زندہ ہے
حسینوں کو تو کیا فکر ہو زمانہ کی
حسینوں کا تو اب بھی نام زندہ ہے
ہم حسینی ہیں یہ بتلاتے چلو پچھو
شہید لہرتے چلو

دیکھتے رہ جائیں یہ دونوں جہاں
 تجوہیت ہوں زمین و آسمان
 یوں کھو غم و عمل کی داستان
 دھسے مٹ جائے باطل کا فناء
 یوں دفائے بھول برساتے چلو

پرچم شبیر لہراتے چلو —

موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دو

زیرِ نخبہ سجدہ خانی کرو

پرچم شبیر لہراتے چلو

سو گواراں تہیہ کر بلا

ٹے کرو یوں زندگی کا راستہ

پرچم شبیر لہراتے چلو

کیا ہوا جو سب بھی ہو جائے قلم

روند ڈالو شکر اہلِ ستم

پرچم شبیر لہراتے چلو

یہ جہاں کر دار ہے پیمانے

غزم کا لوہا یہ دنیا مانے

پرچم شبیر لہراتے چلو

اٹھو شمعِ دین کے پروانوں بڑھو

خون سے تاریخِ دین حق لکھ دو

ہم جیٹنی ہیں یہ جتلانے چلو

اے مہمانِ شہیدانِ خدا

فاطمہ کے قلب کی ہم تو دعا

اشکِ غم آنکھوں سے برساتے چلو

ہے سارا راستہ باغِ ارم

یا علی کہہ کر اٹھاؤ ہر قدم

بیعتِ فاسق کو ٹھکرانے چلو

تم جیٹنی ہو زمانہ جانے

تم کو اپنانے کی دل میں ٹھانے

یوں غمِ دنیا سے ٹکرانے چلو

لو زور و سلمان سے کردار لو
تختِ ابراہیم سے تھوار لو
کوہِ ظلم و جور ٹھکراتے چلو
گر حسین ہو تو بہت چاہیے
آلِ پمیر سے الفت چاہیے
دولتِ دنیا کو ٹھکانے چلو

اور زبانِ معشوق تھار لو
ساتھ لے بہت تھار لو
پرچمِ شبیر لہراتے چلو
یہ کہ دلیں شوق و نفرت چاہیے
تم کو تو ایمان کی دولت چاہیے
پرچمِ شبیر لہراتے چلو

بس زبان پر جو درخبر کی بات
کر بلا میں شام کے شکر کی بات
آج ہر تارتک ڈہراتے چلو
زورِ باطل کا نہ کرنا تم کبھی
سنا منے آئے کوئی شکل کبھی
دینِ حق کا زور دکھلانے چلو

زورِ حیدر قلعہِ خیر کی بات
شام کے دربار میں زینب کی بات
پرچمِ شبیر لہراتے چلو
تم نہ لانا عسکرِ بہت میں کمی
ہر قدم پڑھتے چلو نادِ عسل
پرچمِ شبیر لہراتے چلو

تم کو دنیا سے بھلا کیا واسطہ
تم کو بس یہ فرض کرنا ہے ادا
اتک و خون آنکھوں پر ساتے چلو

تم کو حق نے کس لئے پیر کیا
کر کے ذکرِ شاہِ شان کر بلا
پرچمِ شبیر لہراتے چلو

نوحہ منبر ۵

اے شامِ غریباں اے شامِ غریباں
اے شامِ غریباں یہ منجھے یاد تو ہوگا

مقل سے نہ پاس ہوئے زہرا کے دلارے ہر ایک طرف بڑھنے لگے خوف کے سارے
خیموں کی طرف ٹوٹ پڑے شکری سارے لئے لگے بے آسروں کے باقی شانے

وہ خوف مارے

پھپھتی تھیں نبی زادیاں ایک ایک کے پیچھے اے شام غریباں یہ مجھے یاد تو ہو گا
جب لوٹ ہوئی ختم تو تھی آگ کی باری جلتے ہوئے خیموں کی ہوئی رات اجالی
تھا پھول سے پھول پر عجیب خوف سا طاری جب خیمے میں جاتے تو وہی آگ بھی جاتی
یوں سمجھا کہ بھرتی تھیں نبی زادیاں وہیں کہ نہ پاس یوں سمجھا کہ بھرتی تھیں نبی زادیاں وہیں کہ نہ پاس
زینب نے بمشکل کیا بچوں کو اکٹھا سب مل گئے بس ایک سیکنہ کو نہ پایا
دوڑیں سوئے مقل گئیں بھائی کو پکارا اڑہن سینے پر ہے میں نے سلایا

آہستہ جگانا

سہمی تھیں نبی زادیاں یوں خوف کے مارے
اے شام غریباں یہ مجھے یاد تو ہو گا۔

فصہ نے کہا زوجہ حر آئی ہے لی بی
کچھ کھانے کو اور ساتھ میں پانی بھی ہے لائی
زینب نے سیکنہ کو بلا کر کہا بیٹی
بھیجا ہے چچا نے بیو اب آ کے تو پانی

عمو کی دلاری

سہمی تھیں نبی زادیاں دریا کے کنارے اے شام غریباں یہ مجھے یاد تو ہو گا۔

دیتی ہو پھونچی جان مجھے پہلے کیوں پانی
میں ہی تو نہیں ہوں میں سے غمو کی دلا ری
نریب کہا کچوں میں تم چھوٹی موج بنی
مقتل کو طیس کہکے پلا لاؤں میں پانی
اصغر میرا بھائی ۔۔۔۔

جھوٹا بھی ہے بے کل بھی ہے وہ پیاس کے مارے
اے شام غریباں یہ تجھے یاد تو ہو گا۔

بے دردی سے جب کانوں سے نوچے گئے بندے
گرنے لگے ریتی پہ گرم خون کے دھارے
بچی کو بہت رو کے پکارا اے میرے بھائی۔
تھے سوئے وہ تھک کر ہی کسی طرح نہ جاگے

اب کس کو صبر ملے۔۔۔۔

چھپتی تھیں بنی زارایاں ہر کونے کنارے

اے شام غریباں یہ تجھے یاد تو ہو گا

تھا گرم جو مقتل وہاں اب ہو کاساں تھا
روزی ہوئی لاشیں تو نہیں خون کا شاں تھا
نیچوں کی کچی لگیں گری کا دھواں تھا
بیواؤں میں بچوں میں فقط ایک جواں تھا
جانوں کا ضیاں تھا۔۔۔۔

عابد کے سوا جاتے رہے طاہی بھی سارے

اے شام غریباں یہ تجھے یاد تو ہو گا۔

شب بھر کے جلے تاروں کو جب نیند کچھ آئی
 مٹی ساتھ جوائنک وہ شب غم بھی سدھاری
 آکاش پہ سورج کی کرن جیسے ہی اٹھ بڑی
 معصوموں کے پاؤں میں پڑی تو ہے کی بڑی
 حلقوم میں رستی

یہ وقت نہ اللہ کسی کو بھی دکھائے
 اے شام عزیزیاں یہ تجھے یاد تو ہوگا۔

نوحہ (دستہ ناصران حسین)

مومنو اکو علمدار کا ماتم کریں	ضمیمہ جید رکرار کا ماتم کریں
بھج کے جانب دریا جسے دتے تھے حلق	ہم بھی اُس شہ کے وفادار کا ماتم کریں
صف نام میں کج بھی ہیں نہ برا بھی ہیں	مل کہ سب شاہ کے غمخوار کا ماتم کریں
شکری کوئی نہ تھا لاشہ اٹھانے کے لئے	شکر شاہ کے سالار کا ماتم کریں
علم احمد مختار کی حرمت ہے یہی	سبط احمد کے علمدار کا ماتم کریں
یاد آتی ہے سیکٹہ کی اگر تشنہ لبی	آج سقائے خدا کار کا ماتم کریں
بعد جس کے علم و مشک پہ کہرام مچا	اُس سیکٹہ کے وفکار کا ماتم کریں
پھر شرم کی صف نام میں ساک نہ رہیں	آج عبس و وفادار کا ماتم کریں

نوحہ (دستہ ناصران حسین)

بابا سو کہاں اپنا پتہ کیوں نہیں دیتے
 مقفل سے سیکٹہ کو صد کیوں نہیں دیتے

آجا میری مظلوم سیکنہ میری آجا
بھر حلق بہیدا سے صدایوں نہیں دیتے

سب دیکھ رہے ہیں میں جلی جاتی ہوں بابا
دامن میں لگی آگ سمجھایوں نہیں دیتے

میں لاشہ بے سر سے پٹ جاؤں گی بابا
بہچان مجھے اپنی بت کیوں دیتے ۔۔۔
بے غل و گفن خاک میں سب کچھ رہے ہیں
لاشوں کو تہہ خاک چھپا کیوں نہیں دیتے

گھن گھور اندھیروں میں ڈر جاتی ہوں بابا
زنداں میں کوئی شمع جسے لایوں نہیں دیتے
چھینے ہیں لعینوں نے میرے کان کو ہر
عمو کو میسر آنا بتا کیوں نہیں دیتے

اشکوں کے جو گل ہائے عقیقت ہیں وہ کاوش
ترت بہ سیکنہ کی ترٹھایوں نہیں دیتے

۱۴۲۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہو گیا مرزا ستم عباس کا
کرتے ہیں راقم حرم عباس کا

صاحب بیاض : سید علی ضارضوی

نجم غمخواران عباس
رضویہ سوٹ اسٹی کراچی

شاعر انجمن : حضرت شاہ جعفری حضرت علی محمد رضوی سچے حضرت انیس پہر سری۔
حضرت عباس صاحب بیڈ کی مرحوم حضرت نجی مرحوم حضرت حیات امروہوی مرحوم۔

2500

نوح

ہر نفس ہے یہ دردِ زینبِ زار — یا علیٰ یا حسین یا عباس

صبح جس کی آذان گونجی تھی بس رہی عہدِ بحر کی پونجی تھی
بعد اکبر کہاں سکون و قرار یا علیٰ یا حسین یا عباس
ہر نفس ہے یہ دردِ زینبِ زار

ظلم تھا اپنی آخری حد پر خلقِ اصغر تھا تیر کی زد پر
عرشِ تھرا کے رنگِ اک بار یا علیٰ یا حسین یا عباس
ہر نفس ہے یہ دردِ زینبِ زار

شمر کے خوف سے جو رونہ سکی وہ سیکٹ کبھی جو سو نہ سکی
اکے زنداں میں سو گئی آخر یا علیٰ یا حسین یا عباس
ہر نفس ہے یہ دردِ زینبِ زار

ان کے سینوں میں وہ یقیں کی فیاضا شاہدِ نوحہ گر کی ہے یہ دعا
آئیں ردِ منوں پر آپ کے غمِ خوار یا علیٰ یا حسین یا عباس
نوح (انجنِ غمِ خوارانِ عباس)

زینب نے کہا لٹ گئی پردیس میں آکر اے ساتی کوثر
گھر جل گیا اور چھین گئی سرے سے چادر اے ساتی کوثر

دل تھامے ہوئے میں درِ عجب یہ کھڑی تھی۔
اور دیکھ رہی تھی
تھا حلق پہ سرور کے دواں شمر کا خنجر
ہائے وہ شمر کا خنجر
اے ساتی کوثر۔ اے ساتی کوثر

غازی کا علم ڈوبا ہوا خون میں آیا
فسر یاد خدا
دریا پہ کٹے بازوئے عباس دلاور
ہائے عباس دلاور
اے ساتی کوثر۔ اے ساتی کوثر

اٹھارہ برس پالا بڑے چاؤ سے جس کو
میں کھو چکی اسکو
ارماں میرے رہ گئے سب خاک میں مل کر
ہائے سب خاک میں مل کر
اے ساتی کوثر۔ اے ساتی کوثر

ظلم عجب ڈھایا گیا مجھ سوگ نشیں پر
مجبور و حزیں پر
اک تیر سے چھیدا گیا حلق علیٰ اصغر
ہائے حلق علیٰ اصغر
اے ساتی کوثر۔ اے ساتی کوثر

اعدائے سیکٹہ پہ دنگی ایسی جفا کی
بچی نے فضا کی
بے غسل و کفن دفن ہوئی دختر سرور
ہائے دختر سرور
اے ساتی کوثر۔ اے ساتی کوثر

خوجا ابن عثمان عباس

آلام و مصائب میں گرفتار ہے صغریٰ بیمار ہے صغریٰ بیمار ہے صغریٰ
آلام و مصائب میں گرفتار ہے صغریٰ

سب چھوڑ گئے اماں پھوپھی اور برادر
سوچا نہ کسی نے بھی کہ ہم رہے صغریٰ
آرام و مصائب میں گرفتار رہے صغریٰ
سب بھول گئے جا کے خبر تک نہیں بھجی
کیا ایسی ہی فرقت کی سزاوار ہے صغریٰ
آلام و مصائب میں گرفتار رہے صغریٰ
ہے دھج جلدی یہی صحت کی خرابی
اب اپنی ہی بیماری سے سزاوار ہے صغریٰ
آلام و مصائب میں گرفتار رہے صغریٰ
ملا ہے سکوں دل کو نہ نیند آتی ہے شب کو
اکبر تیری آمد کی طلب گار ہے صغریٰ
آلام و مصائب میں گرفتار رہے صغریٰ
کم مروتی نظر آتی نہیں اس شک فشانہ
کچھ ایسے ہی حالات سے دوچار ہے صغریٰ
آرام و مصائب میں گرفتار رہے صغریٰ
کہتے ہیں ایس آہ بیکا پڑھ کے یہ لوحہ
کہتے کی جلدی سے دل افکار ہے صغریٰ
آلام و مصائب میں گرفتار رہے صغریٰ

نوحؑ

داغبن غمخواران عباسؑ

سرکٹ گیا جب دشت میں زہرا کے پسر کا
ہاتھی گزریں میں کانپست تھا عرش مغلی

سرخ آندھی چلی خون اگلنے لگا صحرا

دشت کا یہ عالم تھا کہ ہمت تھا کلجہ۔

نخی ایک قیامت سر قتل جو پیا تھی

گو بنی ہوئی صحرا میں فقط ایک صد تھی

عباس کہاں ہو عباس کہاں ہو آج وہاں ہو۔

سینے پہ سناں کھا چکے اکبر گئے مارے

خالی ہوا جھولا بھی اصف گئے مارے

تہنہا ہوئیں سیدانیاں سرور کیے مارے

زینبؑ ہے پریشاں چلے آؤ جہاں ہو۔

عباس کہاں ہو عباس کہاں ہو آج وہاں ہو۔

ناموس پیمبر کو بڑی آس نخی تم سے

کیا ایسی بھلا بھائی خط ہو گئی ہم سے

پھوٹ جانے کیجیہ کہیں زینبؑ کا نہ غم سے

کیوں روئے ہو کس بات پر نظروں سے ہٹا ہوا

عباس کہاں ہو کہاں ہو عباس آج وہاں ہو۔

اس دشتِ مصیبت میں کہاں کھو گئے بھائی
نیزے کی اتنی آبیہ تھپتھپ تک آئی۔
آجاؤ ذرا چھوڑ کے دریا کی ترائی
چادر سرِ زینب سے اترتی ہے کہاں ہو
عباس کہاں ہو عباس کہاں ہو آجاؤ جہاں ہو
یہ اہلِ ستم اور قیامت نہ چپا دیں
سب لوٹ کے اسبابِ حرم آگ لگا دیں
ڈر رہے کہیں بیمار کا نیمہ نہ جلا دیں
پھر چار طرف صرف دھواں صرف دھواں ہو
عباس کہاں ہو عباس کہاں ہو آجاؤ جہاں ہو
انے پر ستم اور ستم گارتے ہیں۔
تلوار لے سب درخیمہ پکھڑے ہیں۔
مردوں میں فقط عابدِ بیمار پنچے ہیں
نخجہ کہیں عابد کے گلے پر نہ رواں ہو
عباس کہاں ہو عباس کہاں ہو آجاؤ جہاں ہو
کچھ کوئی روتا ہے ادھر انھوں میں آ کے
بچی کوئی روتی ہے ادھر کھائے ٹھانپے

لاؤں تو بھلا لاؤں زباں ایسی کہاں سے
 الفاظ نہیں حال جو بچوں کا بیاں ہو
 عباس کہاں ہو عباس کہاں آجباؤ جہاں ہو
نوحہ (انجمن غمخواران عباس)

زندہان زندان نہ بھولیں گے ہم شام کا زندان
 نادان نادان زندان میں اک مر نہیں نادان -
 زندان زندان نہ بھولیں گے ہم شام کا زندان
 وہ شام کے زندان ہیں سینہ کا ترپنا
 تاریکی سے گھبرا سکے وہ بھی کنا بلکتا
 زندان زندان نہ بھولیں گے ہم شام کا زندان -
 کہتی تھی سینہ میرے با با کو بلا دو
 جد کے لئے اماں علی اکبر کو بلا دو
 کیوں آتے نہیں لینے مجھے میرے چچا جان
 زندان زندان نہ بھولیں گے ہم شام کا زندان
 جب باپ کا سد بھیڑنے زندان میں پایا
 لپٹا یا کلبجے سے سب احوال سنایا
 امت نے کیا نانا کی کس درجہ پریشاں
 زندان زندان نہ بھولیں گے ہم شام کا زندان

ناگاہ مسکینہ پہ چلی ظلم کی تلوار
 زنداں میں نمودار ہوا شہر ستم نگار
 اور چھینا مسکینہ سے سرِ سرورِ دیشان
 زنداں زنداں نہ بھولیں گے ہم شام کا زنداں
 سرِ پیٹ کے یوں کہنے لگی مادرِ مہرِ مہر
 ہے میری بچی میرے سر پر نہیں چپا در
 کس طرح سے دکھیا میں کروں کفن کا ساہا
 زنداں زنداں نہ بھولوں گے ہم شام کا زنداں

فوجہ (انجمن مخمور ان عباس)

رسن بستہ حرمِ مجبور اور لاچار پھرتے ہیں
 برہنہ سر برہنہ پاسد بازار پھرتے ہیں
 رسن بستہ حرمِ مجبور اور لاچار پھرتے ہیں
 گلے میں طوق ہے زنجیر پا پٹنے نہیں دیتی
 مگر کانٹوں کے اوپر عابدِ جیسا پھرتے ہیں
 رسن بستہ حرمِ مجبور اور لاچار پھرتے ہیں
 کہا کرتے تھے عابدِ عمر بھرِ زینب سے درود کر
 پھونچی آنکھوں میں زنداں کے درودِ لہ پھرتے ہیں
 رسن بستہ حرمِ مجبور اور لاچار پھرتے ہیں

بُکا کرتی تھی صغرات کو فسرت میں بابا پاک
 وطن کو دیکھنے کب سیدہ اہلار پھرتے ہیں
 رسن بستہ حرم مجبور اور لاچار پھرتے ہیں
 پھرنی جاتی ہیں در در رسول پاک کی عزت
 ہمارا ڈٹوں کی پکڑے عابدیہ پھرتے ہیں۔
 رسن بستہ حرم مجبور اور لاچار پھرتے ہیں

حیات ایک ایک کو حسرت سے دیکھا کرتا ہے بہروں
 کبھی جو کر بلا سے شاہ کے زوار پھرتے ہیں
 رسن بستہ حرم مجبور اور لاچار پھرتے ہیں
فوج (انجمن عذاران عباس)

بے کفن ہے لاشہ سبط یمبر خاک پر
 رو رہی ہے فاطمہ بیٹھی کھلے سر خاک پر
 بے کفن ہے لاشہ سبط یمبر خاک پر
 تھے امام وقت سب کچھ جانتے تھے شاہ دیں
 ایڑیاں رگڑے گا اک دن رن میں لاکر خاک پر
 بے کفن ہے لاشہ سبط یمبر خاک پر

سہرائے قاسم میں جن کو ماں نے گوندھا تھا ابھی
 دیکھو مچھائے پڑے ہیں وہ گل تر خاک پر

۱۸۳

بے کفن لاشہ سبڑ پیسہ خاک پر
ماں کی گودی سے جدا ہو کر بتاؤ میری جاں
کس طرح سے نیند آئی، تم کو اصف خاک پر
بے کفن ہے لاشہ سبڑ پیسہ خاک پر

یا علی مشکات امداد کا یہ وقت ہے
اگر ہے میں دیکھنے، گھوڑے سے سردر خاک پر
بے کفن ہے لاشہ سبڑ پیسہ خاک پر

فاطمہ زہرا سمیٹیں گانٹیں رو مانی میں۔
گھر ہے میں آنکھ سے بھی جو گھر خاک پر
بے کفن ہے لاشہ سبڑ پیسہ خاک پر

جیدہ ری واج، وقت دیکھنے کے ساتھ ساتھ گھر میں خبر
برکت کے لئے جیدہ ری گھڑی لگا رہے، ہر دم چودہ معصومین کے
کے سایہ میں زندگی بسر کیجئے۔

۱۸۴
بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا حسین یا حسین یا حسین
صاحبِ بیاض
جناب محمد نعیم زمان



انجمنِ محبینِ عسرا

جعفر طیار سوسائٹی ملیر کراچی

تعداد ممبرین ۱۵۰۰

شاعر انجمن: جناب یاور اعظمی عبادت حسین

مس فہیم زیدی

۱۸۵
صفحہ

شاعرِ اہلیت جناب عبات حسین ————— انجمنِ مہمانِ عزا

اکبر نوجواں اکبر نوجواں
اکبر نوجواں اکبر نوجواں
۱۔ رات بھر ماں کے نہانہ پر رکھے وہ سر
کہہ رہا تھا خدا گر کرے اب تسخیر
دوں کھڑا ہو کے میں صبح کی جوازاں

اکبر نوجواں
اکبر نوجواں
۲۔ سب سے پہلے ملے ٹھکرو اذینِ رفا
ہوں خدا آپ پر دیجئے اب رضا
کچھ نہیں اب رہی تباہ دل بابا جان
اکبر نوجواں

اکبر نوجواں
۳۔ خاکِ زخوں میں بھرا تہ کاغذِ نقاشا
سسکیاں لے رہا تھا زمیں پر پڑا
چلک سینہ ہوا جب لگی اک سناں

اکبر نوجواں

اکبر نوجواں

۴۔ ہاتھ سینے سے تم اب ہٹا دو ذرا

زخیم کیا رگاب دکھا دو ذرا

یا علی کہہ کے پھر پھینچ لی جو سناں

اکبر نوجواں

اکبر نوجواں

۵۔ باپ کے رسلے ہچکیاں لے کے پھر

مگرم ریتی یہ ہی مر گیا تھا پس

کیا کرے باپ اب لے کے جا کہاں

اکبر نوجواں

اکبر نوجواں

۶۔ لاشیں کیسے اٹھے کس کو دلوں میں صدا

کوئی یادہ نہیں اب جو باقی بچا

تجھ پہ گزری ہے جو کیا کڑوں میں بیاں

اکبر نوجواں

اکبر نوجواں

۱۸۶

لاش اکبر کی جب لے کے آئے حسین
زینبؑ غمزدہ لٹ گیا اب حسینؑ
نوسنبھا تو اسے مر گیا انہو جواں

اکبرؑ انہو جواں

اکبرؑ انہو جواں

۸۔ حشر برپا ہوا ایک قیامت ہوئی
یجیمہ شاہ میں ایک صفِ نعم بھی
نعی عبادت خدا اکبرؑ انہو جواں۔

اکبرؑ انہو جواں

اکبرؑ انہو جواں

اکبرؑ انہو جواں

نوحہ

انجمن نے مجھ پر عزائم

شاعرہ منیرہ زیدی

بیت زہراؑ مر نطفے زینبؑ
حق شناس و حق نوا زینبؑ

تو معین و معاون شہید
دکھ کے لکھ راہیں حوصلہ زینبؑ

بعد شبیرؑ تو رہی مہر دم
لٹی رائے دں کا آسرا زینبؑ

دشتِ غربت میں شبیر مادر کا
کر دیا توتے حنّے ادا زینبؑ

کیا بیٹوں کو بھائی پر قرباں
تیرا بھائی نہ پنج سکا زینبؑ

لائے کوئی کہاں سے نم سا جگر
کس میں ہے اتنا حوصلہ زینبؑ

ابتداءے ستم تھی زہرا پر
تم پر پہنچی ہے انتہا زینبؑ

دے دیا شہر نے سرِ ریح میں
آپنے سہ سے دی ردا زینبؑ

ساتھ بھائی کے دین حق کے لئے
ہر ستم تم نے سہہ بیا زینبؑ

بھرا دربار اور تیرا خطبہ
نخست باطل لرز گیا زینبؑ

فوسے لکھتا ہے خدیجہ دل سے نعیم
ہے یہ سب آپؐ کی عطا زینبؑ

فوجہ

شاعرہ مسرت نعیم ربیدی ————— انجمن مجاہدین عسکری

زندہ ان میں اب تم کو کہاں پائے سیکھنے
عباسؑ چپ غم سے نہ مر جائے سیکھنے
تیار کی زندان سے دم گھٹتا ہے میرا
اک شمع جلا دو تو سکوں پائے سیکھنے
خون بہتا ہے کانوں سے تو رخسار میں نیلے
اب ظلم سے کس طرح امان پائے سیکھنے
سر پر میگر اب ننھی سے چادر بھی نہیں ہے
لانٹے کو کفن تیسرے جو پہنائے سیکھنے
سامان کرے فاتحہ دلوانے کو تیسری
اک جام بھی پانی کا اگر پائے سیکھنے
اب پاس میرے تھا سا اصفیر بھی نہیں ہے
اب کیل کے دل کس سے یہ بہلائے سیکھنے
کس طرح سہوں ظلم و ستم شہر یحییٰ کے
اب کس کو پکارے کسے بلوائے سیکھنے
شبیر کی الفت میں سیکھنے کا بیاں تھا
تم پاس بلاؤ تو سکوں پائے سیکھنے

۱۹۰

دکھ سہ نہ سکی بھی نے آخر کو فضا کی
زندیاں میں اٹھا شور و بکا ہائے سیکنہ

ماں ننھی سی میت سے لپٹ کر یہ پکاری
تم چھوڑ کے مادر کو چلیں ہائے سیکنہ
پیار ہیں سچا دے ہاتھوں میں مدد نہ
کس طرح سے میت تیری دنائے سیکنہ

میت کو جو تربت لٹانے لگے سجاد
دریا پہ تر پے لگا سقائے سیکنہ
مر کر بھی رہائی نہ ملی قید سے بی بی۔

تربت تیری زندیاں میں بنی ہائے سیکنہ
رو رو کے نعیم آپ سے کرتی ہے یہ فساد
امداد کو آؤ میری شیدائے سیکنہ

خود

شاعر اہلبیت جناب یاد رکھی جا: ————— انجمن مجاہدین
کبھی جو سنے آتی ہے کربلائے حسین
صدائیں کانوں میں آتی ہیں ہائے حسین

جو اہل کفر کی گردن پہ فرض ہے اب تک
اُس انتقام کی آواز ہے عزائے حسین

یزیدیت کے پرچھے ارادے جس نے
اس انقلاب کی ہے ابتداء حسینؑ

بھڑک کے بچ گیا قصر ینزیدیت کا چراغ
بنے میں شمس و سحاب بھی نقش ہائے حسینؑ
کیا تھا وعدہ خدا سے جو سرٹانے کا
چلا جو مصلحت پہ خنجر تو سرکائے حسینؑ

ضعیف سے نہیں اٹھتا جوان کا لاشہ
کے پیکارے مدد کو کے بلائے حسینؑ

کلیجہ پھٹ گیا بیسلی کا غشس ہوئیں زینت
جو رن ہے لاشہ اکبر کو گھر میں لائے حسینؑ
ارادہ کرتے ہیں یحییٰ میں جا نہیں پاتے
کھڑے میں ڈبوڑھی پہ صغریٰ لاش اٹھائے حسینؑ

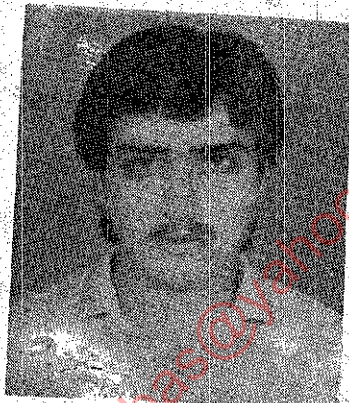
رباب مانگنے آتی ہیں اپنے بچے کو
کوئی بتائے کہاں لاش کو چھپائے حسینؑ
تھا کون شمع جلاتا جو اس جگہ یا دور
اندھیری قبر میں کام آگئی عزائے حسینؑ

۱۹۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم
پائے عابد سے جو اٹھی تھی صد از بخیر کا

صاحبِ بیا صفت
سید اعجاز حسین زیدی دسائھی

جنرل سیکریٹری
سبز اہد حنین



مدرسہ
محمد حسین

انجمن تحریک اسلامی
سبز اہد حنین

جعفر طیار سوسائٹی ملیر کراچی

ممبران انجمن ۲۰۰۰

ریجان عم سبط پیمبر کے علاوہ
اللہ سے کیا اس کے سوا مانگ رہے ہیں

۱۹۳

خود

ابن سجادؓ

پاؤں سے عابد سے جوا بھی صدا زنجیر کی
جانتے ہیں یہ صدا اہل عزا، زنجیر کی

پاؤں جو مے سید سجاد کے جس روز سے
ہم سے بوجھو ہو گئی توقیر کیا زنجیر کی

مائیں بہنیں مردوزن زلیو سمجھتے ہیں اسے
زیب تن کرتے ہیں خوش ہو کر قبا زنجیر کی

خون جو بہتا ہے پیہم ما تم زنجیر سے
زخم دیتا ہے صدا میں مرجا زنجیر کی

میری کہ لون کی طرح مل کر میں اہل عزا
بارگاہ سیدہ میں ہے دعا زنجیر کی

آہنی زلیو پہن کر شان سے چلتے ہیں ہم
آپ سے عزت بڑھی زین العبا زنجیر کی

میرا دمہ ہے اگر بھیار نہ پائے شفا
دب جائے بیمار کو لا کر ہوا زنجیر کی

غم میں عابد کے سیاہی اوڑھ لی زنجیر نے
سر کوڑی خود ہے بجائے کر بلا زنجیر کی

۱۹۴

یاؤں سے سجاد کے لپٹی ہوئی روتی رہی
تگر بلا سے شام تک یہ تھی دف ازخیر کی
قبر میں جاؤں گا اے رحجان اس زلیخہ کے ساتھ
دافع مہم پشت پرے کر عطر ازخیر کی
خبر

زینب کو عینوں نے جوئے پرودہ بھیرایا
زہرا کو رلایا ہے پیمبر کو رلایا!
رونے نہ دیا بھائی کے لاشے پہن کو
بیٹا ازبھتیجے کو یتیموں کو ستایا
شبیر کے لاشے پہ بھی کہتی تھی زینب
سب لاشے اٹھے اور تیرا لاشہ نہ اٹھایا
میت کی طرح نہر سے لائے شہہ والا
غازی کا علم نہر سے ترخون میں آیا
ارمان تھا شادی کا تو ماں نے علی اکبر
ارمانوں کا سہرا تیری میت پر بچایا
جبرئیل کے پر جلنے لگے شدتِ غم سے
اصغر کو جو رہی پہ شہر میں نے لٹایا

افسوس مسلمانوں نے فرزند بنی کا
پانی کی طرح خون زمیں پر رہے بہا دیا
ترہر کی صدا آتی رہی دشتِ بلا میں
نخبر تلے شبیر کو پانی نہ پلایا

زندوں کی زمیں قبر کفن کرنا تھا اس کا
سجاد نے یوں بالی سکینہ کو سلایا
کب لکھا گیا نوحہ میرے دل کو خبر کیا
ریحانِ قلم مولا علیؑ کی کہہ کے اٹھایا

داغِ سخن سجا دینا

خبر

شبیر کی مجلس میں دعا مانگ رہے ہیں
عباس کے پرچم کی ہوا مانگ رہے ہیں
ہم اہلِ عزاِ خلد میں پہنچے تو خدا سے
جنت میں بھی مجلس کی فضا مانگ رہے ہیں
کھلتے ہوئے پھولوں کے جی ہاتھوں میں کئے شکر
اصغر کے جسم کی ادا مانگ رہے ہیں۔

سجاد کو مرم کی طلب ہے نہ دوا کی
جو چھن گئی زینبؑ کی ردا مانگ رہے ہیں

۱۹۶

دو گھونٹ ملے پانی پکارے علی اکبر
کس وقت میں شبیرے کیا مانگ رہے ہیں۔

پانی تو بہا نہ ہے سنو ماوراء النہر
بے شیر بھی اب لڑن دغا مانگ رہے ہیں

جس خاک پہ سجاد کے قدموں کے نشان ہیں
سر رکھ کے میٹھا بھی شفا مانگ رہے ہیں

کیا شان عملدار حسین ابن علی ہے
خود حرف و فان سے دغا مانگ رہے ہیں
ریحان غم سبیلِ پیمبر سے علاوہ
اللہ سے کیا اس کے سوا مانگ رہے ہیں

جذری واتح بچوں کو تعلیم دیجئے

بروقت معصومین علیہم السلام کے نام نظروں کے سامنے
رکھیے بصیبت پریشانی سے نجات پائیے۔

قیمت صرف / ۱۶۵ روپیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
یا حسین یا حسین یا حسین
صاحب بیاض و شاعر
سید ندیم عباس نقوی



انجمن ملائک علیہ السلام
جعفر طیار رسو سانی

ملیہ

تعداد ممبران - 1500

قیع سجدے میں جس وقت علیؑ نے کفائی
اب لگتا تھا کہ دنیا میں قیامت آئی :-

(انجمن غلامان علیہ السلام)

شہادتِ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؓ

سید ندیم عباس نقوی

تیغِ سجد میں ہے جس وقت علیؑ نے کھائی
ایسا لگتا تھا کہ دنیا میں قیامت آئی

ابنِ لُحْم نے ستم ڈھایا ہے یہ حیدر پر
زیرِ میں دو بی ہوئی تیغ ہے ماری سر پر
ذخِمْ ایسا لگا غش میں کہے زہیب کے پدر
ہائے حسنین یہ ظالم نے قیامت ڈھائی

تیغِ سجد میں ہے جس وقت علیؑ نے کھائی
ایسا لگتا تھا کہ دنیا میں قیامت آئی

ہے ستمگار نے سجدے میں علیؑ کو مارا
گل کے مولا کو محمدؐ کے وصی کو مارا
ظلم ایسا لگا بہنے لگا خون کا دھارا
آسماں پر بھی ہے اس ظلم سے سرخی پھائی

تیغِ سجد میں ہے جس وقت علیؑ نے کھائی
ایسا لگتا تھا کہ دنیا میں قیامت آئی

بکڑے قاتل کو کھڑے روتے تھے ابنِ حیدر
روتے تھے اور تھے ملعون سے گویا سرور

۱۹۹

تو نے کیوں ظلم کیا بابا یہ حد سے بڑھ کر
تجھ سے سوچا نہ گیا تھے یہ نبی کے بھائی

تین سجده میں ہے جس وقت علی نے کھائی
ایسا لگتا تھا کہ دنیا میں قیامت آئی

گھر کو حسین علی شیر خدا کو لے کر
گھر میں تھا ایک عجب شور و بکا کا منظر
ہائے بابا یہ بکا کرتی تھیں زمین پر رو کر
آپ پر بابا ہے یہ کس نے مصیبت ڈھائی

تین سجده میں ہے جس وقت علی نے کھائی
ایسا لگتا تھا کہ دنیا میں قیامت آئی

لکھ کے روداد یہ مولا کی قلم ہے رو یا
تو بھی رو یا ہے ندیم اور فلک بھی رو یا
نوحہ پڑھنے سے قیامت کا سماں ہے گویا
لکھ کے یہ توحہ غم تو نے ہے جنت پائی

تین سجده میں ہے جس وقت علی نے کھائی
ایسا لگتا تھا کہ دنیا میں قیامت آئی



شہادتِ حضرت علیؓ سید ندیم عباس نقوی

۱۔ بولے شہبہ اب نہ اصفؓ آئے گا

جھولا ویران کر کے جائے گا

خونِ اصفؓ کا رنگ لائے گا

یہی اسلام کو بچائے گا

۲۔ یہ جو چھ ماہ کا اک اصفؓ ہے

یہ جو بانو کا تھا دیر ہے۔

پیا س سے جاں بب ہے مضر ہے

پانی پر قبضہ ستم کر ہے

پانی پلوانے کے جاؤں گا

تیسر کھا کر یہ واپس آئے گا

بولے شہبہ اب نہ اصفؓ آئے گا

جھولا ویران کر کے جائے گا

۳۔ خنصا اصفؓ جو کیا میدان میں

زد میں تیر لعین شیطان میں

تھا ہمو ہاتھ شیرینہ داں میں

چاہا پھینکے فلک کے دماں میں

۲۰۱

آسماں چیخا خوں جو آیا ادھر
تا ابد مینہ نہ وہ بہائے گا
بوئے شہ اب نہ اصفہ آئے گا
جھوٹا دیران کر کے بہائے گا

۴۔ بوئے پھر یہ زمین سے سرور

پھینکنا چاہتا ہوں خوں کچھ پہ
چیخ اٹھی زمین یہ کہہ کر
شاہ دیسے خوں نہ پھینکے ٹھوہر

خون ناحق جو مجھ پر آئے گا
ایک دانہ نہ اُگنے پائے گا

بوئے شہ اب نہ اصفہ آئے گا
جھوٹا دیران کر کے بہائے گا

۵۔ خونِ اصفہ کو ہاتھ میں لے کر

بوئے تھے یہ شاہِ رود کہہ
پھینکوں میں کس جگہ ہوا اصفہ
ارضِ مُنکر فلک بھی ہے مُنکر

تم گئے اور نہ سوچا اے بیٹا

۲۰۲

خون تمہارا کہاں پہ جائے گا۔

بڑے شہ اب نہ اصفہ آئے گا

جھولا ویران کر کے جائے گا

۶. خون چسکویں لے کر شہ نے کہا

میں وضو کر رہا ہوں دیکھو خدا

خون کو یہ کہہ کر رُخ پہ شہ نے ملا

اور گویا ہوئے شہ دوسرا

خونِ ناحق ہے میرا اے بیٹا

تیرا خون دین کو بچائے گا

بڑے شہ اب نہ اصفہ آئے گا

جھولا ویران کر کے جائے گا

۷۔ آرزو ہے ندیم کی یہ سدا

اور یہی ہے خدا سے اس کی دعا

اس کو کر دے شہادت ایسی عطا

جس سے ہو انقلاب دیں برپا

انقلابِ علی کی راہوں میں

خون کا ہر قطرہ وہ بہاے گا

لو بے شہ اب نہ اصفرائے لگا
جھو لاویہ ان کر کے جانے گا

مصائبِ کرب و بلا
سید ندیم عباس نقوی

۱۔ یا قابر اللہ و یا ولی الولی
یا منظر العجائب یا مرتضیٰ علی
یا مرتضیٰ علی و ولی انت مقصدی
واللہ لا أقصر عن زیکم یدی
مشکل کشاء علی یا مرتضیٰ علی
آئیے مشکل کشاء آل پہ مشکل پڑی

۲۔ زینب بکارس دیکھئے کسی ہے بے کسی
مارے ختمے بہشت اسلام کے جری
مشکل تھی آل پہ جب مشکل کشاء علی
اُسے نہ کیوں مدد کو اے مرتضیٰ علی

مشکل کشاء علی یا مرتضیٰ علی
آئیے مشکل کشاء آل پہ مشکل پڑی

سہ۔ دو لہا تھا ایک شب کا لڑنے گیا جوں میں
کہتا تھا میں چلا ہوں شاہِ زمیں پہ مرنے
میں لشکرِ یزید کو جاتا ہوں تباہ کرنے
دو لہا ہوا شہید تو گھوڑوں نے لاش روندی
مشکل کشار علیؑ یا مرتضیٰ علیؑ
آئیے مشکل کشار آلِ یہ مشکل پڑی

۴۔ یابی کے لئے جب گئے دور یا یہ سہرا در
شانے کٹا کے سو گئے عباس دلاور
ایسے میں ان کے پاس نہ اکبر نہ سہرورد
اُس وقت بھی صدامیکر بابا نہیں کودی
مشکل کشار علیؑ یا مرتضیٰ علیؑ
آئیے مشکل کشار آلِ یہ مشکل پڑی

۵۔ دل پہ سنال ہے اکبر کڑیل جواں نے کھائی
سہر بیٹی ہے مادر دیتی ہے یہ دھائی
برسوں کی ظالموں نے جھیننی میری کمالی
سہرورد ہن ہننا آپ ہی آکر نکالیں بوجھ ہی
مشکل کشار علیؑ یا مرتضیٰ علیؑ
آئیے مشکل کشار آلِ یہ مشکل پڑی

۲۰۵

۶۔ رسی میں ہم کو باندھا چھینی ہماری چادر
کیسے گوارا آپ کو یہ سب ہوا یا جید
ظلم بھرا رہے تھے آل نبی کو دردِ
ہر آنکھ میں تھا آنسو ہر لب پہ یہ صدا تھی
مشکل کشا علیؑ یا مرتضیٰ علیؑ
آئیے مشکل کشا آل پر یہ مشکل پڑی

۷۔ شان ان کی لکھ سکے گا کوئی ندیم کیونکو
تہیبر کی خدانے جن کو عطا کی چادر
ظلم اُڑا رہے تھے اس آل کا منتظر
کیوں آسمان گرا نہ کیوں زمین چٹخنی !
مشکل کشا علیؑ یا مرتضیٰ علیؑ
آئیے مشکل کشا آل پر مشکل پڑی

۲۰۶



انجم غامیہ کاظمیہ ابن بد کاظمیہ

ڈرگ وڈ

شاعر اہلیت

شاہ انجمن
حضرت مجاہد لکھنوی

تعداد ممبران — ۲۵۰۰

نوحہ (انجمن عابدیہ کانپور)

خون اکبر کا کلیجہ ہو گیا
سینہ اکبر پہ جب برچی لگی
روئیں بسلی کی طرح دل تھام کر
خاک میں ارمان مل کر رہ گئے
بدلے مہندی کے ہما خون میں
ڈھونڈتے ہیں شاہ لوں لاشیں
گر پڑے گھوڑے سے کبر خاک پر
رن سے لائے شاہ جب لاش جوان
دشمنوں میں رہ گئے تنہا حسین
مٹ گئی مقتل میں تصویر رسول
اب نہ لینے آئے کا صغریٰ کوئی

نوجوانی ہائے یہ کیا ہو گیا
قلب مادر یارہ پارہ ہو گیا
جو کرا آنسو وہ دریا ہو گیا
خواب سا اکبر کا سہل ہو گیا
موت کا ارمان پورا ہو گیا
جیسے مقتل میں اندھیرا ہو گیا
جب جگر کے پار نیزہ ہو گیا
خشرک خیمہ میں برپا ہو گیا
قتل پیری کا سہرا ہو گیا
دہر میں اس نام رُہوا ہو گیا
تیرا اکبر مع کوپیا ہو گیا

مل گئی شہرت مجاہد آپ کو

اس قدر مقبول نوحہ ہو گیا

نوحہ (انجمن عابدیہ کانپور)

زینب نے کہا رو کر عباس چلے آؤ
دیتی ہے صد اجاں عباس چلے آؤ

۲۰۸

جلتے ہوئے جنیوں میں میرا بھتیجہ ہے
شعلوں میں نہ آجائے اس کا مجھے خطر ہے

لانا ہے اسے باہر عباس چلے آؤ

لٹتا ہے مل پرودہ خالین کی ڈھائی ہے

سرسنگے بہن دیکھو باہر نکل آئی ہے

بے پردہ ہوئی خواہر عباس چلے آؤ

دیکھو تو سکینت پر ہوتے ہیں ستم کیے

دیتی ہے صدا تم کو ہر بار وہ رو رو کے

ہماہ و فغاں لب پر عباس چلے آؤ

کھینچے ہیں گہرا اس کے بے دنیوں کا بوسے

رخسار بھی نیلے ہیں بے کس کے طماچوں سے

دیتی ہے صدا رو کر عباس چلے آؤ

سجاد کا دروں سے زخمی ہے بدن دیکھو

ہمشیر کے شاتوں میں باز مٹی ہے رس دیکھو

ہر گام پہ ہے ٹھوکر عباس چلے آؤ

کس کس کی ناؤں میں حالت نہیں ہے بھائی

کیا ہم پہ گذرتی ہے تم جب گئے بھائی

لٹتا ہے نبی کا گھر عباس چلے آؤ

۲۰۵

جب عمر کو قتل میں پہناتے تھے شہر والا
کیا کیونہ تم ان پر کرتے رہے یہ اعدا
شہر شہ کا ہے نیزے پر عباس چلے آؤ

لینے کے لئے پانی دریا پہ لگے تھے تم
گیا ہو گیا بھر آئے گھر میں نہ بیٹ کے تم

پاؤں نہیں اب کیونکر عباس چلے آؤ
پیغام و فناؤں کا اب کون سنائے گا
اسلام کے پرچم کو اب کون اٹھائے گا

سیدائیاں ہیں مضطر عباس چلے آؤ
زندانیں میں گھٹ گھٹ کر جا بیگی سیدائی
آنا ہے تو احباب اللہ سرے بھائی

جینا ہے مرادو بھیر عباس چلے آؤ
طوفان میں فجاہد کی کٹی ہے مرے آق
تو واسطہ دیتا ہے اب تم کو سیکینہ کا

ایلا و کرد آکر عباس چلے آؤ

فوج کا انجمن عابدیہ کا نظمیں

رستہ اگر نہ یاد ہو رہے ہو چھپے

جنت کی راہ آں چیمبر سے پوچھیں

دیوار و در لرزے گئے سُن کے کس کا نام
 ہم کب بتائیں قلعہ نمبر سے پوچھیے
 افسان کیا بتائے گا دستِ علی کا زور
 کھائی ہے جس نے چوٹ اسی پر پوچھیے
 کچھ اس طرح ہے علم کے شہر اور در کی بات
 جو پوچھنا ہی ہے ہو حیدر سے پوچھیے
 آنے میں عرش جھوٹ کے سوئے زمین ملک
 ہے کیا کشش یہ فاطمہ کے در سے پوچھیے
 پایا ہے حبِ آلِ پیغمبر سے یہ عسک و ج
 ایماں کی منزلوں کو ابودر سے پوچھیے
 بعد نبی، علی نے سلونی کدی صدا
 کیا انہماکے علم ہے مبر سے پوچھیے
 قلبِ جواں سے کس طرح کہنہ بی گئی سنان
 پسری سے شاہ کی دلِ سرور سے پوچھیے
 اصغرِ محمد میں سوچے جھولا ٹھہر گیا
 کیا گزری دل پہ بانو کے منظر سے پوچھیے
 سنبھالو کہ کیا کس طرح فوج کا
 ہنگامِ عصر سب بے خبر سے پوچھیے

بعد حسینؑ کیسے گزاری وہ غم کی رات
اہل حرم سے خاک کے بستر سے پوچھے
کہنے کو بے غلی کا غابہر بھی اک غلام
کیا سہنگی کی بات ہے قبر سے پوچھے

ذکر ۱۱ انجنے عابدیہ کا لکھنؤ

یوں مہری نگاہوں میں شبیر کا دھند ہے

جنت کا ہر اک منظر جیسے اتر آیا ہے

بے بس ہیں جہاں والے مجبور زمانہ ہے

مقام شہ بیس کا روکے نہیں رکتا ہے

یہ خود سو برس سے ہے قائم یہ عزاداری

اور اس کو قیامت تک جاری یونہی رہنا ہے

سلمان والہ زور کا ہم تذکرہ کرنے ہیں

یہ حسن عقیدت ہے یہ مدح صحابہ ہے

دنیا کے شہنشاہوں میں اے گئے کئے

دریا پہ مگر اب تک عباسؑ کا قبضہ ہے

عباسؑ کو الفت حق کس درجہ سیکھنے سے

وابستہ علم سے یہ مشکیزہ بناتا ہے

۲۱۲

جوران میں مٹاتے ہیں تصویرِ جبر کی
 کیسے یہ مسلمان ہیں اسلام یہ کیا ہے
 نخط بڑھ کے ذرا مولا اکبر کو سنا دھینے
 صغریٰ نے مدینہ سے کیا بھائی کو لکھا ہے
 بانوں میں کھڑی در پر شہ آئے ہیں قتل سے
 ہاتھوں پہ تہِ دامن بے شیر کا لاشم سے
 سیدانیاں رقتی ہیں غم میں شہ والا کے
 خالی درِ خمیہ پر ر ہوا جو آبا ہے
 یہ آلِ منیر ہے سرنگے نکران کو
 ان کے لئے قبراں میں نہلیں کی آہیں
 بس روضہٴ سرور تک پہنچا دو نجبا کو
 جنت کا وہاں سے تو پھر راتہ سیدھا ہے

ذبحہ (انجمنِ عابدیہ کا جلسہ)
 چاہئے والے شہ دین کے کہاں ہوتے نہیں
 واقعات کر بلا کس جا بیاں ہوتے نہیں
 ایسی الفت اور عقیدت کے تو ہم قساقل نہیں
 ذکرِ شہ کرنے میں اور آنسو رواں ہونے نہیں۔

آنسوؤں کے ساتھ ہم کرتے ہیں ذکرِ کربلا
 بے وضو ہم لوگ مصروفِ اذان ہوتے نہیں
 حیدری اعزازِ جبریل کے پر کو ملا
 ہر فرشتے کو نصیب ایسے نشان ہوتے نہیں
 ختمِ بازوئے علی پر ہو گیا زورِ شباب
 رفتی کی ہے سند ایسے جواں ہوتے نہیں
 کچھ تو ہے جو ساتھ ہے اللہ کے اکبر کا نام
 بندہ و معبود ورنہ ایک جاں ہوتے نہیں
 شاہِ دیں کے غمگین کی بھی پہچان ہے
 غیر کے بیٹے یہ ماتم کے نشان ہوتے نہیں
 تنگ جیسے ہو گیا شہرِ مدینہ شاہ پر
 لوگ یوں اپنے گھروں میں بے امان ہوتے نہیں
 جل گئے غم سے یہ منکرِ دل سے اٹھتا ہے دھواں
 بے سبب آنکھوں سے یہ آنسو رواں ہوتے نہیں
 بولیں یا جو جس طرح اصفہرِ ماما را گیا
 قلی یوں تیز رفتاری میں بے زباں ہوتے نہیں
 مل گیا یہ کہہ کے شہ نے رنج یہ اصفہر کا ہوا
 کیا کروں راہنی زمین و آسمان ہونے نہیں

کر بلا میں ہو گئی ظلم و ستم کی انتہا
واقعاتِ غم یہ زریبِ داستانی ہوتے نہیں۔

ہیں مجاہد جو حسین ابن علی کے سوگوار
بہر کسی کی موت پر وہ لوحِ خواں ہوتے نہیں

نوحہ (ابنِ عابدیہ کا طیئہ)

راہِ حق کا بنے سببِ پیغمبر کی طرح
مر کے دکھلائے کوئی ایک ہتیر کی طرح
کوئی مولانا علیؑ کے گامِ کائنات کو
اور بندہ نہ کوئی پاؤں کے فبیر کی طرح
در کو زئیر کے کوئی عرشِ نبوت پر
آتے رہتے ہیں جو جبریلؑ اس گھر کی طرح
منتظر آج بھی ہے عید کے پروردہ کی کوئی
کون کون آتا ہے اور حرّ دلاحد کی طرح
آج سجدہ کے لئے سر کو جب کادے دنیا
وے اذان کوئی اگر پھر علیؑ البدر کی طرح
چھوڑ کر آل کے دامن کو بھٹکنے والو
راستہ کون دکھائے تمہیں رہبر کی طرح
ایک دن اشک ہمارا انھیں پگھلا دیں گے
دل جو سینوں میں لئے پھرتے ہیں پھر کی طرح
جب بیان ہوتے ہیں جنس میں مصائب کے
دل میں ہر لفظ اتر جاتا ہے خجّر کی طرح
ہجر میں امنوٰیہ شیر کے کہتی تھیں رباب
دے کلاب کون نہیں لویا مادر کی طرح
چھینے ڈر بالی سکنے کے طنائے مارے
ہو کا ظالم نہ کوئی شمر تھر کی طرح
دل کوڑنے کے جبریل کے مشہد پر کی طرح
کچنچ کر تیغ بڑھے جانبِ دشمن جو حسین
دیکھا ماں بہنوں کو بے پردہ روہ کو فتنہ علیؑ
مجھڑہ ذکر شدہیں کا بچا آہ ہے ہم بھی
تیرا سر شمر مر گیا ہے گلِ نر کی طرح

فوحس (انجمن عابدیہ کا مجلہ)

کیوں نہ ہو دل میں نظر میں اور زبان پر کر بلا
 طور کی مانند ہے جلوؤں کا سیکر کر بلا
 ناخدا ہیں اس گناہوں کے سمندر میں حسین
 میری کشتی کے لئے ہے ایک سنگر کر بلا
 جس سے چاہوں مانگ لوں جو وہیں بہرے غلیر
 اک علی کا آستانہ ایک ہے در کر بلا
 نزع کے ہنگام دیتی ہے سر بیضوں کو شفا
 تیری خاک پاک میں کیسے میں جو ہر کر بلا
 میں یہاں شمعیں بہتے اور وہاں تھا اک چراغ
 اللہ اللہ طور اور اللہ اکبر کر بلا
 یہ شرف بخشا ہے مجھ کو فاطمہ کے نعل نئے
 ایک سہم سے سے بنا تیرا مقدر کر بلا
 تھی مد اہل میں کی راحتی علی خیر اللہ
 من نمی تبلیغ دین حق کا مسد کر بلا
 قیر پر بے شیر کی کہتی تھیں پر دو کر بلا باب
 ہے امانت پائیں تیرے میرا اصغر کر بلا
 تربت شیر پر تھے بن زینب کے ابھی
 اب خدا ہی جانے کب آؤں پلٹ کر کر بلا

۲۱۰

روز و شب کرتے رہے اہل حرم آہ نغماں
اور یاد آئی مدینے میں پہنچ کر گرلا

دیکھا جب پانی حجاب یاد گیا سے آگے

دل سے عابد کے نہ لگی زندگی بھر کر بلا

فوجی (محبت عابدیہ کا غیہ)

جب بیاں اہل وفا کے حوصلے ہونے لگے

کر بلا دلوں کے سہر سوتہ کرے ہونے لگے

محبسِ غم میں وہ نوئے مرتبے ہونے لگے

بختش عیساں کے پیدار اسے ہونے لگے

ذکر حق سنتے ہی بدلی اہل باطل کی نگاہ

جو نظر میں تھے ابھی اچھے بُرے ہونے لگے

ہم کو مست ہے درِ آلِ نبی سے بے حساب

چھوڑ کر اس در کو ہم کیوں غیر کے ہونے لگے

وہ جلی تیغِ یدِ الہی سر میدانِ جنگ

خود سروں کی قسمتوں کے فیصلے ہونے لگے

دیکھتے ہی آسمان پر ماہِ مہم کا ہلال

ہم عزا داروں کے زخمِ دل ہرے ہونے لگے

اشکِ غمِ دامن پہ آئے داغِ عیساں دھل گئے

کل جو تھے اعمال کے کھوٹے کھوٹے ہونے لگے

سرفروشی کا دلوں میں ایک سا جذبہ ہے
شاہِ یرقربان سب چھوٹے بڑے ہو گئے
حمدا اور حب ہوئے اعلا پہ شاہِ کربلا
مقتدر دشمن کی فوجوں کے پرے ہوئے گئے
جنگ کا عون و محمد کی عجب انداز تھا
رن میں دو تیغیں انھیں وار ایک سے ہونے لگے
دل تھا آذرباب کا آنکھوں میں آنسو آگئے
اکبر مہر و جو رخصت شاہ سے ہونے لگے
تھایہ صغریٰ کا قصور جیسے اکبر آگئے
اور بہنِ عباسی میں پھر شکوے لگے ہو گئے
تھے مدینے میں یہی اہل حرم کے روز و شب
یاد آئی کربلا کے تذکرے ہونے لگے
اے مجاہد دیکھئے قوم مدحِ سرور کا ملہ
تذکرے اہلِ سخن میں آپ کے ہونے لگے

۲۱۸

جبریل الرحمٰن الرحیم
یا حسین یا حسین یا حسین
ہمدردان

مستعار انسید غضنفر حسین - سیدی عسکری چاند میاں
صاحب بیاضی : افضل حسین مسعود رضا فیاض امام - !!



انجمن مظالم حسینی

چیف ممبر سوسائٹی ملیر کراچی

تقدیم سالانہ 250

مگر انجمن
سید دانش علی
ہے راز آخرت کی سہارا
دنیا کی بات چھوڑیے سب بے ثبات ہے

نوحہ

عرفان اکبر آبادی

دشتِ غربت میں لٹ گیا زہرا کا بھر اکھر
 زین العبا قیدی بنے زینب ہے کھلے سر
 وہ شامِ غربیاں میں جیسے جلے ہوئے ہیں
 تنہا وہ پہرے دیتی رہیں زینب مضطر
 کڑبل جواں کی لاش پڑنہا کھڑے حسین
 قاسم ہے نہ اصغر ہے نہ عباس دلاور
 دفنا کے سیکھنے کو اس خون بھسکے کرتے ہیں
 آنکھوں سے خون بہاتے رہے عابد مضطر
 اے خاکِ کربلا پردہ ذرا ہٹا دے
 نکلے ہیں حرمِ شہ کے بے موقع و پادور
 دُر بارِ اشقیاء میں آئیں جو بیاباں
 غنچس کھٹکے بار بار گرے عابد مضطر
 سرور نہ دیں آوازیں عباسِ باون کو
 جب اٹھٹکا شاہ ہے لاشِ علی اکبر کا
 اے شمعِ سدید گہر تو سر کو نہ کر جُدا
 مقتل میں صدایتی رہیں شبیر کی خواہر

۲۲۰

کہتی جتن یہ سیکند اس شمر بے حیا سے
نہ چھین اے یمن تو یوں کاؤں کے گھر

بکھرے پڑے ہیں ریت پر پختہ دہن نبی کے
عرفان کو بلا میں لایوں باغ پیغمبر

ذو حما

آبرو کے لالہ سجدہ شہید ہے
تیرے دم سے یا حسینا نعرہ بکیر ہے

لاش جلتی ریت پر ہے سرسناں کی نوک پر
رن میں یوں جستہ کفن لاشہ شہید ہے

چادریں لوٹیں حرم کی شامیوں تو کیا ہوا
ان کے پردے کی تو ضامن چادر تہمید ہے

لاڈلا زہرا کا تنہا زخم اعدا میں ہے
ہر طرف کبارش تیسر و تہر شہید ہے

لکھ دیا مظلوم خون سے پرچم اسلام پر
فی سبیل اللہ جب دین کی توقیر ہے

کس طرح دفنائے زینب لاش کو تیری حین
ہاتھوں میں رسی بندھی ہے اور رکھے پیغمبر ہے

۲۲۱

دیکھئے ایوب اگر صبر کی منزل ذرا
ہاتھوں پر شاہِ زمیں کے لاشہ بے شیر ہے

اس طرح عرفان ہوتا ہے فریضہ حق ادا
خون میں ڈوبی ہوئی پشائیِ شبیر ہے

نوح

تربتِ شبیر رجبِ ربیعین کو آئیں زینبؑ
سفرِ عرب دے وطن کا ساتھ لائیں زینبؑ

اک تلامذہ تھا بیا دربارِ بنِ معاویہ میں
ظلم کے طوفان سے جس گھڑی نکرا میں زینبؑ

استقامتِ ثانی زہرا کی ہو کیوں کر مبرا
کہ بلا سے شام تک خطبے ثانی آئیں زینبؑ

لاڈلا زہرا کا ہے سببِ غمی ہے یہ حسینؑ
دیکھ کر خنجر گلے پر یے ساختہ چلا میں زینبؑ

وقتِ رخصت سو نپا تھا جن کی کو شبیرؑ نے
لاڈلی کو شام کے زندان میں کھو آئیں زینبؑ

روضہِ خیر البشر پر ایک کڑتہ خوں بھرا
یہ مسلمانوں کا تحفہ شام سے ہیں لائیں زینبؑ

۲۲۶

خاک اڑاؤ مومنو فوج ڈالو سر کے بال
سر بر منہ شام کے بازار میں اکیں زینبؓ
گھر زانچہ جلائے سر قیدی بنیں
بعد قتل شاہ دیں دربار میں ہیں اکیں زینبؓ
رات بھر ہرے دیئے ہیں زینبؓ دیکھنے
نظم کی تار پھنوں میں عرفان نہ گھڑائیں زینبؓ

نوح

نوحؑ سناں پہ کس نے قہر آن سنا یا ہے
راہ خدا میں کس نے گھر بار مٹا یا ہے
تکمیل شہادت تو زینبؓ سے ہوئی یحییٰؑ
آغا ز میں مسلم نے مہر اپنا کٹا یا ہے
قتل سسم کی لاش ایسے میدان میں نظر آئی
جیسے کسی گلچیں نے جھوٹوں کو سجا یا ہے
جب شانے کئے دونوں عباسؑ دلاور کے
مشکیرہ سکیٹہ کا دانتوں میں دبا یا ہے
اصغر کی عمر دیکھو اور حنظلہؑ شہادت
آواز یہ بابا کی جھوٹے سے گرایا ہے

۲۲۳

تبلیغِ حنیٰ میں اصفیٰ بھی نہیں پہنچے
خود ہنس دیتے چپکے سے اعدا کو رُلا یا ہے
بچنے کے تصور میں تاسوس رہیں باتو
گہوارہ اصفیٰ کو غالی ہی چھلایا ہے
اکبر کی لاش تڑپنی جب دن میں شہد دیں نے
خط صفراء بیکس کار و رو کے سنایا ہے
زمینِ نہ پریشاں ہو مقل میں چلی آؤ
شہر نے چھاتی بہ بیٹی کو سُلا یا ہے

زمین نے کہا عابد اب اذنِ اسامت رو
خیموں کو یعنوں نے اب اپنے چلایا ہے

اے راز کو حجب سے تقلیدِ حبیبی میں نہیں
یہ راستہ جنت کا مولانے دکھایا ہے

مسدس

جب کاروانِ زمین مضطرب ہوا
شہر مدینہ پہنچا تو مفسرِ بپا ہوا
زمین نے قبر پاک پہ خود کو گرا دیا
رو رو کے کہہ رہی تھیں کہ نانا یہ کیا ہوا

امت نے آپ کی بجھے اچھا صلہ دیا
 میدان کر بلا میں بھرا گھر جلادیا
 رخصت ہوئی تو ساتھ تھے عباس باوفا
 چادر کا یاسیان تھا اکبر سا مہ لقا
 بھائی حسن کی آنکھ کا تارہ بھی ساتھ تھا
 بالی سیکھ ساتھ تھی اصغر بھی ساتھ تھا
 نانا ہمارا انیلیوں والا بھڑ گیا
 ہنگام عصر آپ کا گلشن اجڑ گیا
 اصغر کی یاس تیر تم نے بھجائی ہے
 اکبر نے برہی چھپائی یہ بھوس کھائی ہے
 مسجد سے میں میرے بھائی نے گردن کٹی ہو
 سب کچھ لٹکے آلی یوں نانا دہائی ہے
 مقدمہ ورجو تھا اس سے بھی نانا سوادیا
 لیکن تمہارے دین کو ہم نے بچایا
 قتل کی دار رات تو نانا گسز نہ گئی
 بیٹی تمہاری بلوے میں بھی فنگے سر گئی
 جو ہم سے ہو سکا ناپو وہ کام کر گئی
 بالی سیکھ شام کے زنداں میں مر گئی

چادر لگی تو بالوں کا پردہ بنایا
 نانا تہسارے دین کو ہم نے بچایا
 اسے راز کر بلا کی کہانی عجیب ہے
 لاکھوں کا ازدہام ہے اور اک غریب ہے
 نانا کی قبر دور ہے مقتل قریب ہے
 نوک سناں پہ چڑھ کے بھی درس دفا دیا
 نانا تہسارے دین کو ہم نے بچایا

نوحہ

راز: بجنوری

یاد آجاتی تھی جب اصغر بے شبر کی پیاس
 ماند پڑ جاتی اک ننھی سی ہمشیر کی پیاس
 عابد خستہ کے زخموں سے ہو جباری رہا
 اور اس طرح سے کھیتی رہی زنجیر کی پیاس
 آل احمد کا ہو حضرت تک پستی رہی۔
 پھر کہیں جیسے کبھی ظلم کی شمشیر کی پیاس
 تیرے شوبہ سے سیراب کیا صفر کو
 اب غنیمت سے بھجائی گئی شمشیر کی پیاس

۲۲۶

پانی ے کے یہ حکیت نے صدادی اصفہ
تہن تمہارے نہ بکھے گی تیری ہمشیر کی پیاس
تہا سحر جھولا جھلاتی رہی اور روتی رہی
باے پھر بھی نہ بھیجی ناز نہ شب گیر کی پیاس
جب تک سانس رہی یاد کیا اصفہ کو
عمر بھر نہ سکی بانوے دلگیر کی پیاس
ذکر پیاسوں کا ہے اسے راز تو ہے نوے میں
بچھو کے کی بھلا کیسے تری نحر کی پیاس

نوح

امت نے بستم آل محمد کو ستایا
سر سبط یمیر کا نبی سے پرچڑھایا
پیاسوں کی آس ٹوٹ گئی بے پردہ حرم جوئے
دریا سے لوٹ کر جب علمدار نہ آیا
رینٹ لے آئیں قراں جلتے ہوئے خیوں سے
جھڑکتے ہوئے شعلوں سے فسلاں بچا یا
کرب و بلا سے شام اور کوفے کی راہوں میں
شبیر نے نیسز پر فکرن سنایا۔

۲۲۷
افسوس مسلمانوں کو دے نہ سکے کا تہ صا
مظلوم کی میت کو تیروں نے اٹھایا
اللہ رے حوصلہ یہ شبیر کا پیری میں
بیٹے کا جواں لاشہ کا نہ صوق اٹھایا
غش کھائے گئے لاشہ اکیر بہ شہ دریں
جب قاصد صغرانے خط پڑھ کے ستایا
حاجی دماغ وقت داری سبھی نئے عزت ان
جھوٹی گواہی دے کے سر نیزے پر چڑھایا

بہنوں کیلئے یا با صہ احسنی جلالی کا پیغام

یوں مجلس شبیر میں بن ٹھن کے نہ آؤ
شبیر کے ماتم کو تماشا نہ بناؤ
کہتی ہیں یہ زہر کہ میسر دل نہ دکھاؤ
غیروں نے ستایا ہے مجھے تم نہ ستاؤ

۲۳۸
صاحب بیاض
سید افتخار ہندی
سید اختر امام
سید حسن رضا
سید راجن



انجمن کا روانِ عون محمد

جعفر طیار سوسٹنٹی۔ ملیر، کراچی۔

نومہ (انجمن کونہ گرا) جب رن میں گرا خاک پہ سقائے سیکینہ

جب رن میں گرا خاک پہ سقائے سیکینہ
بے ساختہ نکلی یہ صدا ہائے سیکینہ
سراب کا زندان میں گرا پائے سیکینہ
چھاتی سے لگا کر اجلی سوجائے سیکینہ
کہنتی تھی سیکینہ کہ چلے آئیو عمو۔
اب رن میں کسے بھیج کر بلوائے سیکینہ
آجائے عمو میں نہیں مانگوں گی پانی
تم جس کی کہلوں کی قسم کھائے سیکینہ
اب آئیں گے بابا مجھے سینہ یہ سلائے
یا آپ جہاں ہیں وہیں آجائے سیکینہ
میں ٹھوکریں کھاتی ہوئی آئی ہوں پہا خاک
اب اتنا بتا دو کہ گدھر جائے سیکینہ
بابا مجھے مارے ہیں یعنوں نے ٹھاپنے
لوگو یہ دعا مانگو کہ مر جائے سیکینہ
آجاؤ میری گود میں پھیلائے ہوں دامن
دوبار میں حاکم کے نہ شہزائے سیکینہ

۲۴۰

انسوس صدافسوس کفن بھی نہیں ممکن
کس طرح مادر ہمیں دفنائے سکیں
ماں کہتی تھی جاتی ہوں فدا مافظ و نامہ
رونا نہ اگر یاد میری آگے سکیں
اکبر تو عزا دار ہے شہ کا تو عجیب کیا
ہمراہ تجھے خلد میں لے جائے سکیں
نوحہ شام۔ شام۔ شام (انجمن عون و نجا)

عابد سے جب وطن میں کسی نے کیا کلام
گزرے ستم زیادہ کہاں پر میسرے امام
فسر ماتے تھے کہ یاد دلاؤ نہ وہ مقام
کیسا کیا رسول کی امت نے احترام
اک آہ بھر کے کہنا تھا رو کر مرا امام
شام شام شام شام شام شام

اک دوپہر میں لٹ گیا زہرا کا سب چمن
سبٹ نہی کی لاش محی بے گورویے کفن
کھلا گئے تھے دھوپ میں زہرا کے گلبدن
قیدی بنا کے ہم کو تھے ملے خون خند و زن

اک آہ بھر کے کہتا تھا رو کر میرا امام
شام شام شام شام شام شام

کیا داستان سنے گا بھلا دلِ ملول کی
قیدی بنا کے بے چلے بیٹی بتول کی
ہنستی مٹی دیکھ دیکھ کے امت رسول کی
ایذا ہر اک یعینوں کی ہم نے قبول کی

اک آہ بھر کے کہتا تھا رو کر میرا امام
شام شام شام شام شام شام

امت نے میرے ہاتھوں میں انوسوں کی پی ہمار
ایذا میں مجھ کو دیتے تھے دروں سے بار بار
لیکن میں ایک بات سے بے حد متعجب قرار
تھا ہر قدم پہ ایک نیا ظلم آشکار

اک آہ بھر کے کہتا تھا رو کر میرا امام
شام شام شام شام شام شام

رونے پہ ہائے ظلم یہ ڈھاتے تھے اشتیاق
در سے میری بہن کو لگاتے تھے اشتیاق
پانی دکھا دکھا کے بہاتے تھے اشتیاق
کس کس طرح بتاؤں ساتے تھے اشتیاق

اک آہ بھر کے کہتا تھا رو کر مرا امام
شام شام شام شام شام شام

دربار تھا نذید کا طوق دہن میں ہم
لے بھائی کیا بتاؤں کہ کیا کیا ہوئے ستم
ہر حال میں رضائے الہی پر سر تھا خم
دربار شام اور تھے سب بے راجرم

اک آہ بھر کے کہتا تھا رو کر مرا امام
شام شام شام شام شام شام

ہوتا تھا ہم کو دیکھ کر ہر ایک خندہ زن
ماں اور بچو بھی کے شانوں میں بانہی لگی رس
کرب و بلا میں لاشیں تھی بابا کی بے کفن
میں کو سگانہ باپ کی حیثیت کو بھی دفن

اک آہ بھر کے کہتا تھا رو کر مرا امام
شام شام شام شام شام شام

اس وقت قید خانے میں ٹھہریا ہوا
جس وقت چار سال کی کجی نے کی قضا
کس طرح دونوں گورو کفن سوچتا رہا
نار یک قید خانے میں بس دفن کر دیا

اک آہ بھر کے کہتا تھا رو کر مرا امام
شام شام شام شام شام شام

ساغر مرے امام یہ جو جو ستم ہوئے
قرطاس پر کہاں وہ کسی سے رقم ہوئے
جو رو جفا امام یہ ہر سر قدم ہوئے
روتے رہے حسینؑ کو آنسو نہ کم ہوئے

اک آہ بھر کے کہتا تھا رو کر مرا امام
شام شام شام شام شام شام
(ابن شہاب المومنین)

نوٹ

ہائے شام غریباں۔ ہائے شام غریباں
دن ڈھل گیا ہے لوگو۔ گھسٹ مل گیا ہے لوگو — زینب! اجر لگئی ہے
زینب کے سر سے دیکھو چادر بھی چھین لی ہے
بیمار ایک جاں کو کیسی سزایہ دی ہے — زینب! اجر لگئی ہے
عابد بھی رو رہا ہے دامن بھگور رہا ہے
لوٹا ہے ظالموں نے زہرہ کے گلستان کو

۲۴

زینبُ اِبرٰہِیْمی ہے

دیکھو لگے ملّا پنے خفی سہی ایک جاں کو
بے آسرا میکشہ بھائی پر بھی چھینا
دامن کسی کا دیکھو آنش سے جل رہا ہے
لوگو یہ ہے سیکشہ اصف سے جو بُد ہے
بھائی بچھڑا گلشن کسی کا اجڑا

زینبُ اِبرٰہِیْمی ہے

آیا سوار کوئی غیموں میں ایک جناب میں
پوچھا تولّٰی زادی نے تو کون ہے نقاب میں
بوئے عسلی نہ گھبرا یہ کیا ہوا ہے تبلا
لاٹے یہ جا کر باپ کے کہتی تھی یہ سیکشہ

زینبُ اِبرٰہِیْمی ہے

بھڑک بٹلے گا بابا مجھ کو تیرا یہ سینہ
دشمن جہاں نے میرا چھینا ہے پیارا تیرا

زینبُ اِبرٰہِیْمی ہے

روکے کہا ہے زینبُ نے ہم لٹ گئے ہیں بابا
میدانِ کربلا میں ہم مٹ گئے جیس بابا
کیا یک ظلم ہوا ہے کیا کیا ستم ہوا ہے

زینبُ اِبرٰہِیْمی ہے

زینبُ اِبرٰہِیْمی ہے

۲۴۵

الوداع الوداع الوداع

شاعر حضرت ساجد نقوی

رو کے کہتی تھی رشتہ کی بہن الوداع الوداع الوداع

الوداع الوداع الوداع الوداع الوداع

لاش پرستہ کی زینب پیکاری اٹھو

رو رہی ہے بہن عثم کی مساری اٹھو

جار ہی ہے بہن کی سواری اٹھو

قید سے چھٹ کے امی بہن الوداع الوداع الوداع۔

کوئی اکبر کو جاکے یہ پیغام دو

اہتمام آکے پردے کا بیٹا کرو

سر کھلا ہے چوہی کا ذرا دیکھ لو

اٹھو اے ریسرقتہ دہن الوداع الوداع الوداع۔

ماں بلاتی ہے عون و محمد اٹھو

یکوں خفا ہو گئے دونوں کچھ تو کہو

وقت زحمت ہے آؤ گلے تو مسکو

پھول سا خاک پر ہے بدن الوداع الوداع الوداع

سور ہے ہر کہاں اے میرے با وفا

۲۴۶

تم نے دیکھی نہیں ظلم کی انتہا۔

سر سے پھینکی گئی ہے بہن کی ردا ۔

مٹ گیا فاطمہ کا جین الوداع الوداع الوداع

جل گئے سارے دیکھو خیم حرم

کیسے کیسے اٹھ گئیں رنج و الم

بے ردا میں ہوں تم بے کفن الوداع الوداع الوداع

جانتا رہا شاہ زمیں الوداع

نورنب لالہ پنج دہن الوداع

ریگ صحرا کے اسے بے کفن الوداع

الوداع وارث پنجتن الوداع الوداع الوداع

اسلام اکبرؐ نو جوان الوداع

اسلام الصغیرؐ بے زبان الوداع

اسلام اے شہبے کساں الوداع

الوداع قاسمؐ ہشتہ تن الوداع الوداع الوداع

آؤ رخصت شہ دیں کوستا غم کریں

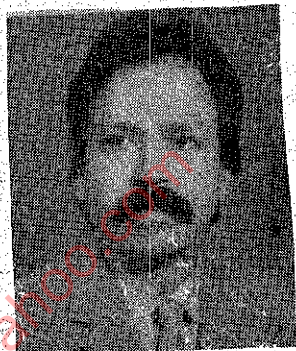
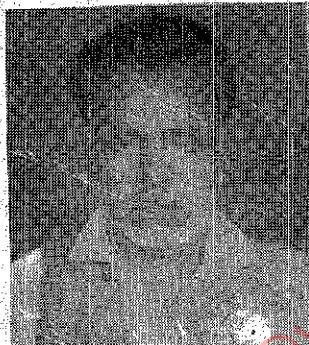
کیا خبر کچھ جہاں میں رہیں نہ رہیں

پر سہ دیں فاطمہؑ کو یہ توصیہ پڑھیں

بے وطن الوداع بے کفن الوداع الوداع الوداع

۲۳۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم
صدا حبیب بیبا صوفی
سید تہذیب الحسن زبیدی



الحسن وفضلہ

جغفر طیار سوسائٹی سلیس کراچی

تعداد ممبران 1,000

سودا جب ہو ضمیمہ کا سن لوائے دوستو
قائم رہو حسین کے انکار کی طرح

۲۳۸

نوحہ (انجمن محافظہ عزا)

تم کو سلامِ آخر کرتی ہوئی برادر
بازارِ شام و کوفہ زینبؑ چلی برادر

چلتا تھا ہائے خنجر میں روک بھی نہ پائی
عجبور کس قدر تھی خواہر تیری برادر

دُوح کے بعد تیرا لاشہ تڑپ رہا تھا
فسر یاد اک طرف میں کرتی ہی برادر

ہوتے ہی قتل تیرے برس الہو ملک سے
سہ سو سیاہ آندھی چلنے لگی برادر

زینب لپٹ کے بوس لاش حسینؑ سے یہ
ہائے کفن نہ سمجھ کو میں دے سکی برادر

جاتی ہوں قید مذکور بوسے میں کھلے سر
یہ کسی غم کی بجلی مجھ پر گرمی برادر

روتی تھی زندگی بھر کاوش یہ کہے زینبؑ
برے میں تیرے کیوں نہ میں مٹی برادر

نوحہ

یہ بین میکنہ کے تھے کب آؤ گے بابا

کے جانے کا چہرہ مجھ کو دکھلاؤ گے بابا

اب خشک ہوئی جاتی ہیں پیاسی یہ نگاہیں
کب تک مجھے دیدار سے ترساؤ گے بابا
کانوں سے نہو بہتا ہے دُرجھن گئے میرے
اب شک کب درمیں سے دلاؤ گے بابا
آنسو نہیں تھمتے ہیں مرے آپ کے غم میں
کب تک مجھے اس درد میں رُلواؤ گے بابا
پانی کو گئے تھے مرے عمو نہیں آئے
کیا تم بھی نہ پانی مجھے پلواؤ گے بابا
باندھا ہے یعنوں نے گلا میرا دین سے
رستی نہ گلے کی مرے کھلواؤ گے بابا
اماں کی ردا چھن گئی مجھو مچھیاں ہیں گلے سر
کب چا دریں ان کے بے سنگوؤ گے بابا
بے چین ہیں اماں کا جگر موتا ہے پانی
اب اصرار ہے شیر کو کب لاؤ گے بابا
مجھ منتظر دید کا اب آنکھوں میں دم ہے
اب بھی نہ اگر آئے تو کب آؤ گے بابا
آنا ہے تو جلد آؤ کہ دم گھٹتا ہے میرا
کی دیر تو پھر مجھ کو نہیں پاؤ گے بابا

۲۴۰

اب مجھ سے سہی جاتی نہیں تم سے جدائی
قصر بان گئی کب مجھے بلواؤ گے بابا
سامان نظر آتا ہی نہیں غل و گن کا
میت بھی نہ کیا تم میری دفناؤ گے بابا
بڑھتا ہی چلا جاتا ہے زنداں میں اندھیرا
کیا سمیع بھی زبیر یہ نہ جلو او گے بابا
سب روتے تھے زنداں میں جو کہتی تھی سکنہ
کیا آخری دیدار نہ دکھلاؤ گے بابا
فریاد پہ اُس کچی کی سب روتے تھے یاد رہے
جب کہتی تھی میں سمجھی نہ اب آؤ گے بابا
سلام (انجمنِ منافقہ عزا)

وہ عزم و صبر کے جوہر دکھا دیئے زینبؓ
یزید یوں کے کیلجے ہلا دیئے زینبؓ
تبا کے آل محمد ہیں ہم سرِ دربار
غور زمنوں میں طوفاں اٹھا دیئے زینبؓ
یزید نے جو جلائے تھے عظمتوں کے چراغ
وہ جا کے شام میں تو نے بجھا دیئے زینبؓ

اسیر ہو کے بھی کی عزم شاہ کی تکمیل
بیاں سے ظلم کے ایوان ہلا دیئے زینبؓ
کیا یزید کو یوں غرق پھر اُبھر نہ سکا
وہ تو نے درد کے دریا بہا دیئے زینبؓ
عدو نے ڈالے تھے جو ناشناس ذہنوں پر
عمل سے تو نے وہ پردے ہٹا دیئے زینبؓ
ہوئے جو ظلم روا کر بلا سے شام تک
زبان طوق و رسن نے بتا دیئے زینبؓ
جوان بھائی بیٹھے وہ پھول سے نچکے
زمین کرب و بلا میں چھپا دیئے زینبؓ
رہے نہ اکبر و عباس قسا ستم و افسردہ
جو بارِ غم ملے تو نے اٹھائیئے زینبؓ
جو چھن گئی سہرا قدس سے اس روا کی قسم
جسرا نفع دین محمدؐ جلا دیئے زینبؓ
شیمم اہل عقیدت نہ اشکبار ہوں کیوں
دلوں میں غم کے وہ طوفان اٹھا کر زینبؓ

۲۴۲

سید مختار حسین

حسینی اطاعت گزاردوں کاماتم دلوں میں ہے بے بقاروں کاماتم

جو میں بے کفن کر بلا کی زمیں پر

کرے جاؤ ان غم کے ماروں کا ماتم

صاحب بیاض : — نعیم عیاس رونی

انجمن ضلک احسن
ابن کارا احسن

نگران انجمن : سید مختار حسین جعفری

تعداد نمبرانے : — : 2000

نوحہ (انجمن رضا کاران حسین)

جیدرم قلندر مسم
بندہ مرتضیٰ علی مسم

حق نے دی ذوالنقار مولا اور نبی نے دیا ہے تم کو علم
نعرہ جیدری یا علی یا علی ہے یہی زندگی یا علی یا علی
نعرہ جیدری یا علی یا علی

سحر باب علم مرتضیٰ علی سر یا علی کے نام سے ملی
شور ہے علی علی یا علی
نعرہ جیدری یا علی یا علی

جیدریل نے کہہ لے لافقا اور نصیریوں نے کہہ دیا خدا
کہتے رہے آپ بھی یا علی یا علی نعرہ جیدری یا علی یا علی

ہے علی کے نام میں سکندری
ہے علی سے بوذری و قنبری
نعرہ قلندری یا علی یا علی

نعرہ جیدری یا علی یا علی

وہ علی رسول کی جو ڈھال تھا
وہ علی جو اپنی خود مثال تھا
دین کی روشنی یا علی یا علی

۲۲۲

نعرہ حیدری یا علیٰ یا علیٰ

بسترِ نبی پہ وہ رسولِ مقصود

گلشنِ رسول کا وہ پھولِ مقصود

کہتی ہے کلی کلی یا علیٰ یا علیٰ

نعرہ حیدری یا علیٰ یا علیٰ

ہے ریحانِ اعلیٰ کی یہ صدا

جسکو سنگِ در علیٰ کا مل گیا

مل گئی سروری یا علیٰ یا علیٰ

نعرہ حیدری یا علیٰ یا علیٰ

ہے یہی زندگی یا علیٰ یا علیٰ

نوحہ (انجمن رضا کاران حسین)

کیسا یتیم بچی کا ہے واقعہ سنو

کیسا خدا نے اسکو دیا جوصلہ سنو

کربل میں شام میں کبھی دربارِ عام میں

موتِ تاربا ہے ظلم و ستم بے وجہ سنو

بانو نے کہا پیٹ کے سر ہائے سیکنے

ہائے سیکنے میری جہاں ہائے سیکنے

ماں سے کہا کربل کو فتح آپ میں کروں گی
 مہ جادوں کی جل جادوں کی یہ جنگ کروں گی
 پر جسم کبھی پکڑے کبھی مشکیزہ سنبھالے
 سسر دار حرم بچوں کی کہلائے سیکینہ
 ہائے سیکینہ میری جاں ہائے سیکینہ
 پانی کے لئے صبر نہ کرو آتے ہیں غمو
 مشکیزہ ابھی نہیں سترے آتے ہیں غمو
 دیکھو میسر غمو کو بڑا پاس ہے میرا
 بچوں کو بڑے پیار سے سمجھائے سیکینہ
 ہائے سیکینہ میری جاں ہائے سیکینہ
 بھیا تجھے موت آئے یہ ممکن تو نہیں ہے
 غمو تجھے پیاسہ رکھیں ممکن تو نہیں ہے
 رنسا یہ بوسہ کبھی حلقوم پہ لے کر
 اصغر کو لے گود میں بہلائے سیکینہ
 ہائے سیکینہ میری جاں ہائے سیکینہ
 کانوں کا اہو دیکھنے کو آئے بابا
 زحر ہیں نیلے مجھے بہلائے بابا
 گر تلہے جلا پاؤں میں چھالے بھی پڑے ہیں
 گریہ کرے ماتم کرے غش کھائے سیکینہ
 ہائے سیکینہ میری جاں ہائے سیکینہ

۲۴۶

بجی بڑوں کے ساتھ رسن میں تھی اس طرح
 قیدی کوئی سولی پہ لگتا ہے جس طرح
 زینب پکارتی تھیں یہ کرتی تھیں اتنا
 پنجوں سے چلو دم نہ نکل جائے سکیٹہ
 ہائے سکیٹہ میری جاں ہائے سکیٹہ
 ننھی سی جان پر یہ قیامت گزر گئی
 زنداں کے اندھیروں میں لاچار مر گئی
 ممت از دُعا کہہ قیامت میں ہو پوری
 کرنے کو سفارشیں تیری آجائے سکیٹہ
 ہائے سکیٹہ میری جاں ہائے سکیٹہ

فوجہ (محبت رضا کا ان حسین)

پکاری فاطمہ صغریٰ خدا را بخیر بابا
 تمہارے بعد میری زندگی ہے مختصر بابا
 پکاری فاطمہ صغریٰ خدا را بخیر بابا

غذا کا ذکر ہی کیا ہے دوا کوئی نہیں دیتا
 اگر بے ہوش ہوتی ہوں ہوا کوئی نہیں دیتا
 تم آ جاؤ تو دکھلاؤں تمہیں رخصم جگر بابا
 پکاری فاطمہ صغریٰ خدا را بخیر بابا

لحد لگتا ہے گھر مجھ کو میں زندہ لاش ہوں دیکھو
 نقابت کے سبب بستر سے سر اٹھاتا نہیں اب تو
 ردا اور جی ہے یوں چادر ہو جیسے لاش پر بابا
 پکاری فاطمہ صغرا خدا را بخبر بابا
 گئی شعبان بھی رمضان بھی اور عید بھی گزری
 مگر پوشاک میلی سی میرے تن سے نہیں اتری
 محرم آگ نکلتی ہوں اب تک رہ کر بابا
 پکاری فاطمہ صغرا خدا را بخبر بابا
 ہونے چھ ماہ تم کو مرقہ زہرا کو چھوڑا تھا
 نہیں تو حج ادا کر کے پلٹ کے گھر کو آنا تھا
 ہمارے جیسے جی کیا ختم نہ ہو گا سفر بابا
 پکاری فاطمہ صغرا خدا را بخبر بابا
 ہماری یاد آئے تو پریشاں آپ مت ہونا
 لکھا ہے میری قسمت میں تڑپ کرات دن رونا
 تمہارے بن نہیں ہوتا ہے اک لمحہ سیر بابا
 پکاری فاطمہ صغرا خدا را بخبر بابا
 بتائے کون صغرا کو جو گزری اس کے کنبے پر
 نہ مہندی اور نہ شادی ہوئی مارے گئے اکبہ
 پڑے ہیں بے کفن درشت بلا یس خاک پر بابا
 پکاری فاطمہ صغرا خدا را بخبر بابا

۲۴۸

تغافل آپ نے برتا علی اکبر نے منہ موڑا
 گئے پردیس تم گھر مجھ رہتا ہوا چھوڑا
 بصارت کھو رہی ہے رفتہ رفتہ چشم تر بایا
 پکاری فاطمہ صغریٰ خدارا بو خبر بایا
 لکھول رحمان وہ کیسے جو نئے بیکار نالے
 تڑپ کر کستی بھی جاتے کہاں ہیں چاہنے والے
 سسے کس دس میں بیٹی سے اپنی روٹھکے بایا
 پکاری فاطمہ صغریٰ خدارا بو خبر بایا

فوج (ابن رضا کاران حسین)
 نہیں عباسؑ مگر شان علم باقی ہے
 آج تک فوج حسینیؑ کا جسم باقی ہے
 یہ احسان حسینؑ ابن علیؑ ہے واللہ
 دین کا آج جو دنیا میں بھسم باقی ہے

آج تک فوج حسینیؑ کا خم باقی ہے
 کر بلا واقعہ خم کا نہیں نیرے جواب
 نہیں عباسؑ مگر شان علم باقی ہے
 سارے خم مٹ گئے بشیر کا خم باقی ہے
 دل انسان میں ابھی حق کی مسم باقی ہے
 فلس اس تیر کی جو گردن اغتریہ لگا

آج تک فوج حسینی کا حشم باقی ہے
 نہیں عباس مگر شان علم باقی ہے
 اب نہ بچی کوئی پیاسی ہے نہ دریائے جنگ
 ہاں مگر تذکرہ مشک و عسل باقی ہے
 آج تک فوج حسینی کا حشم باقی ہے
 نہیں عباس مگر شان علم باقی ہے
 شاہ کہتے تھے بہن لاشہ اکبر پر نہ آ
 نکلویں گے نہ جب تک میرا دم باقی ہے
 آج تک فوج حسینی کا حشم باقی ہے
 نہیں عباس مگر شان علم باقی ہے
 یوں بھی ہوتا ہے ادا جبر رسالت افسوس
 کون سا آل محمد پر ستم باقی ہے
 آج تک فوج حسینی کا حشم باقی ہے
 نہیں عباس مگر شان علم باقی ہے
 قتل شبیہ پر بھی خاتمہ ظلم نہیں
 ابھی بے حد متی اہل حرم باقی ہے
 آج تک فوج حسینی کا حشم باقی ہے
 نہیں عباس مگر شان علم باقی ہے
 طوق و زنجیر سے عذاب ہوئے آزار مگر
 زخم ہے گردن پہ تو پاؤں پر ورم باقی ہے

ماں تم شاہ شہید داں نہ رہے گا انجسم
 تا ابد زندہ جاوید کا غم باقی ہے
 آج تک فوج حسینیؑ کا غم باقی ہے
 نہیں عباس مگر ثانی علم باقی ہے
نوحہ (انجمن رضا کارانِ حسین)

ماں در مضطر نے دی رو کر صدا
 اے علی اکبرؑ شہید مصطفیٰؑ
 جاگو جاگو میں بلا آتی ہوں
 خونِ دل آج میں بہاتی ہوں
 تیری شادی کا دیکھ کر جوڑا
 اے علی اکبرؑ شہید مصطفیٰؑ

لال سینے پہ ہے سناں کھائی
 موت بہکو مگر نہیں آئی
 اپنے جلنے سے ہوں میں شرمندہ
 اے علی اکبرؑ شہید مصطفیٰؑ

دن کو راحت نہ شب کو چین آئے
 اشک آنکھوں میں لب پہ بین آئے
 تیرے سینے پہ گڑ گیا نیزہ
 اے علی اکبرؑ شہید مصطفیٰؑ

یہ جوانی یہ موت سے باتیں
 کور ہو جائیں کاشیں آنکھیں
 جس نے مرتے ہوئے تجھے دیکھا

اے علی اکبر اے شبیر مصطفیٰ

ہم تو سمجھے تھے تم سہارا ہو
عشقم کے طوفان میں کنارہ ہو
بے سہارا ہمیں کیا مہیا۔

اے علی اکبر اے شبیر مصطفیٰ

منظر ہے بہن مدینے میں
اتنے ارماں ہیں اس کے سینے میں
تم نے کیونکر بھلا دیا وعدہ

اے علی اکبر اے شبیر مصطفیٰ

تم ہوئے تھے جواں اجل کے لئے
بات سمجھاؤں دل کو یہ کیسے
ٹکڑے ٹکڑے جگر ہوا میرا

اے علی اکبر اے شبیر مصطفیٰ

جب چلنے لگا حسین پر فوج
لاشیں تڑپے گی جلتی ریتی پر
کون مشہ کا اٹھائے گا لاشہ

اے علی اکبر اے شبیر مصطفیٰ

۲۵۲

جب جلیں گے خیام اہل حرم
جب سیکنہ پہ ہوں گے ظلم دستم
تم ہمیں یاد آؤ گے کیا کیا

اے علی اکبر اے شبیہ مصطفیٰ

اے ریحانِ عظمیٰ خدا کی قسم
خون دل سے ہر ایک آنکھ سے نم
کرتے ہیں انبیاء بھی واویلا

اے علی اکبر اے شبیہ مصطفیٰ

نوحہ (انجمن رضا کاران حسین)

حسین کی دکھ بھری کہانی
نہام دنیا سنا کرے گی

جو رو پڑے گا اُسے جہاں میں
علی کی بیٹی دعا کرے گی

حسین کی دکھ بھری کہانی ..

چلے جو جھوٹے سے رن کو اصغر
تو رماں نے منہ چوم کے دُعا دی
میں گرجا ہر میکس سپاہی

۲۵۳

تیری حفاظت قضا کرے گی

حسین کی دکھ بھری کہانی۔۔

پکارے عبّاسؑ مشک لے کر
سکینہؑ مجھ کو قسم ہے تیری
اجل بھی اب مشک کو تمہاری
کبھی نہ ہم سے جدا کرے گی

حسین کی دکھ بھری کہانی۔۔

حسینؑ کہتے تھے شامیوں سے
مجھے نہ تم موت سے ڈراؤ
رہے گا اب نام کس کا زندہ
یہ فیصلہ کر بلا کرے گی

حسین کی دکھ بھری کہانی

لگا جو سینے پہ نینزہ اکبرؑ
تو موت نہ دکر یہ کہہ رہی تھی
وہ جس نے پالا ہے وہ بھو پہلی
جیسے توجی کر بھی کیا کرے گی

حسین کی دکھ بھری کہانی۔۔

۲۵۴

گلے پہ اصفہ نے تیر کھایا
زمین پر زلزلہ نہ آیا
زمینِ مقتل اسی سبب سے
ہمیشہ آہ و بکا کرے گی

حسین کی دکھ بھری کہانی

چلے مدینے سے کر بلا جب
تو قبر زہرائے یہ صدا دی
حسین میرے مجھے خبر ہے
نبی کی اُمت دعت کرے گی

حسین کی دکھ بھری کہانی

ریحانِ مجھ کو ہو خوف کیسا
بروزِ محشر کسی بلا کا
قدم قدم پہ جو مجھ پہ سایہ
ردائے زہرا کیا کرے گی۔

حسین تیری دکھ بھری کہانی

ہائے حسینا دوائے حسینا ہائے حسینا دوائے حسینا
دنیا نہ رہے گی مگر ماتم شبیر رہیگا

مختلف انجمنوں کے

نایاب

مشہور زمانہ

صدائے اوصہ جا

وماتم

نوحہ (دستہ محمدی)

صاحبِ بایں
یہ صفحہ عباس
جب چراغِ خیمہ شہ نے گل کیا
امر اپنے افسر یا سے یہ کہا
صبح دم ہم کو کٹا نہیں کلا
بے کفن رہ جائیگا لاشہ

جب سنا کہتے ہوئے یہ سیدِ مظلوم کو
آگیا غسّ زینب و سکنو م کو

عاشور کی شب تھا یہی سکنو م کا نوحہ
لاچار ہے تقدیر سے کوئی نہیں بٹھا
فرزند اگر ہو تا تو قدر بان میں کرتی
سکنو م بھی نصرت کا ادا کرتی فریضہ
بتلاؤ کہ اب کیا کرے یہ ہم کاستبائی
باقی نہ رہا زندگی کا کوئی سہارا
کل پیش کرد خدمتِ شہیر میں مجھ کو
سُن کر کہا عباس نے یہ کیا کہا بہنا
رُنج سوئے بخت کر کے وہ دل گسہ پہناری
سکنو م کو تم دیکھتے ہو اے میرے نانا

مجبور ہے دکھیا
مجبور ہے دکھیا
بول آہ نہ بھرتی
مجبور ہے دکھیا
غاری کے مہمانی
مجبور ہے دکھیا
لشہ نہ ٹر پو
مجبور ہے دکھیا
قیمت یہ ہماری
مجبور ہے دکھیا

فروع (روستہ محمدی)

یہ داغ " " " " " "

..... داغ

سہرمت سبیلیں پانی کی پیاسوں سے محبت کا جذبہ
 سب تیرے لئے ہیں ابن علی سب تیرے ہیں اے آفت
 تیری پیاس کی یاد منانے کو آنکھوں میں ایک نمندہ ہے
 یہ داغ

ما تم ہے تیری مظلومی کا نوحہ ہے تیری مظلومی کا
 تو ساقی کو شر کا بیٹا پانی نہ ملا تجھ کو نہ ملا
 وہ تشنہ لبی وہ پیاس تیری یاد اے تو مثل خنجر ہے
 یہ داغ

بے آب جو رن میں قتل ہوا اے سبط نبی تیرا کتبہ
 سوچوں میں تلاطم ہے اب تک کرتا ہے سمندر بھی گریہ
 تیرے سوکھے ہوئے ہونٹوں کی قسم شہر مندہ ہے مونہ کوثر بھی
 یہ داغ

اکبر کے کیلچے میں برجی میدان بلا میں ٹوٹ گئی
 جس غم سے میرے مولا تیری پیری میں کمر صدے سے جھکی
 اس غم کی ہمیش سے نوہ کسان زینب کا بھی قلب مضطرب ہے
 یہ داغ

چھ ماہ کا وہ ننھا اصفہر جھوٹے سے گیا میدان میں مگر
 پانی نہ ملا اس بچے کو اور تیرا لگا تھا گردن پر
 تیری فوج میں شامل ابن علی چھ ماہ کا ننھا اصفہر ہے
 یہ داغ

اب کس کو پکارے بنتِ علیؑ کوئی بھی نہیں اب تو باقی
ہاتھوں میں رس ہے زینبؑ کے سجاو کے پیروں میں بیری
بے فتنہ رکھنی ہے تو آفتِ ہمشیرِ قیری ہے چادر ہے
یہ داغ

معصوم سیکندہ کے بندے اس طرح سے اعدائے پچھنے
مارے ہیں طمانچے گالوں پر رخسار ہوئے اسکے نیلے
جبکہ آؤ مدد کو اسے بابا فخر یاد یہ اس کے لب پر ہے
یہ داغ

رجب ان میرے مولا ہیں علیؑ میں ابنِ عسلی کا خادم ہوں
حق ہو نہ سکا فوجے کا اور اس بات سے اب تک نادام ہوں
یہ فکر مجھے تڑپاتی ہے یہ بوجھ ہمیشہ دل پر ہے
یہ داغ نہیں میں ماتم کے سینوں پہ نشانِ جد ہیں

خوسا (دستہ محمدی)

بیکس حسینؑ ہائے پیارے حسینؑ
مارے گئے تب سے پیارے حسینؑ

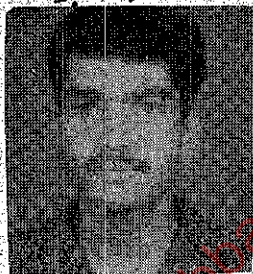
مارا گیا شیر اکڑ بیلِ جواں
تڑپا تیرے ہاتھ میں بے زباں
مارے گئے لال سا حسینؑ

بیکس حسینؑ ہائے پیارے حسینؑ

بازو کٹے جب علمدار کے دل خون رونے لگا درد سے

۲۶۰

ٹوٹی مکر غم کے مارے حسین
اکبر کے بیٹے پہ بر چھی لگی
ٹوٹے مقدر کے تارے حسین
خیمے جلے چادریں چھن گئیں
بکیں حسین ہائے پیارے حسین
عباس وقاسم نہیں تم نہیں
بکیں حسین ہائے پیارے حسین
بالی سیکھتے تڑپتی رہیں
ڈھاتے رہے ظلم اس پر شقی
بندے یوں نے اتارے حسین
بکیں حسین ہائے پیارے حسین



زندان میں ایک لادلی مرگئی
حسرت رملی دل میں رہی
آنسوڑ گئیں کیوں ہمار حسین
بکیں حسین ہائے پیارے حسین

رجبان مولا علی کی قسم
نوحہ نگاری میں میرا قلم
چلتا ہے تیرے سہارے حسین
بے کس حسین ہائے پیارے حسین

نوحہ (انجمن ذوالفقار مرقوی)

اکبر علی اکبر علی اکبر علی اکبر

جاگر کوئی مقتل میں یہ اکبر کو بتا دے
اک کو کھ علی ماں کا یہ ہینام سنا دے
گھر جتا ہے ہم لٹے ہیں او علی اکبر علی اکبر
بہرست پکٹے ہوئے خلعے ہیں دھواں ہے
نظم و ستم و جور کا اک سیل رواں ہے
چھنتی ہے رواں آکے بچاؤ علی اکبر... اکبر علی اکبر
تم جیسے گئے رن کی رضا شاہ سے کر
دیکھنا نہ پلٹ کر کہ ہے کس حال میں مار
کیا ہو گیا صورت تو دکھاؤ علی اکبر... اکبر علی اکبر
دل پر جو گزرتی ہے تمہیں کیسے بتاؤں
کیا حال ہے بیٹا تمہیں کس طرح سناؤں
کچھ تم سے کہوں پاس جو آؤ علی اکبر... اکبر علی اکبر
ششما بہ جو بھائی علی اصغر تھا تمہارا
اک تیر ستمگار سے وہ بھی گیا مارا
بانو کو خبر اس کی سناؤ علی اکبر... اکبر علی اکبر

۲۶۲

سرد رہی ہمیں چھوڑ کے مقتل کو سدھارے
یوں ٹوٹ گئے جتنے تھے دکھیا کے سہارے
تم روٹھ گئے ماں کو نہ ستاؤ علی اکبر... اکبر علی اکبر

اک عابد بیمار ہے باقی جو بچا ہے
بستر بھی نہیں خاک پہ ہے ہوش پڑا ہے
اللہ اُسے آکے اٹھاؤ علی اکبر... اکبر علی اکبر
بے یار و مددگار عدو سمجھے ہیں ہم کو
لاوارث و لاچار عدو سمجھے ہیں ہم کو
آکر ذرا تلوار اٹھاؤ علی اکبر... اکبر علی اکبر

تم کتنے پہا در ہو عینوں کو بت دو
ناموس پیغمبر کے محاذ ہو بت دو
عباس اس کو بھی نہر سے لاؤ علی اکبر... اکبر علی اکبر
عباس سے کہنا کہ مدد کی یہ گھڑی ہے
بیواؤں پہ آفت یہ نئی آن پڑی ہے
عمو کو کسی طور مناد علی اکبر... اکبر علی اکبر

نوٹ (حسینی عزا دار تنظیم، حبیبیہ)
سہرا یک طرفہ ماں کی نظر دیکھ رہی ہے سید شاہ حسین رفوی

اُکسو میں رواں اپنا پسردیکھ رہی ہے
زینب کھڑی اکبر کا سفر دیکھ رہی ہے

دیکھ نہیں جاتا ہے مگر دیکھ رہی ہے

ہے خون میں غلطاں علی اکبر کی جوانی

شبیر سے مانگا بھی تو پایا نہیں پانی

تصویر بنی خون میں تر دیکھ رہی ہے

دیکھ نہیں جاتا ہے مگر دیکھ رہی ہے

حسرت ہی رہی دلہا بنے دیکھ نہ پائی

نقدیر نے کیسی یہ کھڑی آہ دکھائی

یہی علی اکبر کا جگر دیکھ رہی ہے

دیکھ نہیں جاتا ہے مگر دیکھ رہی ہے

شبیر چلے آتے ہیں قاسم کو اٹھائے

ایک رات کی بیاہی ہے کھڑی سر کو جھکائے

سہرہ کی لڑی خون میں تر دیکھ رہی ہے

دیکھ نہیں جاتا ہے مگر دیکھ رہی ہے

یہ کیسے مقرر نے انھیں دن ہیں دکھائے

عباس بھی دریا سے پلٹ کر نہیں آئے

معصوم سیکینہ ہے اُدھر دیکھ رہی ہے



۱۶۴

دیکھا نہیں جاتا ہے مگر دیکھ رہی ہے

بے یار و مددگار جو پائے گئے نیچے
لوٹا گیا سامان جلانے گئے نیچے
لٹتا ہوا شبیئر کا گھر دیکھ رہی ہے

دیکھا نہیں جاتا ہے مگر دیکھ رہی ہے

زینب پر عجب رنج و مصرت کی گھڑی ہے
بے غسل و کفن بھائی کی میت جو لڑکی ہے
دیکھا نہیں جاتا ہے مگر دیکھ رہی ہے

دیکھا نہیں جاتا ہے مگر دیکھ رہی ہے

عباس نہیں قاسم و اکبر بھی نہیں ہیں
سب قتل ہوئے سید پریم بھی نہیں ہیں
سہیلی ادھر اور ادھر دیکھ رہی ہے

دیکھا نہیں جاتا ہے مگر دیکھ رہی ہے

توقیر بیاں کیسے کروں درد کا منظر
کربل سے چلی ہاتھ بندھے بازوئے مضطر
مڑ مڑ کے وہ جنگل میں پسر دیکھ رہی ہے

دیکھا نہیں جاتا ہے مگر دیکھ رہی ہے

فوج دھینی تنظیم عزادار

اٹھے کیسے اٹھے کیسے

بالائے کشتہ کالاش

پریشاں ہے زنداں میں ثانی زہرا
مصیبت کی منزل پر کتنی کڑی ہے
یتیموں کی میت زمیں پر پڑی ہے
بنے قبر کیونکر اٹھے کیسے لاشہ

پریشاں ہے زنداں میں ثانی زہرا
یہ غربت یہ تنہائی یہ قید خانہ
ہے زنجیر میں جکڑا بیمار بھیا
اٹھائے ہن کا وہ کیسے جنازہ

پریشاں ہے زنداں میں ثانی زہرا
سیکنہ تجھے اب کہاں پاؤں بیٹی
ایسی کہاں چھوڑ کر جاؤں بیٹی
بہت تنگ و تاریک ہے قید خانہ

پریشاں ہے زنداں میں ثانی زہرا
یہ بزمِ بے ممکن نہیں ہے سیکنہ
رجوم بیاں اور میں جاؤں مدینہ
اٹھے گمانہ مجھ سے جدائی کا ہدم

پریشاں ہے زنداں میں ثانی زہرا
مدد کرنے آج اؤ میرے برادر
کہاں سوکھے میسر عباس برادر
ذرا آ کے دید و جنبازے کو کا نہا
پریشان ہے زنداں میں ثانی زہرا

ہے بیمار ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہنے
گلے میں ہے طوق گراں بار اُسکے
اُتارے لحد میں بھلا کون لاشہ

پریشاں ہے زنداں میں ثانی زہرا
لحد میں تو اپنی بہن کو سلا کر
کہا رو کے عابدے شانہ ہلا کر
خدا حافظ اے شاہزادی سیکھئے

پریشاں ہے زنداں میں ثانی زہرا
اٹھائے ہوئے دل پر داغِ تہی
ابھی تک میری گود میں سو رہی تھی
لحد میں بھلا کیسے سوئگی تہا

تہا ہے زنداں میں ثانی زہرا
سیکھئے کے مرنے سے عشاءِ پیار
کوئی غش میں ہے اور کوئی رورہا ہے
اسیروں کے دل پر غضب کا ہے صدمہ

پریشاں ہے زنداں میں ثانی زہرا
سیکھئے کے لاشہ پر زینب یہ بولی
وطنِ روزِ جہانے کو کہتی تھی بیٹی

رہائی کے بدلے تقدیر غما کرنا
پریشاں ہے زنداں میں ثانی زہرا
ہے زنداں میں شمس کیسی محبت
رسن بستہ ہیں سب اٹھ کیسے میت
خدا جانے کیسے ہوا دفن لاشہ
پریشاں ہے زنداں میں ثانی زہرا

نوحہ (حسینی عزادار تنظیم)

کہتی تھی رو کے زینب مضطر جواب دو
بھائی حسین آئی ہے خواہر جواب دو
بھیتا ہوں سے اب تو شکایت نہیں کوئی
سرننگے پھر کے آئی ہوں درد جواب دو
ظلم و ستم کی منزلیں طے کر کے آئی ہوں۔
شکوہ نہیں ہے کوئی بھی لب پر جواب دو
اے پاسبانِ اہل حرم پیہر و نسا
عباس روئے آئی ہے خواہر جواب دو
بھیا سیکھ مرگسی زندانِ شام میں
مارا لم لے ہوں یہ دل پر جواب دو

بکھرے بڑے ہیں دشت میں بانغ بنی کے پھول
 کیسے وطن کو بٹائے یہ خواہر جواب دو۔
 بیسی جو منتظر ہے اُسے کیا ست وں لگی۔
 دیکھے گی جب نہ وہ رنج انور جواب دو۔
 طوفانِ ظلم و جور جو کسے گرا رکھے
 نانا کو کیا بٹائے گی خواہر جواب دو۔
 شکوہ لئے جواب پہ ہیں آئی ڈھونڈتی۔
 صفراے کیا کہوں گی ہیں اکبر جواب دو
 سوتے ہو تم تو چین سے ہمیشہ مٹھکے
 فرقت میں مقید رہے مادر جواب دو۔
 بوجھے پدر تو خون و حملہ بناؤں کیا
 ہمدردوں نثار ہو گئے شہ پر جواب دو
 ماں سے بچھڑ کے کیسے ہمتیں نیند آگئی
 روتی ہے ماں فراق میں اصفہر جواب دو
 کبتر ہے ساتھ جاتی ہوں قاسم سو وطن
 اے کشتہ و فامیسے دل پر جواب دو
 بھیاٹا یہ قافلہ لے کر اسیر عشم جائے مدینے عابد مضطر جواب دو
 اہل وطن کیواسے پیغام ہے کوئی آئے کیا کہوں میں پرادر جواب دو
 ہلتا تھا دشت نالہ و شیون سے اے شہم
 فوجہ کناں حقین زینب مضطر جواب دو

فجر
محمد لکھنوی۔
(انجمن تبلیغ امیر)

کہتی ہے روح فاطمہؑ زہراؑ نہ چھوڑنا
عباسؑ۔ عباسؑ میرے لال کو تنہا نہ چھوڑنا۔
یالا ہے بیس بیس کے دن رات چکیاں
ہاتھوں پر میرے آج بھی چھانوں کے ہیں نشان
شبیرؑ کو زین پر تڑپتا نہ چھوڑنا
عباسؑ۔ عباسؑ میرے لال کو تنہا نہ چھوڑنا۔
گوہے دفا تھساری شبیرؑ کو ناز ہے
اور بازوؤں پہ فداغ شبیرؑ کو ناز ہے
گھیسے اگر حسینؑ کو اعدا نہ چھوڑنا
عباسؑ۔ عباسؑ میرے لال کو تنہا نہ چھوڑنا
کرب دلائے لٹ کے جو انا حسرت کے ساتھ
مشک سیکھنے بھی ہو تمہارے علم کے ساتھ
چھو ماہ کے صغیرؑ کا جھولا نہ چھوڑنا
عباسؑ۔ عباسؑ میرے لال کو تنہا نہ چھوڑنا
شاید کہ آنے جائے سیکھنے فرات پر
اصغرؑ کے واسطے لئے کوثر افرات پر

۲۷

اب حشر تک فرات کا قبضہ نہ چھوڑنا

عباسؑ عباسؑ میرے لال کو تنہا نہ چھوڑنا

عباسؑ کے علم کا پھر کیا ہے سببان

مشر علم کا پنجہ شفاعت کا ہے نشان

مشر میں فاطمہؑ کا یہ زوجہ نہ چھوڑنا

عباسؑ عباسؑ میرے لال کو تنہا نہ چھوڑنا

ذو حجہ

(نا صر زیدی)

قتل ہو گئے سارے مہ جبیں ہو گئے ہیں گھد شام کے لیں

اٹھتا ہے دھواں جلتی ہے زمیں

کس جگہ رہیں عرش کے میکس

زینبؑ حذیر کوئی اب نہیں

قتل ہو گئے سارے مہ جبیں

نوٹے میں گھد شام کے لیں

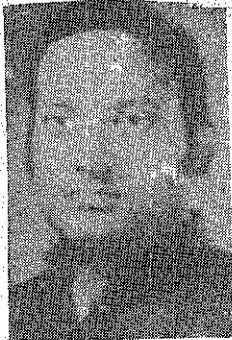
ختم ہو چکی جنگ کر بلا

خیمے جل گئے چھن گئی ردا

۲۷۱

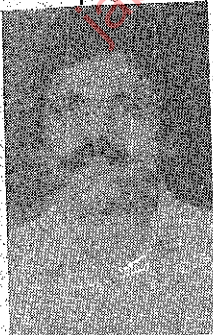
کو رہی ہے بن روح فاطمہ
خاک میں مل گئے سب میرے حبس
زینب حسنین کوئی اب نہیں

قتل ہو گئے سارے مہ جبین
لوٹے ہیں گھر شام کے عین



قساہم جواں پھول سا بہن
ہو بہو جو تھا صورت حسن
ایک رات کی جس کی دہن
کیوں نہ ہوا جل اُس سے شرمگین
زینب حسنین کوئی اب نہیں

قتل ہو گئے سارے مہ جبین
لوٹے ہیں گھر شام کے عین



صورت نبی سیرت علی
حسن الاماں نام بھی رہی
دیکھ کر جسے موت لر گئی
عرش ہل گیا چکپاں جو لیں
زینب حسنین کوئی اب نہیں

قتل ہو گئے سارے مہ جبین
لوٹے ہیں گھر شام کے عین

۲۴۶

فأطلمه كاللال عاشق حسين
فأفح فرات سب کے دل کا جبین
جس پہ تھا نثار شاہ مشرقین
سو گیا وہ شیر نہر کے قسریں
زینب حسنین کوئی اب نہیں

قتل ہو گئے سارے مدحیہ
لوٹے ہیں گھر شام کے یسین

ناصر عزا دار و بے قرار
آپ کے کرم کا امیدوار
از پے حسین شاہ نامدار
حل ہوں مشکلیں جلد پھر یسین
زینب حسنین کوئی اب نہیں

قتل ہو گئے سارے مدحیہ
لوٹے ہیں گھر شام کے یسین

ۛ

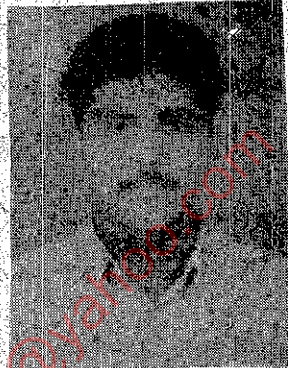
۲۷۳



اے میرے حسینا اے میرے حسینا
رہے تیرا نام رہے تیرا نور

سید عاقل حسین

صاحبِ بیاض



انجمن تبلیغ اہلبیت

سرپرست: سید امین جعفری - صدر: اخلاق حسین نقوی
جنرل سکرٹری

سید محمد الطہر

تعداد ممبران ————— ۲۰۰۰

فون: ۶۵۸۹۲۴

فوجہ (سبوح) (انجمن تبلیغ اہل بیت)

تمہاری یاد میں آنسو بہاؤں گی بابا
جو دل کا حال ہے کس کو سناؤں گی بابا
آنسو بہاؤں گی بابا آنسو بہاؤں گی بابا
سہوں گی ظلم مٹانے کی کھاؤں گی بابا
مگر کس کو چاہیے کہ وہی بابا
نہ جاؤ نہ ہر پر پہنتی تھی رد کے غموں سے
میں پیاسی آنکھوں سے اپنی کھجاندی بابا
آنسو بہاؤں گی بابا آنسو بہاؤں گی بابا
وہ سینہ جس پر سلاتے تھے تم محبت سے
نہ سو سگوں گی جو اس کو نہ پاؤں گی بابا
آنسو بہاؤں گی بابا آنسو بہاؤں گی بابا
ہمیں بتاؤ چپا ہیں نہ اکبر و قاسم
میں کس کو داغِ یتیمی دکھاؤں گی بابا
مٹنے کا پانی نہ اصفہ کی یاد آئیگی
میں اسکی پیاس کو کیسے کھجائوں گی بابا

ستم گروں نے اگر ظلم ہی کی ٹھانی ہے
تو میں بھی صبر کے جوہر دکھاؤں گی بابا۔
جو ساتھ تم نہ چلو گے تو میں تمہارے ساتھ
مدینہ لوٹ کر ہرگز نہ جاؤں گی کہا بابا

دیکھاؤں گی کہ طمانچوں کے نیل کتنے ہیں
تمہارے پاس میں جس دن بھی آؤں گی بابا۔
ہمیشہ دے گی دنیا میری اسیری پر
میں قید خانے کو ایسا بٹاؤں گی بابا

کہیں گے کیوں نہ شفاعت شفیع محشد کو
سیمع کا نوحہ میں پڑھ کر سناؤں گی بابا
نوحہ (انجمن تبلیغ اہلبیت)

بنت علی کرتی ہے نوحہ میں پریشان بابا
قیدی بند کی گئی سر سے ردا چھینی گئی ہائے
قتل برادر ہوا سنتا نہیں کوئی صدا
کس سے کہوں جاے حال دل قتل رن میں بھائی ہوا
بابا میں پریشان بابا میں پریشان
میں ہوں اسیر خفا دل میں میرے نغم بہتر لگے آ

۲۷۶

عون محمد بھی نہیں نقش لب و جدہ جلی نہیں
کس سے کہوں جا کے حال دل کوئی نہیں غم کے سوار

بابا پریشاں

شامِ غریباں آنکھی دشت میں ٹوٹا ہوا نیزہ لئے ہائے ر
پہرے پر میں ہوں کھڑی سخت ہے یہ کیسی کھڑی
کس کیوں بجا کے حال دل یا علی شیر خدا
بابا میں پریشاں بابا میں پریشاں

جل گیا جھولا بھی کرتی ہے بانو پی رو کے بکا ہائے
اصغر نادان کے لئے بانو نے وہ بین کیے
کس سے کہوں جا کے حال دل ننھا گلا چھیدا گیا
بابا میں پریشاں بابا میں پریشاں

ہو گئے شانے بھی قلم میرے جوئی شیر کے پردیس میں ہائے
کوئی سپہ سالار نہیں آنکھوں کا تارا بھی نہیں
کس سے کہوں جا کے حال دل کھو گیا عجب سناوٹ
بابا میں پریشاں بابا میں پریشاں

مکڑے بدن زن میں ہوا بن من قاسم گلگوں قبا ہائے
خون کی مہندی مٹی لگی فُسرا تر پتی ہی رہی

کس سے کہوں جا کے حالِ دل خاک ہو گیا سہرا
 بابا میں پریشان بابا میں پریشان
 شام کا اب یہ سفر جاتی ہوں روتی ہوں ننگے سر ہائے
 کون دوڑھائے گا روا کینہ میرا مارا گیارہ
 کس سے کہوں جا کے حالِ دل اب کوئی نہ باقی رہا
 بابا میں پریشان بابا میں پریشان
 اے ریحانِ فرسِ غم بچھا فاطمہ زہرا کی ہی ہے صدا ہائے
 مر گیا ہے میرا پس لٹ گیا ہے میرا جگر
 کس سے کہوں جا کے حالِ دل کون ہے خدا کے سوا
 بابا میں پریشان بابا میں پریشان

(ابنِ تبلیغ اہلسنت)

فوجی

ہائے سیکٹہ ہائے سیکٹہ ہائے سیکٹہ
 اللہ اللہ سیکٹہ کا یہ امتحان
 سر قدم بڑھتی جاتی رہیں سختیاں
 کوئی سننا نہیں کس کو آواز دے
 ہائے سیکٹہ ہائے سیکٹہ ہائے سیکٹہ
 اللہ اللہ سیکٹہ کا یہ امتحان

کیا تم کو گوارہ ہے بھائی
بے چارہ ہو زہرا جانی
حبس جاے ہمارا گھر

عباس عباس زینب نے کہا میرے برادر عباس
روتی ہے سکنہ گھڑ آؤ
پانی نہیں ملتا مست لاؤ
اے محنت دل حیدر آؤ

عباس عباس زینب نے کہا میرے برادر عباس
اکبر کا جگر دو پارہ ہے
اعدائے وہ نیزا مارا ہے
پوشاک ہے خون میں تر
کیا سنتے نہیں اہل من کی صدا
مقتل میں شاہ دیں ہے تنہا
گھیرے ہے انہیں لشکر

عباس عباس زینب نے کہا میرے برادر عباس
شبیر کی گردن پر نخب
چیلنے کو ہے اے ابن حیدر

مرخاؤں گی میں گھٹ کر

عباس عباس زینب نے کہا

گھر جلتا ہے اٹھتا ہے دھواں

ہے وقت مہیبت تم ہو کہاں

ہے درد بھر امنظر

عباس عباس زینب نے کہا

سجّاد کے پیروں میں زنجیر

پہنتا ہے میں ظالم بے تقصیر

و جھینٹ گیا بستر

عباس عباس زینب نے کہا میرے بڑے عباس

میں بنت علیؑ نازوں کی چلی

و قید ہوئی زنداں کو چلی

دیکھو تو دُرا ٹھکر

عباس عباس زینب نے کہا میرے برادر عباس

میں بارہ گئے اور ایک رس

ہے بالی سیکھ تثنہ دہن

سب کنبہ ہے مضطر

عباس عباس زینب نے کہا میرے برادر عباس

۲۸۲

بے گورو کفن ہے سببِ بنی
تعداد نہیں ہے زخموں کی
مغموم ہے یوں خواہر

عباس عباس زینب نے کہا میرے باور عباس

کیا خوف قیامت ہو مجھ کو
ریحان میری قسمت دیکھو

ہیں میرے دو یاور عباس عباس تربیٹ زینب
مکمل کشتی

فوج

ہے سیکنہ منتظر عباس پانی لائیں گے
پیاس کو بھولی سیکنہ دیکھ کر صفر کی پیاس
بیچارے بھلا رہی ہے دل میں ہے پانی کا اس
خالی شیکنہ اٹھا کر لائی وہ عمو کے پاس
مے کے شیکنہ کہا جلد ہی آجائیں گے
سے سیکنہ منتظر عباس عباس پانی لائیں گے

جیسے ہی پانی بھرا شیکنہ میں عباس نے
اور چلے سوئے مسم تو دل کو توڑا پیاس نے
بچوں کی آواز یہ تھی مار لو الا پیاس نے

ہائے اک قطرہ بھی پانی کا وہ پہنچائیں گے
ہے سیکنہ منتظر عباس پانی لائیں گے۔

کہتی ہے بالی سیکنہ میسرے عموں شمار
ہائے کس کو نہر بے بھیجے تمہاری دل نگار
در یہ خیمے کے کھڑی کرتی ہوں کب سے انتظار
دیکھئے وہ پانی لے کر نہر سے کب آئیں گے

ہے سیکنہ منتظر عباس عیاس پانی لائیں گے۔

دی صدا عباس نے آف مدد فرمائیے
جان رنگی جا رہی ہے شکل تو دکھلائیے
ہو گئے شہزاد قلم میسرے ذرا جلد آئیے
بھر کے مشکیزہ بھلا ہم کس طرح گھر آئیں گے

ہے سیکنہ منتظر عباس عباس پانی لائیں گے

پھر شاہ والا لے عباس جسدی نے یہ کہا
لاش میری گھر لے جائیں خدا کا واسطہ
مجھ کو تڑپاتی رہے گی پیاس سے بچوں کی صدا
بچے میرے یونہی پیاسے ہائے اب وہ جائیں گے

ہے سیکنہ منتظر عباس عباس پانی لائیں گے۔

آج بھی زنداں سے آتی ہے اکبر کی یہ صدا
 دیکھتی ہوں اب بھی راستہ ایسے میرے پیارے چپا۔
 سمجھ چلی ہیں اب نگاہیں دیکھتے یہ راستہ
 ہم تنک ہم یوں ہی اس زنداں میں غنیم کھائیں گے
 ہے سبکدہ منتظر عباس عباس پانی لائیں گے

آج بھی روتا ہے دریا ہے اسے پیاسو بکا پاس
 پیٹ کہہ رہی ہے موزج دریا لائے پیاس۔
 آج بھی آتی ہے ماسٹر یہ صدائے دھڑکن۔
 ہائے بچے اب کہاں پانی کا قطرہ پائیں گے
 ہے سبکدہ منتظر عباس عباس پانی لائیں گے

نوحہ - ہاشم رضا ہاشم

شہنشاہ فرمایا میری جان اکبر
 ہو گئی صبح در اذان اکبر
 کیا ہوا اب ام کو تو کیا جانے
 آؤ مل لو کہ پھر خدا جلے۔
 غنیم کہاں ہو غنیم کہاں اکبر
 ہو گئی صبح در اذان اکبر

زندگی چاہیے تمہیں کہ اجیل
اس طرف ماساں اودھیر میری مقتل
شہ نے فرمایا میری جاں اکبر
راہ تکتی ہیں برچھیاں اکبر
ہو گئی صبح دوازاں اکبر

یوں نہ بھڑے کسی کا لال جواں
یہ جو آواز آرہی ہے یہاں
شہ نے فرمایا میری جاں اکبر
ہیں تیری ماں کی سسکیاں اکبر
ہو گئی صبح دوازاں اکبر
دل کا راساں نہ ہو سکا پورا
ماں کی خواہش تھی تم ہو دو لہاں
شہ نے فرمایا میری جاں اکبر
گھر پر اکبر پر آسمان اکبر
ہو گئی صبح دوازاں اکبر

تو جوانی ہے باپ کی بیٹا
تو ہی زینب کی آرزو بیٹا
شہ نے فرمایا میری جاں اکبر

۲۸۶

بن تیرے کیا ہے یہ جہاں اکبر
ہو گئی صبحِ دو ازاں اکبر
قتلِ گاہ سے اٹھائے گا کیسے
لاس خیمے میں لائے گا کیسے
شہ نے فرمایا میری جاں اکبر
باپ ہے تیرا ناتواں اکبر
ہو گئی صبحِ دو ازاں اکبر

آسمان ہل رہا ہے آہوں سے
کیسے دیکھوں میں اپنی آنکھوں سے
شہ نے فرمایا میری جاں اکبر
خُشک لب اور یہ زباں اکبر
ہو گئی صبحِ دو ازاں اکبر

یہ بتا اور میں کس سے کہوں
میرا کیا ہے جیوں جیوں نہ جیوں
شہ نے فرمایا میری جاں اکبر
جان دے دے گی تیری ماں اکبر
ہو گئی صبحِ دو ازاں اکبر

چین اس دل کا اٹھ گیا جاؤ
میں نے تو صبر کر لیا جاؤ
مشتہ نے فرمایا میری جاں اکبر
کھاؤ سینہ پہ تم سناں اکبر

ہو گئی صبح دوازاں اکبر

یہ میں نے ہاشم ہزار بار کہا

کم سے کم یہ مجھے بنا کر بنا

مشتہ نے فرمایا میری جاں اکبر

کون ہے گھر کا پاسباں اکبر

ہو گئی صبح دوازاں اکبر

فوج (انجمن تبلیغ اہلبیت)

قیہ خانے سے چھٹی آئی یہاں

چھوڑگو تیری سکیئتہ کو دیاں

میرے آنسو ہیں اسی غم میں رواں

اور بانو کی بھی جباری ہے فداں

ہے زینب دلیسر یہ فریاد کناں

بھیا بھیا بھیا بھیا

بعد میں تیرے عجب حال ہوا

۲۸۸

چھن گئی سر سے میرے آہِ ردا
گھر لٹا اور ہے سا مانِ جلا
تو بت کس سے کروں میں یہ سیاں
ہے زینب دگبیر یہ فسرِ یادِ کناں
بھیا بھیا بھیا

دشتِ غربت میں اندھیرا جڑ ہوا -
میں نے بچوں کو اکٹھا ہے کیا -
رات بھر جاگ کے پسر ابھی دیا
ہائے عباس نہ تھا پاسِ دیاں
ہے زینب دگبیر یہ فسرِ یادِ کناں
بھیا بھیا بھیا

ریت کے ذرے تھے اہو میں بھرے
سامنے لاشوں کے ٹکڑے تھے بڑے
ہائے تھے جو سے اسان کے تھے
چپکے چپکے تھی زینب یہ فسرِ یادِ کناں
ہے زینب دگبیر یہ فسرِ یادِ کناں
بھیا بھیا بھیا

رات کو اٹھ کے سکیٹہ جو گئی -
ڈھونڈنے لاشوں میں تجھ کو وہ بھری

جانے کس طرح سے تجھ کو وہ مسمی
ڈھونڈنے اس کو چلی میں بھی وہاں
چل بڑی دیتی ہوئی اس کو صدا
بیٹا اکبر ذرا اٹھ کر نو بیتا
ہین کلثوم ذرا ہنس پر جا
دیکھن جا کے ہیں عباس جہاں

ڈھونڈتی بھرتی رہی جنگل میں
پہنچی جس وقت کے میں قفل میں
ہائے وہ خون بھری دلدل میں
دل کو تھامے ہوئے پہنچی میں وہاں

پایا سوتا ہوا پاؤں پر تیرے
آگے آنکھ بھی آنکھوں میں میرے
اٹھ کے کہنے لگی یہ رو رو کے
پھو جی اماں میرے بابا ہیں یہاں

اک بی بی تھی وہاں پر بیٹھی
دیکھ کر مجھ کو وہ اٹھ کر چلی
میں نے آواز بھی دی پر نہ رکی
نہر کی طفر چلی کرتی نغاں

۲۹۰

دیکھتی جاتی تھی مرا مرٹے مجھے
مرٹے پھر دیکھتی لاشے کو تیرے
جبانے کیا تھی کہتی چپکے چپکے
ہوں، نہ ہونگی وہ بھیسا اماں

کس طرح قید کیا کیسے بکھے
حکم تھا کونے میں لے کر وہ عین
سر بہنا سر بازار سمیٹیں
بھیتا بابا مجھے یاد اُسے ہاں

ہے زینب دلیگیر یہ فساد کن
بھیتا بھیتا بھیتا بھیتا

قبر یہ کہتی رہی ہو کے کھڑی
دکھ ذرا غم زدہ وہ بنت علی
قبر یہ ہائے وہ تو قید گری
ایک آواز یہ پھر بڑے سنی

ہے زینب دلیگیر یہ فساد کن
بھیتا بھیتا بھیتا بھیتا



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
شعبان حسین ابن علی کا ہے تذکرہ
وہ جس نے دین کو زندہ کیا ہے

صاحب بیاضی :

انجمن شمشیر حکیمانی مصلیٰ

ابن شثیر حیدری کھارو

نوحہ

کربلا والوں کی زنداں سے رہائی ہوگئی
ترت باالی سیکٹہ سے جدائی ہوگئی
اس قدر مارے طمانچے ہائے شمر بدکار نے
حشر تک وہ موت باپاکی رولائی سوگئی
ترت باالی سیکٹہ سے جدائی ہوگئی
کربلا والوں کی زنداں سے رہائی ہوگئی
مومنہ کو چپالو نوح ڈالو سرکے بال
سربہ ہند دشت میں زہرہ کی جہائی ہوگئی
ترت باالی سیکٹہ سے جدائی ہوگئی
کربلا والوں کی زنداں سے رہائی ہوگئی
مثل بچوں کی چنے تھے لاشوں کے ٹکڑے حسین
اس قدر پامال زہرہ کی کسائی ہوگئی
ترت باالی سیکٹہ سے جدائی ہوگئی
کربلا والوں کی زنداں سے رہائی ہوگئی
اصغر معصوم کا وہ مسکراتا موت پر
دیکھ کہ شرمندہ دریا کی ترائی ہوگئی
ترت باالی سیکٹہ سے جدائی ہوگئی
کربلا والوں کی زنداں سے رہائی ہوگئی

۲۹۴

سر مل گزرا جب مشکل کشا کے لال کا

ستاقامت دین کی شکل کشائی ہو گئی

ترت بابی سیکٹہ سے جدائی ہو گئی

کر بلا دلوں کی نہ ملاں سے رہائی ہو گئی

فوجہ (شمشیر حیدری معصومانہ)

ایسا نہیں یہ ماتم کرتے رہے ہیں سارے

اس فرض میں شامل ہیں اللہ کے نئی پیائے

دو تافرات بھی ہے بچوں کی تشنگی پر

پانی سے پیٹے ہیں عباس کو کنارے

یہیں دیکھوں کس طرح سے کرتے نہیں ہو ماتم

کڑی جواں کالاشہ ہو سافے ہمارے

بے گور و کفن ہو کہنے کی تیرے لاشیں

یہی جہم جلا کے جیسے کوئی چادریں آمارے

پابند رسیوں میں زہرا کی بیٹیاں تھیں

ہم کیوں نہ سر کو پیئیں جب بد کو کوڑے مارے

نبی حسینی ماتم مومن کی عبادت ہے

کرتی ہیں حور و علماں کرتے ہیں چاند تارے

۲۹۴

(انجمن شمشیر جید ری معصومانہ)

نوحہ

آغاز ہو رہا ہے کربل کی کہانی کا
لوگو یہ جن زہے اسلام کے بانی کا

بی بی نے کہا بابا کربل میں چلے آنا
منظر دکھاؤں گی اکبر کی جوانی کا

کٹ جائیں گے بازو مٹی عباس باؤں کے
تیروں سے ہو گا پھٹتی مشنرہ وہ پانی کا

بچے گا کربلا میں قسم کے سر کاہرا
خوشیاں سمیٹے گا عالم وہ ویرانی کا

تاحشر میرے مولا مشتاق رہوں تیرا
مجانے شرف مجھ کو بس تیری عشق دہانی کا

(انجمن شمشیر جید ری معصومانہ)

بھولا ہے نہ بھولے گا تاحشر زمانہ
دربار یزدیدی میں تیرا خطبہ سنانا

تیرے پردے پر قمر بان تیرے بھائی کے صف
آتا ہے جسے دین پر کھربار سنانا

جرم مل یہ تیرا جرم کبھی چھپ نہیں سکتا
پانی کے عوصی تیرے اصغر کو سنانا

۲۹۵

شبیرؔ زندہ یہ درس زمانے کو دیا ہے
آگے کسی ظالم کے کبھی سر نہ جھکا نا
شبیرؔ کی عظمت ہے یہ شبیرؔ کی جرات
مقتل سے وہ اکبرؔ کے لاشے کو اٹھاتا

مشتاق کئے جاتو اسی در کی غلامی
بخشش کا نہیں ایسا کوئی اور ٹھکانا
فوجہ (انجن شمشیر حیدری کھار اور)

حسینؔ ظلمتوں میں گم ہوتا بندہ ہے
کہ جس کے ہونے سے انسانیت پابند ہے
سوارِ دوش رسالت کے سر نے نیزہ پر
قہر اس سنا کہ دکھایا شہیدؔ زندہ ہے

نہ پہنچا پانی نہ لاشہ بھی جائے جہنم میں
کنیز زادہ تیری میٹھی سے شرمندہ ہے
ستارے ماند ہیں ماتم فضا میں کوتاہی ہیں
غم حسینؔ میں مقہوم ہر زندہ ہے
اداسِ روحِ نہبیؔ روتا ہے دلِ صفر کا

شہید تیری شبیرؔ ہو گئی کہ زندہ ہے
چو سر بر نہ نظر آئی غازی کو زینبؔ
یہ سر نہ کوئے بتایا شہیدؔ زندہ ہے
سپاہِ شمر میں نجفی ہر اک درندہ ہے

۲۹۶

سیدنا

یا حسین یا حسین یا حسین یا حسین
مولا حق امام یا حسین یا حسین
ناظم اعلیٰ : سیدالانشاہ : بابی چاچا
صاحب بیاض : فصاحت حسین

انجمن شاہ المومنین
کھارادر - کراچی
سیدنا نظم حسین پاری
تعداد نمبران : 4000

فوجہ (انجمن شباب المؤمنین)

اوشمہرین تجھ کو ذرا جسم نہ آیا
سجدے میں کہو سبط پیئر کا پایا
بس کی نہ کلا کاٹ کے سلطان عرب کا
سر کاٹ کے شبیر کا نیزے پہ چڑھایا
افسوس مسلمان تھے یہاں شیون یاں۔
سر نہئے مسلمانوں نے زینب کو پھرایا

رومی ہے بیٹھی ہے خدا کیا کہاں جائیں
کانوں سے کہو کس نے سیکھ کے یہ پایا
کیوں ہاتھ اٹھاتی نہیں کانوں سے سیکھ
دُر چھین لئے شمشیر سترنے ستایا
نیند آگئی اصغر تجھے آغوش پدر میں
حسرت مل نے تجھے تیرے پہلو میں سلا یا

میت تھی جواں اور ضیعفی کا تھا عالم
کس طرح فلک لاشے کو سترنے اٹھایا
کاظم جسے شانوں پہ اٹھاتے تھے مژ
سر اس کا مسلمانوں نے نیزے پہ چڑھایا

فوج (انجمن شباب المومنین)

احساس دلانا ہے زینب تیری غربت کا
دم خوب بھرا بی بی بھالی کی محبت کا
میٹوں کو فدا کر کے شکرانہ بجا لانی
چلتا ہے پتہ اس سے زینب تیری عظمت کا
پامال ہوا لاشِ فرزندِ پیسر کا
امت نے دیا شاید یہ اجساد سات کا
بھیجا تھا سیکٹ نے پانی نہ چپا لائے
احساس نہیں باقی اب پیاس کی شدت کا

جب سے گئے بابا ویرانِ مدینہ ہے
باقی ہے سہارا اک نانا تیری تربت کا
جھوٹے سے گرے امیرِ کرام ہے خیمے میں
بچے کو خیال آیا بابا کی رفاقت کا
دفن چکے امیر کو اب کوئی نہیں باقی
اندازہ کرے کوئی شبیر کی حالت کا

فوج (انجمن شباب المومنین)

اصغر کا لہو جب نہ لیا ارض و سماں نے
چہرہ پہ لا خون وہ شاہِ کربلا نے

یو چھے کوئی صغیر سے کہ اے ماہِ رباب اب بھولے سے گرایا ہے تجھے کس کی صدائے
 نغمیٰ نئی زبان بھیر کے ہونٹوں پہ دکھائی پر گھونٹ دیا پانی کا دیا قوم جفانے
 جب کر دیا شبیر نے مٹی کے حوالے بے شیر سے یوں روکے کہا شاہ ہانے
 تو فحیٰ تربت میں رہو آج اکیلے گھر جاؤ اے لال میرے ماں کو ستانے
 یہ کہہ کر ٹپھی فاتحہ اور اٹھ گئے مولہ وقت آگیا سجدے میں گئے سر کو گٹانے
 (انجن شباب المومنین)

فوج

منزل شام کہاں غیرت شبیر کہاں ہائے بجا دو کولے آئی ہے تقدیر کہاں
 آج شاید کہ زمانے میں علمدار نہیں درندہ دربار میں عباس کی ہمیشہ کہاں
 خیر جو اصغر معصوم کی دل ڈرتا ہے کوئی بلند ستاد کہ چلے تیر کہاں
 چین سے سوئے گی زنداں میں یکینہ کیے اب وہ گھر بار کہاں سینہ شبیر کہاں
 آج کونے میں ہے پردہ علی کی بیٹی ہاشم زادی کوین کی تہہ ہیر کہاں
 اک چادر تھی سر پاک پہ سو وہ بھی نہیں بھائی کو دگی کفنِ ذریعہ دلگیر کہاں
 قتلِ شبیر ہوئے لٹ گیا گھر زہرا کا ننگے سردین کی خاکِ طرکی ہمیشہ کہاں
 (انجن شباب المومنین)

فوج

گھر فاطمہ کا لوٹا پردیس میں قضا نے سید کا خون بہایا غربت میں استغیارت نے
 جیشِ موئی زمین کو دریا رسولؐ ٹٹلی نہ جائے کیا کہاں تھا ایک تیر حر لانے
 گردن پہ تیر کھا کر اصغر کا مسکرا کر تڑپا دیا قضا کو بے شیر کی اوائے
 یہ عالمِ صغیفی وہ مرگِ نوجوانی شبیر جارح میں اکبر کی لاش اٹھانے
 پھر فاطمہ کے درپردہ تک ہوئی کسی کی نوائے مسلمان زہرا کا گھر چلانے
 کونے کی بیٹوں میں آئی عسلی کی بیٹی آنکھوں میں پھر گئے ہیں گڑے سوزانے

بعد حسین تمسی کیا یہ وقت آیا
ناموس بچتن ہے ظالم کے قید خانے

(انجمن شباب المؤمنین)

نوحہ

کٹتا ہے گلارن میں فرزند چیمبر کا
شہا کیسی ظالم نے زینب کی درد اچھینی
کیوں روٹھ گئے تھے گھر آتے نہیں صفر
منہ دھوئے تھے جو مادہ بے شیر روٹی ہے
لاشعفا سقم کے ٹکڑے جو اٹھا لائے
بشیر یہ کہتے تھے عباس کہاں ہو تم

اب کون محافظ ہے زینب کے کھلے سر کا
اٹھ اٹھ کے گرا لاشہ عباس لاؤر کا
خیمے میں اداسی ہے دل چاک ہے مادر کا
یاد آتا ہے جھوٹے سے گزرا علی صفر کا
سر کھول کے ہنسوں نے نام کیا شہر کا
ہم سے نہیں اٹھتا ہے لاشہ علی اکبر شہر کا

شاہ چوتے تھے بازو زینب کے دم رخت
وہ زخم اثر گہرے بیمار کے دل پر تھے
زینب نے گلا چو ما مظلوم برادر کا
نعم کھا گیا عابد کو زینب کے کھلے سر کا

(انجمن شباب المؤمنین)

نوحہ

گلشن آل پیر میں خنوں آنے کو ہے
آج زینب کو نظر آنے لگا بازار شام
جب گرے گھوڑے سے غلامی کو سیکٹہ نہ کہا
کر بلا دلوں کی شاید تنگی کا ہے خیال
زینب و کلثوم کو سینے سے کر لوب جدا

جید رو صفہ کاٹ یہ سرے اٹھ جانے کو ہے
قاطعہ کیا پھر کسی دربار میں لائے کو ہے
در میرے اور چادر طہیر چھن جاتے کو ہے
ساتی کو شذر پہلے چلے جانے کو ہے
باکے چہرے کی زنگت اب بدل جائے کو ہے

(انجمن شباب المؤمنین)

نوحہ

ہم نے غم بشیر بھلا یا نہیں جاتا۔
یہ داغ یکے کا دھڑا نہیں جاتا۔

فوقہ (انجمن شباب المؤمنین)

مفسر دین یہ ہو گا قربانِ دین کے اموال کا
تیرے سپرد کا ساتھ بنھانے میں جلی ہوں

باجل کے ہرستم کو نانائیں سہوں گی اسلام زندہ باد میں جا جا کے کہوں گی

قصہ زیدیت کو گوانے میں چلی ہوں

مفسر موم میں نانا ناطق قرآن کی
 زینب ہے نام بیٹی ہوں کل ایمان کی

قرآن باز اردوں میں سناتے میں علی ہوں

برے سر کے ٹھکڑے کو دھنگی میں رقم اُم البنین کے چاندی عملدار کی قسم

ہسزبان کا ازام ٹانے میں چلی ہوں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

انجمن عزائے حسینؑ

جینفہ طیار سو سائی میسر

2000

تقدیر و ممبران

صاحب بیاض - اشرف حسین چچے -

صدر: مشرف حسین - نائب: صدر: سید اختیار امام -
جنرل سیکریٹری: سید حامد رضا - جوائنٹ سیکریٹری: سید ظفر حسین

خوشیاں انجمن عزائے حسینؑ

کہنتی تھی مل یہ لاش پہ اکبر ازاں دو

اٹھو کہ ہو گئی سحر اکبر ازاں دو

دیکھو تو آسمان پہ ستاروں کا اضطراب

اب ڈوبنے کو ہے فسر اکبر ازاں دو

انکوں سے میرے کرو و خرو میسر مجھ جیسے

دیکھو تو ماں کی خیم تر اکبر ازاں دو

دن زندگانی شب کی قیامت گزر گئی

بیکوں سو رہے ہو بے خبر اکبر ازاں دو

لو جھکیاں نہ اس طرح رگڑو نہ ایڑیاں

تر پونہ بیٹا خاک پہ اکبر ازاں دو

دم توڑتے ہواں کی نگاہوں کے سامنے
آتا ہے منہ کو اب جب کہ اکبر اذان دو
بس اب یہی ہے ماں کی تمتلے آخری
زانو پر رکھ کے سر میرے اکبر اذان دو

مختہ جب ائی کان میں تبکیر کی صدا
آئی صدائے پر آخر اکبر اذان دو
فوحکمہ (انجن عزائے حسین)

پکاری شہانہ ہلاکے مادر اٹھو سیکنہ سحر ہوئی ہے
نہ روٹھو نمکین ماں سے دلبر اٹھو سیکنہ سحر ہوئی ہے
اٹھو عباس آرہے ہیں وہ بھڑکے مشکینہ لارہے ہیں
نہ ظلم ڈھائیگا کوئی تم پر، اٹھو سیکنہ سحر ہوئی ہے

نہ کوئی مارے گا نازیائے نہ آیرگاب کوئی تانے
نہ شمرے گا تمہارے گویا اٹھو سیکنہ سحر ہوئی ہے

نفس میں ہم سے منہ نہ موڑو، نہ ہونہ خاموش کچھ تو بولو
نہ پاس اکبر ہیں اور نہ اصغر اٹھو سیکنہ سحر ہوئی ہے

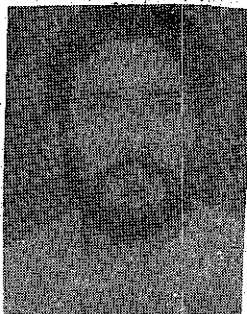
نہ کہنی میں سکون پایا، اٹھ ہے ستر پیر کا سایہ
یہی تھا یتیم امقرء اٹھو سیکنہ سحر ہوئی ہے

تڑپ کے فرقت میں اب نہ رونا پیر کے سینے پہ جا کے سونا
بلانے آئے ہیں تم کو نہ در اٹھو سیکنہ سحر ہوئی ہے

۳۰۴

فوجِ اکبر عزائے حسین

جب آخری رخصت کو چلے سیدے والا
حسرت سے شہ کو دیکھتی تھی بالی سکیبہؑ
کہتی تھی کس پہ چھوڑ کے تم جاتے ہو ہم کو
اک بار تو سینے پہ نہیں اور سلاو
پھر ہنکو ملے نہ ملے آپکا سینہ



پیا سی ہوں بہت آپ کو اس کی تو خبر ہے
عمو کی جدائی کا بہت دل پہ اثر ہے
اُسے نہیں کر کے گئے پانی کا ہٹا
لہٰذا نہ مقتل کی طرف جائے بابا
جو بھی گیا گھسے وہ پلٹ کر نہیں آیا
تم جاتے ہو رن کو میرا پھٹتا ہے کلیجہ

اس رشت بیابان میں نہ یوں چھوڑ کے جاؤ
کیوں مجھ سے خفا ہو گئے اللہ متاؤ
مانگوں گی نہ اب پانی رہا آپ سے وعدہ
میرا نہ سہی دعیان چھوٹی جان کا کھجے
سختی ہوں بہت پیار ہے بابا نہیں ان سے
بسر دیں میں ان کو تو نہ یوں چھوڑ دیکھو
مر جاؤ گی گھٹ گھٹ کے جو یوں جاؤ گے بابا
مقتل میں مجی ہمراہ مجھے پاؤ گے بابا
چھوڑوں گی نہ میں آپ کے روار کا رتہ

جانا ہی جو مقصود ہے رن کو ہمیں جب د
 لیکن میرے عمو کو ذرا نہر سے لاؤ۔
 جب دہنگی تو دے گا مجھے کون دلا سہ
 ریحان سیکھنے نے جو کی درد کی تقریر
 بیٹی سے یہ فرمانے لگے حضرت بشیرؑ
 ہم جانتے ہیں مرنے تجھے اللہ کو سونپنا
 دھوکا (انجمن عزائے حسین)

پوچھے کوئی رومادو ستم اہل حرم سے
 زنداں کو چلے چھوٹ کے جب شاہِ اہم سے
 بازو تھے رسن بستہ رداسر یہ نہیں تھی۔
 پوشاک لہو رنگ تھی سب بنبت علیؑ کی۔
 کہتی تھی خفا بھائی ہوئے کس نے ہم سے
 زنجیر میں جکڑے ہوئے بیمار حزیں تھا
 دیتا جو تسلی کوئی ایسا بھی نہیں تھا
 تنگ حلقہ زنجیر تھا پیروں کے دم سے

بازاروں میں ہے آج وہی باعثِ تشہیر
 سپردے کے لئے جن کے نبی چادرِ طہیب
 کس حال میں آئے تھے کس جاہ و حشم سے

کہتی تھی سیکنہ نہیں پانی مجھے درکار
امداد کو پہنچو میری اسے تہ کے علمدار
میں پیاس بجھاؤں گی حیا دیدہ غم سے

بانو نے کہا اے میسرہ ننھے مجاہد
جینے کی تمنا نہیں اللہ ہے شاہد
صد چاک ہوا قلبِ حزیں اک تیرے غم سے

عباس ابھی تک ہیں سب نہر جو سوتے
کہتی ہے وفاق کھو دفا دار ہیں ایسے
ہے مشک سیکنہ بندھی غازی کے علم سے

کہتی تھی میسرہ سرور اکیسے چھنے گی
شبیہ کی گردن پہ چھری کیسے چلے گی
زینب کو بڑی اس تھی عباس کے واسے

لے پھر گئے مقبول پہ نوص تیرا کائن
کہتا ہے پھر طاس بھی بھگا ہوا رجمان
آنسو جو ٹپکنے لگے کاغذ پہ فلم سے
نوص۔ (انجن عزائے حسین)

جھولا علی اصفہر کا جھٹلاتی رہی مسالہ

خود روتی رہی سب کو رلاتی رہی مادر
تھکے کبھی رکھا کبھی بستر کو بچھا یا
خود اپنی ردا ڈال کے جھوٹے سوچا یا
ارمانوں کو یوں اپنے سلاتی رہی مادر
ہاتھوں میں تصویر میں میا چاند سا چہرہ
لب جوئے کبھی اور کبھی رخسار کو چھو یا
یوں آگ کیلجے کی بھجاتی رہی مادر
گھر کا کبھی تخت سا سلجھے رکھا یا
جھونکا جو کبھی گرم ہوا کا کوئی آگیا۔
جھونکوں سے ہوا کے بھی بچاتی مادر
یہ لال جواں بڑگار چاؤنگی میں شادی
مسند پر بٹھاؤں گی اسے شہنشاہ کی
آنکھوں میں کئی بانہاں سجاتی رہی مادر
کہتی تھی میرا گیسوؤں والا میرا صغیر
بن جائے گا اک روز یہی ثانی حیدر
اک چھوٹی سی تنوار بناتی رہی مادر

۳۰۸

چھوٹی سی محمد بن گئی میدان کر بلا میں
 جب سو گیا معصوم وہ آنکھوں میں قضا میں
 بے شبیر نہ گھر آیا بلاتی رہی مادر
 شبیر کے چہرے پہ لہو دیکھا تو بولی
 خونِ علی اصفہر سی ہے اس خون کی سرخی
 یہ کہہ کے دلِ شاہ دکھائی رہی مادر
 ریحانِ قیامت میں قیامت کا سماں تھا
 اک غول فرشتوں کا تھا جو ناکہ کٹا تھا
 نوحہ علی اصفہر کا سناتی رہی مادر
 (انجمن تبلیغ عزاء انیس پرہری)

نوحہ
 کہتی تھی صغیرا اے نہیں کیوں بابا اور بھیا اکیس
 لے کے خواب خط بابا کا آیا نہ اب تک نامہ پر
 جب سے گئے ہیں گھر سے بابا کوئی خبر ان کی نہیں لایا
 خیر سے ہو سب میرا کہنیہ کوئی خبر لائے جا کر
 کہتی تھی صغیرا
 دھوپ کڑی ہے تو چلتی ہے گرمی کا موسم اور سفر
 نہ نہ سکے گا اس گرمی کو ہے میرا تمنا اصفہر
 کہتی تھی صغیرا
 خواب مجھے کیوں آتے ہیں ایسے جن سے کلیجہ جھٹکا ہے
 آپ مجھے بتلائیں دادی وہم ہے کیوں ایسے دل پر
 کہتی تھی صغیرا

۳۰۴

درد عجیب رہتا ہے جگر میں سر پر درد ارکشی ہی نہیں
جیسے جگر میں برہمچی لگی ہے کھٹل جائے کامیرا سر

کہتی تھی صفراء

پانی اترتا ہے رک رک کر بھوک ٹھہرتی ہی نہیں
جیسے میرا کنبہ ہو بھوکا نشہ لپی ہے مضطر

کہتی تھی صفراء

خون میں اکثر مجھ کو نظر آتا ہے اک خولی بن میں
چھین رہا ہے ایک یوں کانوں سے بیکند کے گوہر

کہتی تھی صفراء

کیسے میں اپنا دل سمجھاؤں سوتی ہوں تو دیکھتی ہوں
پیچھے سے کوئی پھیر رہا ہے گردن بابا پر خنجر

کہتی تھی صفراء

میل نہ سکوں گی شاید اب میں آہنگا ایک دن ایسا نیست
یادِ بدر میں مرجاؤں گی تنہا گھر میں رو رو کر

کہتی تھی صفراء

نوحی (انجمن تبلیغ علما)

زینبؓ نے کیا نالہ مرہٹا کے رو رو کر

عباسؑ تم آجاؤ۔ عباسؑ تم آجاؤ
 انصار نہیں باقی نہ سبطِ پیغمبر ہیں
 عبد اللہ نہ قاسم میں نہ عون نہ جعفر ہیں
 عباسؑ تم آجاؤ آجاؤ علی اکبرؑ
 کس درجہ تھا پردے کا احساس تمہیں ہر دم
 اب دیکھ تو زینبؑ کا کیا ہو گیا ہے عالم
 عباسؑ تم آجاؤ آجاؤ علی اکبرؑ
 جلتے ہوئے خیمے میں اور بیاباں تنہا ہیں
 سر نہنگے ہیں بلوے میں گھبرے ہوئے اعدا ہیں
 یہ وقت مدد کا ہے کوئی بھی سدا پر
 عباسؑ تم آجاؤ آجاؤ علی اکبرؑ
 اٹھتے ہوئے شعلوں میں کس طرح بہن جائے۔
 غش میں پڑے ہیں علم ایک طرح انہیں لائے
 گہوارہٴ اصفہر سے لپٹی ہوئی ہے مادر
 عباسؑ تم آجاؤ آجاؤ علی اکبرؑ
 تھی پاس ابھی میرے کرتی تھی ابھی نوحہ
 اب بالی سکیٹہ کو میں ڈھونڈ دوں کہاں بھینا
 گم ہو گئی ہے دن میں سرور کی کہیں دختہ

کہنتی تھی مادر اے علی اکبر اے علی اکبر

دیوان اعظمی

از

کہنتی تھی مادر اے علی اکبر اے علی اکبر

ڈھونڈوں تم کو کس جادو اے علی اکبر

اے اے نے نیموں کو لوٹا

اے علی اکبر اے علی اکبر

چھوڑ دیا دریا اعدائے

اے علی اکبر اے علی اکبر

حضرت نے ہل من کی صدادی

اے علی اکبر اے علی اکبر

لوٹا گیا اسباب ہمارا

اے علی اکبر اے علی اکبر

لکھ نہ سکے تیرے دل پر قابو

اے علی اکبر اے علی اکبر

رہ گئے بچے پیاس کے ماتے

اے علی اکبر اے علی اکبر

اب وہ کہاں شبیر کا سینہ

اے علی اکبر اے علی اکبر

بعد تہرے کیا ہوا بیٹے

چھن گئی میرے سر سے چادر

جنگ چپاکی دیکھی نہ تم نے

کر لیا قبضہ ہنس پر جا کر

جب نہ رہا کوئی بھی باقی

تڑپے گھولے میں اصغر

آگ لگی تیموں میں بیٹا

کھینچا گیا بیمار کا بستر

جبکہ کٹے عباس کے بازو

روتے تھے سر پیٹ کے سرد

کوئی نہیں اب سر پر ہمارے

ہاتھ میں لے کر خالی ساغر

سوئے کیا اب بالی سکین

ہر دم گھڑ کے شمر ستمگر

آیا ہے قاصد صغیر اکا
 بھول گئے کیوں ہم کو برادر
 زمیں کا ارمان نہ نکلا
 چھید گیا ہو گئے بے سر
 جاتی ہے امان کی سواری
 دیکھو بیٹا میں ہوں کھلے سر
 قائم ہیں نہ عورت نہ اصغر
 سو گئے مقتل میں جا کر
 خوب کھاریج تان فسانہ
 اک اک جملہ میشل گوہر
 خط میں بہت شکوہ ہے لکھا
 اے علی اکبر اے علی اکبر
 سر پہ نہ تیرے سہرا دیکھا
 اے علی اکبر اے علی اکبر
 محل ہے نہ کوئی عمارت
 اے علی اکبر اے علی اکبر
 باقی ہے نہ سبط ہیمبٹر
 اے علی اکبر اے علی اکبر
 اک اک نفظ ہے غم کا خزانہ
 اے علی اکبر اے علی اکبر

یہ شامِ غریباں ہے دریا کی روانی ہے

یہ شامِ غریباں ہے دریا کی روانی ہے
 پیاسے نہ ہے بانی پھر کس لئے پانی ہے
 یہ شامِ غریباں ہے دریا کی روانی ہے
 اصغر ترے لاشے کو ماں بنگلہ میں رکھے
 اجر می ہوئی گودی کی
 ہائے اجر می ہوئی گودی کی معصوم نشانی ہے
 یہ شامِ غریباں ہے دریا کی روانی ہے
 تو کیسے رکے لوگوں اکبر کی جوانی میں
 ہے خون نیا لیکن
 ہے خون نیا لیکن برہمی تو پرانی ہے
 یہ شامِ غریباں ہے دریا کی روانی ہے
 یہ تو مجھے لگتا ہے لاشہ کسی دہلیس کا
 بھر کا جو کمر میں ہے
 ہائے بھر کا جو کمر میں ہے رنگ اسکا تو تانی ہے
 یہ شامِ غریباں ہے دریا کی روانی ہے
 معلوم نہ تھا کہ خود اپنے ہی ہاتھوں سے

شہر کی نشانی بھی
ہائے شہر کی نشانی بھی مٹی میں ملائی ہے
یہ شام غریباں ہے دریا کی روانی ہے
تکلیف جو زنداں میں بچوں کو اٹھاتی ہے
ہائے تکلیف جو زنداں میں بچوں کو اٹھاتی ہے
یہ شام غریباں ہے دریا کی روانی ہے
زمین بنے کہا ٹھہرو میں دشت میں آتی ہوں
بھیا تمھیں اکبر کی . . .
بھیا تمھیں اکبر کی اب لاش اٹھاتی ہے
یہ شام غریباں ہے دریا کی روانی ہے
ہر غم کو بھلا دیں گے ہر یاد مٹا دیں گے
زہرا ترے بچوں کی
ہائے زہرا ترے بچوں کی بس یاد منائی ہے
یہ شام غریباں ہے دریا کی روانی ہے
ریحان کی سرور کی پہچان ہے جنت میں
ان دونوں کے سینے پہ
ہائے ان دونوں کے سینے پہ تم کی نشانی ہے
یہ شام غریباں ہے دریا کی روانی ہے

آدیکھ مرے غازی اونچا ہے علم تیرا

آدیکھ مرے غازی اونچا ہے علم تیرا۔ دل سینے میں جب تک ہے بھول کا غم تیرا
آدیکھ مرے غازی اونچا ہے علم تیرا
دل سینے میں جب تک ہے بھول کا غم تیرا

زینب کی دعا بن کر ایک وقت دہ آئیگا

ہر کھریہ سجا ہو گا عبت علیٰ مسلم تیرا

دل سینے میں جب تک ہے بھول کا غم تیرا

آدیکھ مرے غازی اونچا ہے علم تیرا

آجانی ہیں زہرا بھی زینب کی زیارت کو

جب اٹھو محرم کو اٹھتا ہے علم تیرا

دل سینے میں جب تک ہے بھول کا غم تیرا

آدیکھ مرے غازی اونچا ہے علم تیرا

تا بوقت جب اٹھتا ہے شبیر کا اس غازی

تا بوقت کے آگے بھی چلتا ہے علم تیرا

دل سینے میں جب تک ہے بھول کا غم تیرا

آدیکھ مرے غازی اونچا ہے علم تیرا

وہ کون سے صدر سے تھے شہر لوٹ گئے جس
 ایک درد تھا زینب کا دوسرا غم تیرا
 دل سینے میں جب تک بھولے گا غم تیرا
 آدیکھ مرے غازی اونچا ہے علم تیرا
 پرچم کا فریا تھا یا اس نفی زینب کی
 زینب کے گلے سے غم کیسے ہو کم تیرا
 دل سینے میں جب تک بھولے گا غم تیرا
 آدیکھ مرے غازی اونچا ہے علم تیرا
 بازار میں زلزل میں دربار میں ہر لمحہ
 زینب کی توڑا نسول برحق نام رقم تیرا
 دل سینے میں جب تک بھولے گا غم تیرا
 آدیکھ مرے غازی اونچا ہے علم تیرا
 جب بہہ گیا سب پانی تب آس تری ٹوٹی
 نے سینے کے اندر یا مشکیزہ میں دم تیرا
 آواز تری سرور شبیر سے وابستہ
 عباس سے وابستہ ریحان قلم تیرا
 دل سینے میں جب تک بھولے گا غم تیرا
 آدیکھ مرے غازی اونچا ہے علم تیرا

شبیبہ پیمر اکبرؑ لوحہ کرے ماں

لوحہ کرے ماں — شبیبہ پیمر اکبرؑ لوحہ کرے ماں

شبیبہ پیمر اکبرؑ لوحہ کرے ماں

شاہ کا دلبر اکبرؑ لوحہ کرے ماں

ارمان بہت تھا میں تری شادی جاؤں — ایک روز دلہن چاندنی میں چاہے کے لاؤں

چاہے کے لاؤں — ہر لاش پہ روتی ہے تری کوکھ جلی ماں

شبیبہ پیمر اکبرؑ لوحہ کرے ماں

شاہ کا دلبر اکبرؑ لوحہ کرے ماں

زندہاں سے تمہیں دیکھ کب کیسے جائے — سوچا تھا تیرے بیاہ کے پوشاک میں گے

پوشاک میں گے — پر تجھ کو کفن بھی نہ ملایا ہے مری جاں

شبیبہ پیمر اکبرؑ لوحہ کرے ماں

شاہ کا دلبر اکبرؑ لوحہ کرے ماں

روتی ہے بھوپتی جس نے لاڈ سے پالا — تم کیا گئے برخصت ہو اس گھر سے اب

اس گھر سے اب — ایک باپ ضعیفی میں ہوا ہے مرد و سال

شبیبہ پیمر اکبرؑ لوحہ کرے ماں

شاہ کا دلبر اکبرؑ لوحہ کرے ماں

پھر تپتی مری آنکھیں اب تک وہی منظر
اے علی اکبرؑ اے جان پدر نورِ نظر اے علی اکبرؑ
ہستکل نبیؐ کہتے تھے تم کو شہ زیشان

شبیبہ پیہر اکبرؑ لوجہ کرے مال
شاہ کا دلیر اکبرؑ لوجہ کرے مال
پاسے تھے بہت پیاس یہ کس طرح بچا
اس چاند سے سینے پہ سناں ظلم کی کھائی
ظلم کی کھائی
تم سوئے ہو ماں جاتی ہے میٹھے زنداں

شبیبہ پیہر اکبرؑ لوجہ کرے مال
شاہ کا دلیر اکبرؑ لوجہ کرے مال
اللہ ہے نگہیاں تمہارا مہ پر پالے
ہم لوگ رس بستہ سوئے شام سدھارے
شام سدھارے
سوتا ہے تیرے ساتھ ہمیں سفرِ ناراں

شبیبہ پیہر اکبرؑ لوجہ کرے مال
شاہ کا دلیر اکبرؑ لوجہ کرے مال
ریحان یہ کیا خوب لکھا غم کا فسانہ
زہراؑ نے تجھے بچتا ہے لفظوں کا خزانہ
لفظوں کا خزانہ
ہو گیا بخشش کا تری حسرتیں ساراں

شبیبہ پیہر اکبرؑ لوجہ کرے مال
شاہ کا دلیر اکبرؑ لوجہ کرے مال

منتخب

نایاب نوحوں کا مجموعہ

فاتح فرات

مترتبہ

سید مہدی حسینی

ناشر
رحمت اللہ بک ایجنسی
بالمقابل بڑا امام باڑہ، کھارادر، کراچی ۷۴۰۰۰

فون ۲۴۳۱۵۷۷